https://ataunnabi.blogspot.com/

# بشارتِ محمدی
# فی
# ابطالِ رسالتِ غلام احمدی

(سنِ تصنیف: 1337ھ بمطابق 1918ء)

تصنیفِ لطیف


قاطعِ فتنۂ قادیان

**جناب بابو پیر بخش لاہوری**

(بانی انجمن تائید الاسلام، ساکن بھاٹی دروازہ، مکان ذیلدار، لاہور)


Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

قَاطِعِ فِتنَۂ قادیاںؑ

# جناب بابو پیر بخش لاہوری

(بانی انجمن تائید الاسلام، ساکن بھاٹی دروازہ، مکان ذیلدار، لاہور)

- حالاتِ زندگی
- رَدِّ قادیانیت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



# جناب بابو پیر بخش لاہوری

جناب بابو پیر بخش کا شمار اہلسنت و جماعت کی ان علمی شخصیات میں ہوتا ہے۔ جنہوں نے تحریر و تقریر کے ذریعے عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کیا۔ محترم بابو پیر بخش بھاٹی دروازہ، لاہور کے رہنے والے تھے۔ موصوف علام نے ذریعہ معاش کے لئے محکمہ ڈاک کی ملازمت اختیار کی۔

فروری ۱۹۱۲ء میں انہیں اپنے فرائض منصبی سے فرصت ملی اور پنشن پر آ گئے۔ ملازمت سے فراغت کے بعد انہوں نے غلام احمد قادیانی کی کتب کا مطالعہ کیا اور اس فتنہ سے آگاہ ہوئے۔ آخرکار اس فتنہ کی سرکوبی کی ٹھان لی اور اسی سال رد قادیانیت پر کتاب ''معیار عقائد قادیانی'' تحریر فرمائی۔

معیار عقائد قادیانی کے مقدمہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

''امابعد احقر العباد بابو پیر بخش پوسٹماسٹر حال گورنمنٹ پنشنر ساکن لاہور، بھاٹی دروازہ۔ برادران اسلام کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ مجھ کو بہت مدت سے مرزا صاحب کی صفات سن کر اشتیاق تھا کہ ان کی تصنیفات کا مطالعہ کروں اور ممکن فائدہ اٹھاؤں۔ مگر چونکہ یہ کام فرصت کا تھا۔ اور مجھ کو ملازمت کی پابندی تھی۔ اور میرا محکمہ ڈاک بھی ایسا تھا کہ مجھ کو فرائض منصبی سے بہت کم فرصت ہوتی تھی جو کہ ضروریات انسانی میں بھی مکتفی نہ تھی۔ اسی واسطے میں اپنے شوق کو پورا نہ کر سکا۔ مگر اب مجھ کو بفضل خدا تعالیٰ بہ تقریب پنشن ماہ فروری ۱۹۱۲ء سے فرصت تھی۔ میں نے مرزا صاحب کی تصانیف دیکھی اور ان کی کتابیں فتح اسلام، توضیح المرام، ازالۂ اوہام، حقیقۃ الوحی، براہین احمدیہ پڑھیں۔ قریباً تمام کو دعویٰ مسیح موعود اور آسمانی



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



نشانات سے مملو پایا۔"

معیارِ عقائد قادیانی کی تصنیف کے بعد محترم بابو پیر بخش نے اس بے دین گروہ کے ہر چیلنج اور ہر اشتہار کا جواب تحریر فرمایا اور قلیل عرصہ میں غلام احمد قادیانی کے ہر ہر دعوے کے رد پر مستقل کتب تحریر فرمادیں۔ جناب بابو پیر بخش مرحوم کی جملہ تصانیف نہایت سلیس اور مدلل ہیں۔ اب تک ادارہ تحفظ عقائد اسلام کو مصنف علام کی نو (۹) کتابیں حاصل ہوچکی ہیں جن کی سنین کے اعتبار سے ترتیب اس طرح ہے:

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱...... | معیارِ عقائد قادیانی | ۱۳۳۱ھ | ۱۹۱۲ء |
| ۲...... | بشارت محمدی فی ابطال رسالت غلام احمدی | ۱۳۳۷ھ | ۱۹۱۸ء |
| ۳...... | کرشن قادیانی | ۱۳۳۹ھ | ۱۹۲۰ء |
| ۴...... | مباحثہ حقانی فی ابطال رسالت قادیانی | ۱۳۴۱ھ | ۱۹۲۲ء |
| ۵...... | تحقیق صحیح فی تردید قبر مسیح | ۱۳۴۱ھ | ۱۹۲۲ء |
| ۶...... | الاستدلال الصحیح فی حیاۃ المسیح | ۱۳۴۳ھ | ۱۹۲۴ء |
| ۷...... | تردید نبوت قادیانی | ۱۳۴۴ھ | ۱۹۲۵ء |
| ۸...... | حافظ الایمان (فارسی) | ۱۳۴۴ھ | ۱۹۲۵ء |
| ۹...... | مجدد وقت کون ہوسکتا ہے؟ | ...... | ...... |

تحریر و تصنیف کے علاوہ جناب بابو پیر بخش تقریر کے میدان میں بھی ایک خاص مقام کے حامل تھے۔ ۲۰ مارچ ۱۹۲۱ء کو منعقد ہونے والے "جلسہ اسلامیان قادیان" کی روداد بیان کرتے ہوئے محرر لکھتے ہیں:

"جناب بابو صاحب موصوف نے اپنی ۱۶ صفحات کی نہایت مدلل اور دلچسپ

www.aqeedeislam.com



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



مطبوعہ تقریر ''اثبات حیات مسیح'' مختصر مگر منکسرانہ تمہید کے بعد سنانی شروع کی۔ اس تقریر کی لطافت نے جلسہ میں ایک خاص شان پیدا کر دی۔ لفظ لفظ پر تحسین و آفرین کی صدائیں بلند ہوتی تھیں۔'' ''درحقیقت جس تحقیق سے ایک مدلل اور مکمل بحث بابو صاحب نے ''اثبات حیات مسیح'' پر کی ہے، یہ انہیں کا حصہ تھا۔ کسی نے خوب کہا ہے ''لکل فن رجال ولکل قول مقال'' بابو صاحب کی طبیعت میں مناظرہ کا خاص ملکہ ودیعت ہے۔''

جناب بابو پیر بخش نے ایک دینی ادارے انجمن تائید الاسلام کی بنیاد رکھی اور اس کے تحت ماہنامہ رسالہ بنام ''تائید الاسلام، لاہور'' جاری کیا۔ انجمن کے تحت فتنہ قادیان کی جانب سے جاری ہونے والے اشتہارات اور پمفلیٹ اور مضامین اور تقاریر کا رد کیا جاتا اور عوام الناس کو حقائق سے آگاہ کیا جاتا۔ ماہنامہ رسالہ میں رد قادیانیت پر مضامین اور اقتباسات شائع کئے جاتے اور علماء اہلسنت کی رد قادیانیت پر مطبوعہ کتب سے بھی عوام و خواص کو مطلع کیا جاتا۔ انجمن تائید الاسلام کی ۱۹۱۷ء کی ایک اشاعت کے سرورق کے ارد گرد یہ اطلاع درج ہے:

''حجۃ اللہ البالغہ یعنی سیف چشتیائی مصنفہ علامہ زمان قطب دوران حضرت خواجہ سید مہر علی شاہ صاحب (زاد اللہ فیوضہم)۔ دنیا بھر کے علماء نے تسلیم کیا ہے کہ عالمانہ نظر میں مرزا قادیانی کا رد اس سے بہتر نہیں کیا گیا۔''

رسالہ تائید الاسلام ماہوار بابت ماہ نومبر ۱۹۲۰ء کے سرورق پر یہ اطلاع تحریر ہے:

''اطلاع: افادۃ الافہام مولفہ حضرت مولانا محمد انوار اللہ صاحب مرحوم (صدر الصدور، حیدر آباد، دکن) تردید مرزا میں یہ دو جلدوں کی ضخیم بے نظیر کتاب جو بڑی جستجو سے تین (۳) نسخے بہم پہنچائے گئے ہیں۔ علماء فوراً منگالیں۔''



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/


جب مصنف موصوف نے بعض مصلحتوں کے تحت رسالہ تائید الاسلام بند کر دیا تو حضرت علامہ قاضی فضل احمد لدھیانوی (مصنف کلمہ فضل رحمانی بدفع کید قادیانی) نے اس پر اپنی ناپسندیدگی کا اظہار "انقلاب زفاف حاضرہ" میں ان الفاظ میں فرمایا:

"ہمارے محترم دوست مولوی بابو پیر بخش صاحب نے رسالہ تائید الاسلام لاہور کو بند کر دیا اور نہایت اہم دینی کام کو چھوڑ دیا۔" (مطبوعہ رسالہ انجمن نعمانیہ، لاہور، ماہ جنوری ۱۹۲۸ء)

ادارہ اپنی اس چودھویں جلد میں جناب بابو پیر بخش مرحوم کی تین کتب شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے اور مزید کتب پندرہویں اور سولہویں جلد میں انشاء اللہ طبع کی جائیں گی۔ مذکورہ بالا رسائل اور کتب کے علاوہ منصف موصوف کے رد قادیانیت پر مزید اور پانچ کتب و رسائل کا بھی تذکرہ ملتا ہے۔ جن میں بعض کو حضرت علامہ حافظ عبد الستاری سعیدی (شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ لاہور) نے اپنی مشہور تصنیف "مرآۃ التصانیف" میں ذکر فرمایا ہے۔

۱...... **لامهدی الا عیسیٰ**۔

۲...... اسلام کی فتح اور مرزائیت کی تازہ ترین شکست۔

۳...... تفریق درمیان اولیاء امت اور کاذب مدعیان نبوت و رسالت

۴...... ایک جھوٹی پیشین گوئی پر مرزائیوں کا شور و غل۔

۵...... **حافظ الایمان** (عربی)

جناب بابو پیر بخش مرحوم کے مفصل حالات ادارے کو دستیاب نہیں ہو سکے ہیں۔ اگر کسی کے پاس موصوف علام کے تفصیلی حالات زندگی اور مذکورہ بالا پانچ رسائل موجود ہوں تو ادارے کو ارسال فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔


Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# تمہید

آج کل قادیانی جماعت کی طرف سے زیادہ زور اکثر اس بات پر دیا جاتا ہے کہ حضرت خلاصۂ موجودات محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کا نام چونکہ والدین نے محمد (ﷺ) رکھا تھا اس لئے ''سورۂ صف'' میں جو بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سے ہے کہ ﴿یَاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ﴾ ''میرے بعد ایک رسول آئے گا جس کا نام احمد ہے''۔ اس بشارت کا مصداق مرزا غلام احمد قادیانی ہے نہ کہ محمد رسول اللہ۔

چنانچہ **انوار خلافت** کے صفحہ ۱۸ پر مرزا غلام احمد کے بیٹے بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں ''میرا یہ عقیدہ ہے کہ یہ آیت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کے متعلق ہے اور احمد آپ ہی ہیں مگر اس کے برخلاف کہا جاتا ہے کہ احمد نام رسول کریم کا ہے''۔

اگرچہ اس دعویٰ بے دلیل اور تاویلات باطلہ متعلقہ دعویٰ ہذا کا جواب لاہوری مرزائی جماعت خود دے رہی ہے اور مرزا صاحب کی نبوت مستقلہ سے انکار کر کے مجازی وغیر حقیقی نبوت مانتی ہے۔ لاہوری جماعت کا اور ہمارا اتفاق ہے کہ مرزا صاحب بیشک غیر حقیقی یعنی کاذب نبی تھے کیونکہ ہم مرزا صاحب کو بھی ویسا ہی کاذب نبی مانتے ہیں جیسا کہ مذہب اسلام میں ہو کر پہلے بھی کئی اشخاص نے نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا ہے۔ لاہوری مرزائی جماعت سے ہمارا صرف لفظی تنازعہ باقی ہے۔ اس لئے کہ کاذب نبی مجازی، مجازی نبی، ظلی نبی، غیر حقیقی نبی سب کے ایک ہی معنی ہیں یعنی کاذب نبی۔ اور ایسے مدعیان نبوت کا نام حضرت مخبر صادق محمد رسول اللہ ﷺ نے کاذب ہی رکھا ہے۔ چنانچہ فرمایا: **لا تقوم الساعة حتى يخرج ثلاثون كذابا كلهم يزعم انه نبى**۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



(رواہ الطبرانی عن نعیم بن مسعود، کنز العمال جلد ۷ ص ۱۷۵)

یعنی طبرانی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔'' قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تیس کاذب نہ نکلیں، تمام زعم (گمان) یہی کریں گے کہ وہ نبی ہیں''۔

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ نبی و رسول ہونے کا جو شخص دعویٰ کرے خواہ اس کا دعویٰ کیسے ہی ذو معنی اور مغالطہ دہ الفاظ میں ہو وہ جھوٹا نبی ہے یعنی اسی کا نام'' کاذب نبی ہے''۔ کیونکہ ظلی و بروزی نبی کسی شرعی سند سے ثابت نہیں۔ پس مرزا صاحب کو نبی تو ہم بھی مانتے ہیں مگر کاذب نبی نہ کہ صادق نبی۔ ہاں مرزا صاحب کے مرید اور بیٹا ان کو سچا نبی تسلیم کریں تو کریں جیسا کہ دوسرے کذابوں کو گمراہوں نے مانا ہے جو مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا صاحب تک اسی امت محمدی میں سے گزرے ہیں ہر ایک اپنے آپ کو امتی اور قرآن و حدیث کا پیرو بھی کہتا تھا اور مدعی نبوت بھی تھا۔ اسی واسطے ہر زمانہ کے علماء اور خلفاء ان کو کاذب نبی کا نام لے کر نابود کرتے آئے ہیں۔ مرزا غلام احمد چونکہ اسلامی سلطنت کے ماتحت نہ تھے اور نہ ان کو یہ حوصلہ ہوا کہ آپ روم، شام، ایران، افغانستان وغیرہ اسلامی سلطنتوں میں جا کر دعویٰ کرتے اور اپنی صداقت کا ثبوت دیتے۔ کیونکہ خود انہی کا ضمیر انہیں کہتا تھا کہ'' تو سچا نبی تو ہے نہیں''۔ اسلامی سلطنت میں دوسرے کذابوں کی طرح عدم ثبوت دعویٰ نبوت میں ضرور مارا جائے گا لہٰذا پنجاب سے کبھی باہر نہیں گئے حالانکہ تبلیغ کے لئے ہجرت کرنا سنت انبیاء علیھم السلام ہے مگر مرزا صاحب مارے ڈر کے حج تک نہ گئے۔ اس پر دعویٰ کہ میں متابعت تامہ سے فنا فی الرسول ہوگیا ہوں۔ نبی و رسول کا رتبہ براہ راست حاصل کرلیا ہے۔ اور خبر اتنی نہیں کہ ایک عظیم القدر رکن ہی اسلام کا جب ادا نہیں کیا تو پھر متابعت تامہ کس طرح ہوئی کہ منجملہ پانچ ارکان اسلام کے ایک رکن ہی مدار اس دعویٰ بلا دلیل کو کوئی مسلمان تسلیم نہیں کرسکتا۔ اور یہی وجہ ہے کہ لاہوری مرزائی قادیانی مرزائی



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/


جماعت سے اعتقاد میں الگ ہے۔ظلی ،بروزی،استعاری،مجازی،اشتراکی، مختاری و غیر حقیقی وغیرہ وغیرہ سب کے معنی جھوٹے نبی کے ہیں۔مثلاً ایک نے کہہ دیا میں مرزا صاحب کو کاذب نبی مانتا ہوں۔دوسرے نے کہا میں ان کو غیر حقیقی نبی مانتا ہوں۔تیسرے نے کہا میں مرزا جی کو مجازی نبی مانتا ہوں۔چوتھے نے کہا میں مرزا صاحب کو جھوٹا نبی جانتا ہوں۔اور پانچویں نے کہا کہ میں انہیں اصلی اور سچا نبی نہیں مانتا۔تو اہل علم وعقل کے نزدیک سب کا مطلب ایک ہی ہے۔کہ مرزا صاحب سچے نبی ہرگز نہ تھے۔اب ظاہر ہے کہ حسن وجود میں سچ کی نفی ہو تو پھر جھوٹ کا اثبات ہے۔کیونکہ وہ کہتا ہے کہ میں نبی ہوں۔پس جب نبی ہے اور حقیقی نبی نہیں تسلیم ہوا تو ضرور جھوٹا نبی ہے۔اور یہ معنی امتی نبی اور کاذب نبی کے ہیں۔جس کی تشریح اس حدیث نے کی ہے کہ ''امتی ہو کر نبوت کا دعویٰ کرنے والا کاذب نبی ہے''۔نتیجہ یہ ہوا کہ لاہوری جماعت مرزائیہ اور دوسرے مسلمانان روئے زمین مرزا صاحب کو سچا نبی نہیں تسلیم کرتے۔اب رہا قادیانی مرزائیوں کا اعتقاد کہ وہ مرزا کو مستقل نبی تسلیم کرتے ہیں بلکہ تمام انبیاء سے افضل۔اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے بعض صورتوں میں کم اور بعض میں برابر اور بعض صورتوں میں آپ سے بھی افضل مانتے ہیں اور اس قدر غلو کرتے ہیں کہ بسا اوقات اہل علم وعقل کو کامل یقین ہو جاتا ہے کہ ان کے حواس درست نہیں۔مرزا صاحب خود لکھتے ہیں ع

ہر نبوت را بروشد اختتام

اور ''نزول مسیح'' صفحہ ۵ کے حاشیہ میں صاف لکھ دیا کہ مستعار طور پر مجھ کو نبی ورسول کہا گیا ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ حقیقی نہیں تو غیر حقیقی نبی مجھے ضرور کہا گیا ہے۔مگر اس کا کیا ثبوت ہے کہ واقعی خدا نے کہا ہے یا کسی اور نے دھوکہ سے وسوسہ میں ڈالا ہے تاکہ امت محمدی میں فساد برپا ہو۔


Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



جس آیت میں آنے والے رسول (احمد) کی بشارت ہے، وہ یہ ہے:

﴿وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَذَا سِحْرٌ مُبِينٌ﴾ **ترجمہ:۔** جب مریم کے بیٹے عیسیٰ نے بنی اسرائیل سے کہا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف خدا کا بھیجا ہوا آیا ہوں۔ یہ کتاب تورات جو مجھ سے پہلے نازل ہو چکی ہے میں اس کی تصدیق کرتا ہوں اور ایک اور پیغمبر کی تم کو خوشخبری سناتا ہوں جو میرے بعد آئیں گے ان کا نام احمد ہوگا۔ پھر جب وہ احمد آیا بنی اسرائیل کے پاس کھلے معجزے لے کر تو وہ کہنے لگے کہ یہ تو صریح جادو ہے۔

(صفحہ ۷۱۹، نذیر احمد)

قرآن مجید کا یہ معجزہ ہے کہ اس کی اصلی عبارت دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اصلی مطلب کیا ہے۔ اور دھوکہ دینے والا خواہ لاکھ دھوکہ دے، غلط بیانی کرے، اس کی ایک نہیں چل سکتی۔ اب قرآن شریف کے الفاظ و معانی اور ترکیب نحوی تو صاف بتا رہی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تو فرمایا تھا کہ میرے بعد ایک رسول آئے گا جس کا نام احمد ہے۔ پیشگوئی حضرت محمد ﷺ کی تشریف آوری سے پوری ہو گئی۔ اور آج تک تمام روئے زمین کے مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ احمد و محمد و فارقلیط جو آنے والا تھا وہ رسول عربی تشریف لا چکے اور آپ کی نبوت و رسالت کا سکہ چار دانگ عالم میں بیٹھ گیا۔ اور خدا تعالیٰ نے اکناف عالم میں اسی رسول عربی ﷺ کو عملی طور پر اس پیشگوئی کا مصداق ثابت کر دکھایا جس کا ثبوت دلائل ذیل سے ظاہر ہے:

۱...... چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میرے بعد ایک رسول آئے گا جس کا نام احمد ہوگا۔ چونکہ **بَعْدِیْ** میں ''ی'' متکلم کی ہے پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد محمد رسول



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



اللہ ﷺ تشریف لائے۔ نہ کہ مرزا غلام احمد جی آئے۔ جب واقعات شاہد ہیں کہ غلام احمد حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے ۱۳ سو برس بعد آیا تو ثابت ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد آنے والا رسول مرزا غلام احمد ہرگز نہیں۔ کیونکہ قرآن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی بَعْدِی کی شرط ہے یعنی جو عیسیٰ علیہ السلام کے بعد آئے گا وہی رسول موعود ہے اور وہ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ اسی ''سورۂ صف'' میں آگے فرماتا ہے۔ ﴿هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ ط وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ ترجمہ: وہ خدا ہی تو ہے جس نے اپنے رسول (محمد ﷺ) کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ اس دین کو تمام دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرکین کو برا ہی معلوم ہو۔ اب فرمان خداوندی سے معلوم ہو گیا کہ وہ رسول آنے والا جس کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی وہ رسول آ گیا اور کس طرح آیا اور کیا کچھ ساتھ لایا؟ اس کی علت غائی کیا تھی؟ اس آیت شریف میں ایک تو اس رسول آنے والے کی یہ صفت ہے کہ وہ ہدایت اور دین حق لے کر آیا۔ دوسری صفت اس رسول کی یہ ہے کہ وہ اس دین کو جو ساتھ لایا ہے اسے دوسرے دینوں پر غالب کر دکھائے۔ اب قابل غور بات یہ ہے کہ وہ صفات جو رسول کی قرآن شریف نے بیان فرمائی تھیں کس رسول میں تھیں۔ آیا رسول عربی ﷺ میں یا پنجابی مدعی رسالت میں جس کا نام غلام احمد تھا۔ یہ ظاہر ہے اور تاریخ اسلام اور احادیث نبوی بلکہ واقعات بتا رہے ہیں کہ رسول عربی ﷺ ہی اپنے ساتھ ہدایت اور دین حق یعنی قرآن مجید لائے اور بیّنات یعنی معجزات بھی ساتھ لائے تاکہ کفار پر حجت قائم کریں۔ چنانچہ بہت سے معجزات دکھائے ازانجملہ شق القمر کا معجزہ خاص تھا۔ جس کو خاص طور پر کفار عرب نے جادو کہا تھا۔ چنانچہ پنجابی کا ایک شعر ہے کہ جب حضرت محمد ﷺ کا نام تورات میں ایک لڑکے نے دیکھا تو یہود سے پوچھا محمد کون ہے؟ یہود نے کہا ؎



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/


کہے یہود محمد وڈا ساحر ہے لاثانی چن اتار کرے دوٹکڑے بھیج دیوے آسمانی

پس حضرت محمد ﷺ کے معجزات کو کفار عرب نے جادو کہا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر ایک نبی کو معجزہ ایسا دیا گیا جو اس کی ذات سے مخصوص تھا مگر میرا معجزہ ایسا ہے کہ قیامت تک رہے گا۔ جس سے ثابت ہوا کہ ﴿فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ﴾ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا وہ رسول عربی کے آنے سے پورا ہو گیا۔ کیونکہ قرآن سب سے بڑھ کر معجزہ ہے اور نشانات بینات سے پُر ہے۔ کیونکہ جآءَ صیغہ ماضی کا ہے اور اس میں ضمیر مستتر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف راجع ہے جس سے صاف ثابت ہے کہ جس رسول کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی وہ نزول قرآن کی اس آیت کے وقت ہی آگیا تھا اور کفار نے آپ کے معجزات دیکھ کر ہی ﴿هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ﴾ بھی کہا تھا۔

۲..... دین حق یعنی شریعت ساتھ لایا۔ اس کے مقابل مرزا غلام احمد صاحب نہ تو کوئی دین حق ساتھ لائے اور نہ کوئی کتاب آسمانی جو دستور العمل ہو سکتا تھا ساتھ لائے نہ صاحب معجزہ تھے۔ صرف رمل و نجوم کے علم سے پیشگوئیاں کرتے اور جب وہ جھوٹی ثابت ہوتیں تو تاویلات باطلہ کر لیا کرتے۔ مرزا جی نے کبھی کوئی معجزہ نہ دکھایا۔ اور نہ قوم نے ان کا معجزہ سحر سمجھ کر انہیں ساحر کہا۔ چنانچہ مرزا جی خود فرماتے ہیں ؏

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب

یعنی نہ میں رسول ہوں اور نہ کوئی کتاب ساتھ لایا ہوں۔ پس جب رسول کی صفات مرزا جی میں موجود نہیں تو پھر وہ اس قرآنی پیشگوئی کے مصداق کیونکر ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔

**دوم:** بفرض محال اگر ہم مان بھی لیں کہ **اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ** والی پیشگوئی مسیح موعود کے حق میں ہے تو بوجوہات ذیل غلط ہے۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



**الف:۔** مسیح موعود تو وہی عیسیٰ بن مریم ہے جو پیشگوئی کر رہا ہے کہ میرے بعد ایک رسول ایسا دین لے کر آتا ہے کہ سب ادیان پر اسے غالب کر دے گا۔ اگر مسیح موعود مراد ہوتے تو اسے یہ کہنا چاہیئے تھا کہ میں ہی پھر بروزی رنگ میں آؤں گا، نہ یہ کہ میں ایک آنے والے رسول کی بشارت دیتا ہوں۔ اور انجیل میں ہے کہ وہ رسول ایسا ہوگا کہ مجھ میں اس کی کوئی چیز نہیں۔ جب متکلم کہے کہ مجھ میں اس کی کوئی چیز یعنی صفت نہیں اور وہ کسی دوسرے رسول کی بشارت دے اور یہ بھی کہے کہ سردار آتا ہے۔ انجیل میں سردار کا لفظ موجود ہے جو بتا رہا ہے کہ متکلم کے سوا کوئی اور رسول آنے والا ہے جس سے صاف ثابت ہے کہ یہ رسول اور ہے اور آنے والا رسول اور ہے۔ پس **اسْمُهٗ اَحْمَدُ** سے مسیح موعود مراد نہیں ہے کیونکہ وہ تو خود بشارت دے رہا ہے کہ میرے بعد ایک ایسا جلیل القدر رسول آنے والا ہے جس کی مجھ میں کوئی صفت نہیں۔

**ب:۔** اگر یہ تسلیم کر لیں کہ **اسْمُهٗ اَحْمَدُ** والی پیشگوئی مرزا جی کے حق میں ہے تو اس سے (نعوذ باللہ) محمد ﷺ سچے نبی ثابت نہیں ہوتے۔ کیونکہ جس رسول ﷺ کے آنے کی بشارت تھی وہ تو نہ آیا مگر احمد کی جگہ ایک محمد نے دعویٰ رسالت کر لیا اور حقیقت یہ دعویٰ رسالت سچا نہ تھا کیونکہ بقول جماعت قادیانی اس کا نام احمد نہ تھا۔ اور احمد ہی سچا رسول آنے والا تھا۔ خدا تعالیٰ ایسے فاسد باطل عقائد سے بچائے۔ کہ غلام احمد کی رسالت ثابت کرتے کرتے محمد ﷺ کی رسالت بھی ہاتھ سے جاتی رہے۔ اگر کوئی آریہ یا عیسائی کہے کہ محمد تو احمد نہ تھا اس لئے سچا نبی و رسول نہ تھا تو پھر ان قادیانیوں کا کیا جواب ہو سکتا ہے؟ سوائے اس کے کہ بیشک (خاک در دہنش) محمد سچا رسول نہ تھا۔

افسوس جو اعتراضات مخالفین اسلام کو نہیں سوجھتے وہ اس خود سر اور نڈر جماعت کو سوجھتے ہیں۔ اور یہ نادان نہیں جانتے کہ اس طرح غلام احمد کی رسالت ثابت کرتے ہوئے



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



تو احمد ﷺ کی رسالت بھی جاتی ہے۔ کیونکہ اب ۱۳ سو برس کے بعد ان کو معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جس رسول کی بشارت دی تھی وہ اب آیا ہے اور (نعوذ باللہ) محمد ﷺ یونہی رسول بن بیٹھے تھے۔

ج: ایسے اعتقاد سے تو قرآن بھی خدا کا کلام نہیں رہتا۔ کیونکہ جو بات اس کی قادیانی مخلوق کو معلوم ہوئی وہ خالق عالم الغیب خدا کو معلوم نہ ہوئی اور وہ غلطی سے محمد کو رسول پکار کر فرماتا ہے ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ﴾ یعنی "محمد رسول اللہ اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں کفار پر بہت سخت ہیں"۔ اور پھر فرماتا ہے۔ ﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ﴾ یعنی "جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور ایمان لائے اس پر جو نازل ہوا محمد ﷺ پر اور وہی حق ہے پروردگار کی طرف سے" (سورہ محمد)۔

خدا تعالیٰ جو عالم الغیب ہے، وہ تو تصدیق فرماتا ہے کہ جس رسول کے آنے کی خبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی وہ رسول محمد ﷺ ہی ہیں اور خود بشارت دہندہ یعنی خدا تعالیٰ حضرت محمد ﷺ کو احمد موعود قرار دے رہا ہے۔ پھر لفظوں میں ہی نہیں بلکہ حضرت محمد ﷺ کو وہ عملی طاقت بھی بخشی کہ جس دین حق کو وہ لایا تھا تھوڑے ہی عرصہ میں تمام ادیان پر غالب کر کے دکھا دیا۔ مگر مرزا جی کے صاحبزادے اور ان کی جماعت کا اعتقاد اس پر نہیں بلکہ وہ مرزا غلام احمد کو اس پیشگوئی کا مصداق قرار دیتے ہیں۔ ان کی یہ قرارداد باعتقاد و واقعات قرآن اور خدا کی مخالفت نہیں تو اور کیا ہے؟ اور دوسری طرف ایک امتی کو اس کا نام غلام احمد ہے، اس کی غلامی کی تحریف کر کے احمد بنا کر مصداق اس پیشگوئی کا قرار دیتی ہے۔ اور نہیں جانتے ہیں کہ صرف نام کی بحث کرنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ ایک بزدل کا نام اگر رستم رکھ دیا جائے یا بخیل اور کنجوس کا نام حاتم رکھ دیا جائے یا کسی ظالم کا نام نوشیرواں



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



رکھا جائے تو اس میں شجاعت وسخاوت وعدالت ہرگز ہرگز نہیں آسکتی۔ اسی طرح مرزا صاحب کا نام احمد نہیں۔ اگر مرزا جی کا نام مجموعہ تمام اوصاف بھی رکھ دو گے تب بھی وہ نبی ورسول ہرگز نہیں ہو سکتے۔ جب تک کوئی ثبوت پیش نہ کرو۔ کیا وہ شخص اس آیت کا مصداق ہو سکتا ہے جو اپنے دعویٰ میں خود ہی مذبذب ہے۔ کبھی کہتا ہے نبی ورسول ہوں اور کبھی کہتا ہے کہ حاشا وکلا میں ہرگز نبی ورسول نہیں۔ میں تو غلامان محمد ﷺ ہوں اور نبوت کا جو دعویٰ کرے اس کو کافر جانتا ہوں۔ ایسا شخص جو دعویٰ میں ہی مستقل نہیں اور نہ کوئی دین لایا نہ کتاب۔ جس سے ۲۳ برس کے عرصہ میں کچھ بھی نہ ہو سکا۔ ایک چھوٹا سا گاؤں قادیان بھی کفر سے پاک نہ کر سکا اس کو آیت بالا کا مصداق سمجھتے ہے۔ افسوس واقعات کے خلاف کہتے ہوئے خوف خدا بھی نہیں آتا۔

جس روز عبد اللہ آتھم والی پیشگوئی جھوٹی ہوئی اور عیسائیوں نے عبد اللہ آتھم کو ہاتھی پر بٹھا کر شہر امرتسر میں پھرایا اور پرانے مسیحیوں نے جوش مسرت میں آکر بہت کچھ بیجا الفاظ بھی بحق اسلام خوشی میں آکر لکھ مارے۔ (دیکھو چودہویں صدی کا مسیح صفحہ ۳۹۹)

ارے او بیوفا غدار مرزا ارے کے فتنہ ومکار مرزا
رگ جاں کاٹنے آیا تھا تیری تکبر کی چھٹی کا تار مرزا

(مسیح کاذب صفحہ ۳۲۱)

اور اسلام کی وہ ہتک ہوئی جو اس سے پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔ جس کی تصدیق نواب محمد علی صاحب مالیر کوٹلہ والے مرزائی نے اپنی چٹھی میں جو مرزا صاحب کو اس پیشگوئی کے جھوٹے نکلنے پر لکھی تھی ان الفاظ میں کی ہے:

”پس اگر اس پیشگوئی کو سچا سمجھا جائے تو عیسائیت ٹھیک ہے کیونکہ جھوٹے فریق کو رسوائی اور سچے کو عزت ہوگی“۔ اب رسوائی مسلمانوں کو ہوئی۔ میرے خیال میں اب



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



کوئی تاویل نہیں ہوسکتی......الخ۔

اب کوئی مرزائی بتائے کہ جب معیار صداقت یہ پیشگوئی قرار پاچکی تھی اور مرزا صاحب نے اسلام غالب کرنا تھا تو پھر پیشگوئی جھوٹی ہو کر اسلام مغلوب کیوں ہوا۔ پس نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ خدا نے عیسائیت کو سچا کیا اور مرزائی اسلام کو جھوٹا ثابت کر کے مرزا صاحب کا کاذب ہونا دنیا پر ثابت کر دیا۔ کیونکہ خود ہی مرزا صاحب نے اس پیشگوئی کو معیار صداقت قرار دیا تھا۔ دوسری طرف آریوں نے براہین احمدیہ کے جواب ''تکذیب'' میں اور ''خبط احمدیہ'' وغیرہ کتابوں میں اسلام کو اس قدر گالیاں دیں کہ خود مرزا صاحب اور حکیم نور الدین صاحب چیخ اٹھے اور تنگ آکر آخر صلح کی درخواست کی اور اسلام کی یہاں تک ہتک گوارا کی کہ ہندوؤں کے بزرگوں کو نبی اور ویدوں کو خدا کا کلام مانا حالانکہ آریوں نے مسلمانوں کی کوئی بات تسلیم نہ کی۔ یا کوئی مرزائی بتائے کہ مرزا صاحب ﴿لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ﴾ کے مصداق ہیں یا وہ سچا رسول عربی ﷺ جس نے چند ہی سال میں دین حق کا غلبہ تمام عرب میں ثابت کر کے دکھا دیا اور دوست، دشمن کا اتفاق ہے بلکہ مخالف عیسائی بھی اقرار کرتے ہیں کہ جس قدر جلد اور تیز رفتاری سے اسلام کا غلبہ دوسرے ادیان پر ہوا کبھی کسی دین کا نہ ہوا تھا۔ سیل صاحب جیسا متعصب پادری بھی اقرار کرتا ہے کہ عقل انسانی حیران ہے کہ اسلام جس تیزی سے دنیا پر پھیلا اور دوسرے ادیان پر غالب آیا۔

اب قادیانی جماعت خدا کو حاضر ناظر جان کر ایمان سے بتا دے کہ دین کا غلبہ کس کے وقت میں ہوا۔ اور اس پیشگوئی کا مصداق کون ثابت ہوا۔ صرف زبان سے کسی زنانہ کو رستم نہیں بنا سکتے جب تک اس میں بہادری کی صفت نہ پائی جائے۔

د:. ﴿مُبَشِّرًا ۢ بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ﴾ میں صرف ایک رسول کی بشارت ہے یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں تم کو ایک رسول کی بشارت دیتا



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



ہوں۔اب غور کرو کہ عہدۂ رسالت تو صرف ایک ہے اور دعویدار دو ہیں۔اور یہ کلیہ قاعدہ ہے کہ دو میں سے صرف ایک ہی سچا ہوگا۔دونوں مدعی کسی صورت میں سچے نہیں ہو سکتے۔پس دعویٰ رسالت میں یا تو مرزا صاحب جھوٹے ہیں۔یا (نعوذ باللہ) حضرت محمد ﷺ اپنے دعویٰ رسالت میں سچے نہیں۔یہ فیصلہ اب ہر مسلمان اپنے دل میں کر سکتا ہے کہ وہ محمد ﷺ کو رسول موعود مانے جس کی بشارت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی یا مرزا صاحب کو۔دونوں میں سے ایک کو سچا اور دوسرے کو جھوٹا تسلیم کرنا ہوگا۔اب کسی مسلمان کا ایمان تو ہرگز ہرگز اجازت نہیں دیتا کہ وہ محمد رسول اللہ ﷺ کو سچا رسول تسلیم نہ کرے۔اس لئے ضروری ہوا کہ مرزا صاحب ہی سچے رسول نہ تھے اور نہ وہ **اسْمُهٗ اَحْمَدُ** والی بشارت کے مصداق تھے۔اب مسلمان خود فیصلہ کرلیں کہ مرزا البشیر الدین محمود صاحب کا ''انوار خلافت'' کے صفحہ ۱۸ پر یہ لکھنا کہ ''میرا عقیدہ ہے کہ یہ آیت مسیح موعود کے متعلق ہے اور احمد آپ ہی ہیں'' انہیں کہاں تک پہنچاتا ہے۔اللہ ان پر رحم کرے۔

○: جب مرزا صاحب خود احمد کی غلامی کا اقرار کرتے ہیں تو پھر آپ کے جانشین کا اعتقاد نہ معلوم کیوں ان کے برخلاف ہے ؎

برتر گمان ووہم سے احمد کی شان ہے جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

دوسرے شعر میں کہتے ہیں ؎

لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا سب سے بڑھ کر مقام احمد ہے

مرزا صاحب خود تو احمد ﷺ کو رسول موعود افضل الرسل تسلیم کرتے ہیں مگر ان کے فرزند رشید ان کے برخلاف یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ محمد وہ احمد و رسول نہ تھے جن کی بشارت حضرت عیسیٰ نے دی تھی سچ ہے کہ ؎

فضیلت بر پدر یابد پسر آہستہ آہستہ شرابے گردد آب نیشکر آہستہ آہستہ



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



اس شعر میں ایک لطیف اشارہ ہے بلکہ پیشگوئی ہے کہ قادیانی جماعت آہستہ آہستہ ترقی کرتی ہوئی اس حد تک پہنچ جائے گی کہ حلال کو حرام کردے گی جس طرح گنے کا رس پہلے حلال ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ مختلف شکلیں قبول کرتی ہوئی شراب بن کر حرام مطلق ہو جاتا ہے۔ اسی طرح قادیان جماعت مرزا صاحب کو بڑھاتے بڑھاتے غلام سے آقا اور امتی سے نبی بنا کر باطل عقائد میں گرفتار ہوگئی۔

اب ہم میاں صاحب سے پوچھتے ہیں کہ وہ احمد کون تھا جس کے غلام مرزا صاحب تھے۔

**دوم:** مرزا صاحب کے والد غلام مرتضیٰ صاحب جنہوں نے اپنے بیٹے کا نام غلام احمد رکھا وہ کون احمد تھا، جس کے خوش اعتقاد امتی نے اپنے نوزائیدہ بچہ کو اس کی غلامی میں دیا۔ مرزا صاحب خود ''ازالہ اوہام'' کے صفحہ ۱۴۱ پر لکھتے ہیں: ''تم سوچو کہ جو لوگ اپنی اولاد کے نام موسیٰ، داؤد، اور عیسیٰ وغیرہ رکھتے ہیں ان کی غرض یہی ہوتی ہے کہ وہ نیکی و خیر و برکت میں ان کے مثیل ہو جائیں''۔ پس بقول مرزا صاحب ان کے والد نے جوان کا نام غلام احمد رکھا تھا تو ان کی نیت بطور تفاول کے یہی تھی کہ خدا تعالیٰ اس مولود کو احمد کی غلامی نصیب کرے وہ احمد کون تھا؟ آیا وہی رسول عربی ﷺ یا یہی احمد۔ اگر کہو یہی احمد تو یہ باطل ہے کیونکہ یہ کسی زبان کا محاورہ نہیں کہ کوئی یہ کہے کہ احمد جو رسول ہے جس کی بشارت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی اس کو اسی کی غلامی عطا کر۔ یعنی کوئی شخص خود آقا ہو کر خود ہی اپنی غلامی کی دعا یا تفاول کرے کیونکہ تفاول ہمیشہ ادنیٰ درجہ والا اعلیٰ درجے والے کے نام سے کرتا ہے۔ جب مرزا صاحب کا نام غلام احمد رکھا گیا اور تمام عمر مرزا صاحب اپنی تصنیف کردہ کتابوں پر غلام احمد ہی لکھتے رہے بلکہ کاغذات نجی و سرکاری میں غلام احمد ہی لکھا جاتا رہا تو صاف ثابت ہے کہ جس احمد کے غلام مرزا صاحب تھے وہ وجود پاک رسول عربی ﷺ کا تھا۔ لہٰذا یہ بالکل باطل عقیدہ ہے کہ جس احمد کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی وہ



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



احمد اب ۱۳ سو برس کے بعد آیا۔

اب ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ بعد قرآن مجید کے رسول اللہ ﷺ کا فرمانا سند ہے۔ہم اوپر قرآن سے ثابت کر آئے ہیں کہ آنے والا رسول جس کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی وہ محمد ﷺ کے آنے سے پوری ہوگئی۔اب ہم حدیثوں سے بتاتے ہیں کہ احمد موعود حضرت مجمع مکارم اخلاق، رحمت العالمین محمد عربی ﷺ ہی تھے مرزا غلام احمد نہیں بلکہ افراد امت میں سے جن کا نام صرف احمد ہی تھا وہ بھی اس پیشگوئی کے مصداق نہ تھے حالانکہ وہ بھی مدعی نبوت ہو گزرے ہیں۔مثلاً احمد بن کیال، احمد بن حنیفہ یہ بھی مدعی تھا کہ میں مہدی و مسیح موعود ہوں (مذاہب اسلام ص ۴۶۵) یہ شخص قرآن کے ایسے معارف وحقائق بیان کرتا تھا جس کی نظیر نہیں۔مختار جو کہتا تھا کہ میں صرف محمد ﷺ کا مختار ہوں۔اس لئے مختاری نبی ہوں۔یہ سنت و دستور کذابوں کا چلا آتا ہے کہ وہ اپنی نبوت کا من گھڑت نام رکھ لیا کرتے تھے جیسا کہ مرزا صاحب نے اپنی نبوت کا نام ظلی و بروزی رکھ لیا۔مرزا صاحب نے اپنی نبوت کا نام ظلی نبوت رکھا ہے حالانکہ ظلی نبوت کسی شرعی سند سے ثابت نہیں۔یہ بدعت فقط مرزا صاحب کی ہی ایجاد ہے۔چنانچہ قادیانی جماعت کے سرگروہ عالم سرور شاہ صاحب اپنی کتاب ''القول المحمود'' میں لکھتے ہیں کہ یہ مرزا صاحب کی ایجاد ہے۔اصل عبارت یہ ہے۔'' حالانکہ حضرت مسیح موعود نے ہی یہ اصطلاح رکھی ہے اور قرآن مجید اور احادیث میں کوئی اس کا ذکر نہیں''۔اور اس کے یہ معنی کئے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے فیض سے اور آپ کے واسطہ سے جو نبوت ملے اس کو ظلی نبوت کہنا چاہئے''۔اور آگے چل کر اسی صفحہ پر لکھا ہے کہ حضرت (مرزا) صاحب اس اصطلاح کے بانی ہیں۔اور یہ خبر نہیں کہ **ثلاثون کذابون** والی حدیث نے ایسے مدعیان نبوت کو کاذب کہا ہے۔کیونکہ تمام کذاب بھوقسم جو مرزا صاحب سے پہلے گزرے ہیں سب یہی کہتے تھے کہ ہم محمد رسول اللہ ﷺ کی



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



نبوت کے ماتحت دعویٰ کرتے ہیں اور ہم کو نبوت آنحضرت ﷺ کی وساطت سے ملی ہے۔تمام کذاب پہلے مسلمان ہوتے تھے اور اسلام کی پیروی کرتے تھے اور ذکر و شغل ذات باری تعالیٰ اسلامی طریقہ پر کرتے کراتے اور پھر ان کو زعم ہو جاتا تھا کہ ہم آنحضرت کی وساطت سے مرتبۂ نبوت کو پہنچ گئے ہیں۔اور یہی زعم غلط ہوتا تھا اور وہ کافر سمجھے جاتے تھے۔مسیلمہ کذاب مسلمان تھا اور آنحضرت کی نبوت کی تصدیق کرتا تھا اور خود بھی نبوت کا مدعی تھا اس لئے آنحضرت نے اس کو کذاب کہا۔ایسا ہی اسود عنسی مسلمان تھا بعد حج کے اس کو نبی ہونے کا زعم ہوا۔مرزا صاحب نے توجہ بھی نہیں کیا اور ان کو نبی ہونے کا زعم ہوا۔اور ضرور ہونا تھا کیونکہ حبیب خدا محمد ﷺ کی پیشگوئی پوری ہونے والی تھی کہ میں (۳۰) کذاب امتی نبی ہوں گے۔ **سیکون فی امتی ثلاثون کذابون کلهم یزعم انه نبی الله وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی**۔پس محمد ﷺ کے بعد جو شخص دعویٰ نبوت کرے گا وہ کاذب ہے۔اب ہم ذیل میں وہ حدیثیں نقل کرتے ہیں جن میں حضور ﷺ نے خود فیصلہ کر دیا ہے کہ یہ بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے میرے لئے دی تھی اور میں ہی اس کا مصداق ہوں۔

**پہلی حدیث**:۔عن العرباض ابن ساریة عن رسول الله ﷺ انه قال انا عند الله مکتوب خاتم النبیین وان ادم لمنجدل فی طینته وساخبرکم باول امری دعوة ابراهیم وبشارة عیسیٰ ورؤیا امی التی رأت حین وضعتنی وقد خرج لها نور اضاء لها منه قصورالشام رواه فی شرح السنة ورواه احمد عن ابی امامة من قوله ساخبرکم......الخ۔یعنی روایت ہے عرباض بن ساریہ سے اس نے نقل کی رسول اللہ ﷺ سے فرمایا تحقیق لکھا ہوا ہوں میں اللہ کے نزدیک ختم کرنے والا نبیوں کا کہ بعد میرے کوئی نبی نہ ہو اس حال میں کہ تحقیق آدم پڑے سوتے تھے



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



زمین پر اپنی مٹی گوندی ہوئی میں اور اب خبر دوں میں تم کو ساتھ اول امر اپنے کے کہ وہ دعا ابراہیم علیہ السلام کی ہے اور نیز بدستور اور میرا خوشخبری دینا عیسیٰ علیہ السلام کا ہے یعنی جیسا کہ اس آیت میں ہے۔ ﴿مُبَشِّرًا م بِرَسُوْلٍ يَّأْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ﴾ اور بدستور اول خواب دیکھنا میری ماں کا ہے کہ دیکھا انہوں نے اور تحقیق ظاہر ہوا میری ماں کے لئے ایک نور، کہ روشن ہوئے اس نور سے محل شام کے نقل کی یہ بغوی نے ''شرح السنۃ'' میں ساتھ اسناد عرباض کے۔ اور روایت کیا اس کو احمد بن حنبل نے ابی امامہ سے ساخبر کم سے آخر تک۔ (مظاہر حق شرح مشکوٰۃ شریف، جلد چہارم، صفحہ ۵۰۷ مطبوعہ نولکشور)

اب محمد رسول اللہ ﷺ نے خود فیصلہ کر دیا کہ یہ پیشگوئی ﴿مُبَشِّرًا م بِرَسُوْلٍ يَّأْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ﴾ میرے حق میں ہے۔ پس میاں صاحب بحیثیت مسلمان ہونے کے ہرگز یہ اعتقاد نہیں رکھ سکتے کہ یہ پیشگوئی مرزا صاحب کے حق میں ہے۔ یہ تو کھلے لفظوں میں صریح محمد رسول اللہ ﷺ کی تکذیب اور سخت ہتک ہے کہ حضور ﷺ تو فرمائیں کہ میرے حق میں ہے اور ۱۳ سو برس کے بعد ایک عام امتی کہے کہ نہیں صاحب یہ پیشگوئی میرے باپ غلام احمد کے حق میں ہے۔

**دوسری حدیث:** عن جبیر بن مطعم قال سمعت النبی ﷺ یقول ان لی اسماء انا محمد و انا احمد و انا الماحی یمحو اللہ بی الکفر و انا الحاشر الی یحشر الناس علی قدمی و انا العاقب الذی لیس بعدہ نبی۔

(متفق علیہ)

روایت ہے جبیر سے کہ کہا سنا میں نے آنحضرت ﷺ سے فرماتے کہ تحقیق میرے لئے نام ہیں یعنی بہت سے اور مشہور ایک نام میرا محمد ﷺ ہے اور دوسرا احمد ﷺ اور میرا نام ماحی ہے یعنی مٹانے والا ایسا کہ مٹاتا ہے اللہ میری دعوت کے سبب کفر کو اور میرا



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



نام حاشر ہے کہ اٹھائے اور جمع کئے جائیں گے لوگ میرے قدم پر اور میرا نام عاقب ہے اور عاقب وہ ہے کہ نہ ہو پیچھے اس کے کوئی نبی۔ نقل کی یہ بخاری و مسلم نے۔

(مظاہر حق، جلد ۴، ص ۵۱۴)

اس حدیث سے مفصلہ ذیل امور ثابت ہوئے:

۱.....حضرت خاتم النبیین کا نام صرف محمد ﷺ ہی نہ تھا بلکہ احمد ﷺ، ماحی، حاشر، عاقب بھی تھا۔ یعنی پانچ نام تھے۔

۲.....یہ کہ خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ اس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ اگر بفرض محال یہ مانا جائے کہ مرزا صاحب وہ رسول ہے جس کی بشارت آیت ﴿مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ﴾ میں ہے تو پھر خاتم النبیین مرزا غلام احمد ہوئے نہ کہ محمد ﷺ۔ اور اس فاسد عقیدہ کا انجام بکفر ہوا کہ محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نہ تھے۔ مرزا صاحب غلام احمد چونکہ عاقب ہے اس لئے جو خصوصیت آنحضرت ﷺ کو دوسرے انبیاء پر تھی وہ بھی غلط ہو گئی اب افضل الرسل مرزا غلام احمد ثابت ہوا اور ایسا اعتقاد درگاہ رسول اللہ ﷺ سے دھکیل کر نکالنے والا ہے۔ اعوذ بک ربی۔

**تیسری حدیث:** وبشر بی المسیح ابن مریم. (ابو نعیم فی الدلائل وابن مردویہ عن ابن مریم) یعنی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ بشارت دی میرے لئے مسیح بیٹے مریم نے۔

**چوتھی حدیث:** انا دعوة ابراهیم وبشری عیسیٰ ابن مریم. (لابن سعد عن عبد اللہ ابن عبد الرحمن) یعنی میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ اور عیسیٰ بن مریم کی بشارت کا مصداق ہوں۔

**پانچویں حدیث:** صفتی احمد المتوکل...... الحدیث (طب عن ابن مسعود)



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



**چھٹی حدیث:** انا دعوة ابراهيم وكان اخر من بشر بي عيسىٰ بن مريم

(ابن عساکر عن عبادۃ ابن صامت)

**ساتویں حدیث:** اخذ عزّوجل منی المیثاق کما اخذ من النّبیین میثاقهم وبشربی المسیح ابن مریم ورأت امی فی منامها انه خرج من بین رجلیها سراج اضاء ت له قصور الشام (طب ابونعیم فی الدلائل وابن مردویہ عن ابی مریم المصاف)

**آٹھویں حدیث:** وساخبرکم بتاویل ذلک ودعوة ابراهیم وبشارة عیسیٰ.

ناظرین! یہاں پوری احادیث نہیں لکھی گئیں تا کہ طول نہ ہو۔ صرف وہ وہ ٹکڑے حدیث کے نقل کئے ہیں جن سے ثابت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ خود مدعی ہیں اور فرماتے ہیں کہ یہ بشارت عیسیٰ علیہ السلام کی میرے حق میں ہے۔ اب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے مقابل میاں محمود صاحب کی طبع زاد اور بلا سند شرعی دلائل کچھ وقعت نہیں رکھتیں۔

اب ہم ذیل میں چند حوالہ جات تاریخ اسلام سے نقل کرتے ہیں اس ثبوت میں کہ سلف نے احمد و محمد ایک ہی رسول مانا ہے جس کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی اور کسی ایک کو بھی وہم نہ ہوا کہ یہ تو محمد ہے احمد نہیں۔ کیونکہ وہ عربی دان تھے اور جانتے تھے کہ محمد و احمد ایک ہی ہے کیونکہ ان کا مادہ حمد ہے۔

۱......لیوقنا ذکر کرتے ہیں ابوعبیدہ بن جراح سے حلب (ایک مقام کا نام ہے) میں فتح اسلام کا بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نبی تمہارے احمد و محمد بالضرور وہی ہیں جن کی بشارت عیسیٰ بن مریم نے دی تھی اس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ (فتوح الشام ص ۳۲۶)

۲......خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ **لا اله الا الله وحده لاشریک له وان محمد رسول الله بشربه المسیح عیسیٰ.** (فتوح الشام ص ۲۲۶)



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



۳......افاطہ ﷺ اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے یہ شعر فرماتے ہیں۔ **اماتستحی من احمد یوم القیامۃ والخصومی**۔ یعنی نہیں حیا کرتا تو احمد سے بیچ دن قیامت اور خصومت کے۔ (فتوح الشام،ص ۳۵۵)

۴......محمد رسول اللہ ﷺ کا احمد نام اس قدر مشہور تھا کہ مسلمان کفار کے اشعار رجز کے مقابلہ میں جو شعر کہتے ان میں بھی احمد نام کو ذکر کرتے

**ادخل الجنۃ ذات نسق مجاور الاحمد فی الرفق**

یعنی داخل ہوں گا میں بہشت میں جو آراستہ اور مرتب ہے۔ نزدیک میں احمد سے رفاقت میں۔ (فتوح الشام،ص ۴۲)

حضرت خالد بن ولید ﷺ کا ایک شعر بھی نقل کیا جاتا ہے

**لانی نجم نبی محروم وصاحب احمد کریم**

اس واسطے میں ستارہ نبی محروم کا ہوں اور صحابی احمد کریم کا۔

(فتوح الشام ص ۱۴۹ ماخوذ از القول المحب)

اب روز روشن کی طرح ثابت ہوگیا کہ نبی آخر الزمان جس کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی وہی محمد مصطفیٰ واحمد مجتبےٰ ﷺ تھے۔ جیسا کہ قرآن وحدیث اور تاریخ اسلام سے ثابت کیا گیا ہے۔ اب ہم میاں صاحب کے دلائل نمبروار درج کر کے ہر ایک کا جواب عرض کرتے ہیں۔ تا کہ معلوم ہو کہ میاں صاحب اور ان کی جماعت کہاں تک حق پر ہے اور کس قدر دلیری سے کلام خدا میں تحریف کرتے ہیں اور ﴿یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ﴾ کے مرتکب ہو کر اجماع امت محمدی سے الگ مسلک اختیار کرتے ہیں۔ اور پھر لطف یہ ہے کہ یہودیت کا الزام ان مسلمانوں پر لگاتے ہیں جو تحریف و تفسیر بالرائے سے پرہیز کرتے ہیں۔ اور خدا کا خوف کر کے جو معانی وتفاسیر ۱۳ سو برس سے چلے



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



آتے ہیں ان پر یقین کرتے ہیں۔

قبل اس کے کہ ہم میاں محمود صاحب کے دلائل کا رد کریں مسلمانوں کی تسلی کے واسطے چند تاویلات و مرادی معانی و تفسیر بطور نمونہ ان کذابوں مدعیان مہدویت و مسیحیت کے لکھتے ہیں جنہوں نے مرزا صاحب سے پہلے دعویٰ کئے اور ایسی ایسی تاویلیں کرتے آئے ہیں جیسی کہ اب مرزا صاحب اور مرزائی کرتے ہیں تا کہ مسلمانوں کو معلوم ہو کہ میاں محمود صاحب نے کوئی نرالی بات نہیں کی کہ قرآن مجید کی آیات کے غلط معنی کر کے اپنے والد (مرزا صاحب) کی نبوت و رسالت واحمد ہونا ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور ان کے مریدوں نے بھی کوئی اچنبا کام نہیں کیا کہ میاں محمود صاحب کی تحریرات خلاف شرع کو بلا چون و چرا مانتے ہیں۔ کیونکہ پہلے بھی ایسے ایسے سادہ لوح گزرے ہیں کہ سچے اور جھوٹے میں تمیز نہ کر کے انہوں نے اپنے پیشوا اور پیر کی پیروی میں مخالفت شروع کی ہے۔

۱...... ''شواہد الولایت'' کے اکتیسویں باب میں لکھا ہے کہ مہدی جونپوری نے کہا کہ فرمان حق تعالیٰ کا ہوتا ہے۔ ﴿فَاِنْ حَاجُّوْکَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِیَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ﴾ اور ﴿لِاُنْذِرَکُمْ بِهٖ وَمَنْ بَلَغَ﴾ اور ﴿یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ اور ﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْ اَدْعُوْا اِلَی اللّٰهِ عَلٰی بَصِیْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ﴾ یہ تمام ''مَنْ'' کہ ان آیات میں وارد ہوئے ہیں مراد ذات تیری ہے فقط والا غیر۔ یعنی خدا تعالیٰ نے جونپوری مہدی کو کہا کہ یہ آیات تیرے حق میں ہیں۔ اب میاں محمود صاحب اور ان کے والد (مرزا غلام احمد صاحب) نے اِسْمُهٗ اَحْمَدُ والی آیت کے غلط معنی یعنی ماضی کے صیغے جاء کے معنی بجائے ''آ گیا'' کے ''آئے گا'' کر ڈالے تو کیا اچنبا کیا۔ مہدی جونپوری نے کتنی آیتیں قرآن مجید کی اپنے حق میں بنالی تھیں۔

۲...... باب ۲۹ میں لکھا ہے کہ فرمان حق تعالیٰ کا ہوتا ہے ﴿اُولِی الْاَلْبَابِ الَّذِیْنَ



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/


﴿يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيَاماً وَقُعُوداً وَعَلٰى جُنُوبِهِمْ﴾ الآیۃ۔ یعنی اے سید محمد یہ آیت فقط تیرے گروہ کی شان میں ہے۔ مرزا صاحب نے بھی بہت سی آیات قرآن کو اپنے حق میں دوبارہ نازل شدہ بتایا۔ جیسا ﴿اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ﴾۔ یعنی خدا تعالیٰ مرزا صاحب کو کہتا ہے کہ اے غلام احمد تو مرسلوں میں سے ہے۔ اور ﴿قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ﴾ الآیۃ۔ یعنی اے غلام احمد تو کہہ دے کہ میں بھی تمہاری طرح بشر ہوں مگر مجھ کو وحی ہوتی ہے۔ اور ﴿هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ﴾ الآیۃ میرے (مرزاجی کے) حق میں ہے۔ (حقیقۃ الوحی، مصنفہ مرزا صاحب ص۰۷ سے ۱۰۸ تک) یہاں سب الہاموں کی گنجائش نہیں جو چاہے "حقیقۃ الوحی" مصنفہ مرزا صاحب دیکھ لے۔

۳...... پندرھویں باب میں لکھا ہے کہ میراں یعنی مہدی نے اخوندمیر کو کہا کہ تمہاری خبر حق تعالیٰ نے اپنے کلام میں دی ہے۔ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ سینہ اخوندمیر فِيْهَا مِصْبَاحٌ تجلی حق تعالیٰ ط اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ دل اخوندمیر ط اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ برقہ يُوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ ذات بندہ کہ چوتھے آسمان پر بندے کا نام سید مبارک ہے۔ مرزا صاحب نے بھی کہا کہ میرا نام آسمان پر ابن مریم واحمد و محمد و ابراہیم و نوح وغیرہ وغیرہ ہیں۔

۴...... باب ۱۷ میں لکھا ہے کہ میراں یعنی مہدی نے دعویٰ کیا کہ حق تعالیٰ سے میں نے معلوم کیا کہ اسی قسم کی ۱۸ آیات بعضی حق ذات مہدی میں اور بعضی ان کے گروہ کے حق میں ہیں۔ اور وہ مہدی میں ہوں۔ مرزا صاحب بھی بہت سی آیات اپنے حق میں دوبارہ نازل شدہ سمجھ کر نبی و رسول و مہدی و مسیح موعود بن بیٹھے۔ اگر کوئی آیت خواب میں (جیسا کہ اکثر مسلمانوں کی خواب میں کوئی آیت قرآن کی زبان پر جاری ہو جاتی ہے) مرزا صاحب کی زبان پر جاری ہوتی تو مرزاجی اسے دوبارہ نازل شدہ آیت یقین کرتے تھے۔ اور زعم کر



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



بیٹھے کہاب میں اس آیت کا مخاطب ہوں اگر آیت میں محمد ﷺ و احمد کا نام آیا تو زعم کیا کہ اب خدا نے میرا نام احمد و محمد رکھا ہے اور اگر آیت میں نام عیسیٰ علیہ السلام کا سنائی دیا۔ یا زبان پر جاری ہوا تو زعم کر بیٹھے کہ میں عیسیٰ بن مریم نبی اللہ ہوں۔ یہاں تک کہ اگر مریم کا نام سنا تو مریم بن بیٹھے اور حاملہ ہو کر بچہ بھی نکال دیتے اور یہ نہ سمجھے کہ میں مرد ہو کر عورت کس طرح ہو سکتا ہوں۔ اور یہی زعم ان کی ٹھوکر کا باعث ہوا۔ کہ معمولی خواب کی باتوں کو وحی الٰہی سمجھتے تھے اور خواب کے وسوسہ کو وحی الٰہی یقین کرتے تھے حالانکہ معمولی عقل کا آدمی بھی جانتا ہے کہ مرد کو عورت بنانے والا خواب کبھی خدا تعالیٰ عالم الغیب کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔

۵..... میاں اخوند میر مکتوب ملتانی میں لکھتے ہیں کہ ''حق تعالی در کلام خویش خبر داد ''ثم علینا بیانہ'' ای بلسان المھدی''۔ اور سورہ جمعہ میں جو آیات ہیں۔ ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ﴾ اور ﴿وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ﴾ سب مہدی جونپوری اور اس کی جماعت کے حق میں ہیں۔ (دیکھو ہدیہ مہدویہ صفحات ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸) مرزا صاحب نے بھی سید محمد جونپوری مہدی کاذب کی نقل کر کے اسی سورۃ جمعہ کی آیت ﴿وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ اپنے اور اپنی جماعت کے حق میں ''حقیقۃ الوحی'' میں لکھی ہے۔ اصل عبارت یہ ہے۔ ''اس سے ثابت ہے کہ رجل پارسی اور مسیح موعود ایک ہی شخص کے نام ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور وہ یہ ہے۔ ﴿وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ یعنی آنحضرت کے اصحاب میں سے ایک اور فرقہ ہے جو ابھی ظاہر نہیں ہوا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اصحاب وہی کہلاتے ہیں جو نبی کے وقت میں ہوں اور ایمان کی حالت میں اس کی صحبت سے مشرف ہوں۔ اور اس سے تعلیم و تربیت پائیں۔ پس اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنے والی قوم میں ایک نبی ہوگا۔''

(حقیقۃ الوحی، ص ۶۷)



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



مرزا صاحب نے اپنی جماعت کو ﴿وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ﴾ سمجھا اور خود نبی بنے۔

اب سوچنا یہ ہے کہ یہی آیت ﴿وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ﴾ مہدی جونپوری اپنی جماعت کے واسطے کہتا ہے اور متبع نبی بنتا ہے اور مرزا صاحب بھی اسی آیت سے نبی بنتے ہیں اور یہ آیت اپنی جماعت کے حق میں فرماتے ہیں اور دونوں مہدی ہونے کے مدعی ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ یہ بھی کذابوں کی چال ہے جو مرزا صاحب چلے اور آیت ﴿وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ﴾ اپنی جماعت کے حق میں بتائی۔ حالانکہ آیت کا مطلب اور ہے جو ہم آگے چل کر اسکے موقعہ پر بیان کریں گے۔ اب میاں بشیر الدین محمود فرزند مرزا غلام احمد قادیانی کے دلائل اور ثبوت کے جواب ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔ **وھو ھذا۔**

**پہلی دلیل**:۔ آپ (مرزا صاحب) کے اس پیشگوئی کا مصداق ہونے کی یہ ہے کہ آپ کا نام احمد تھا۔ اور آپ کے نام احمد ہونے کے مفصلہ ذیل ثبوت ہیں۔

**اول**:۔ اس طرح کہ آپ کا نام والدین نے احمد رکھا جس کا ثبوت یہ ہے کہ آپ کے والد صاحب نے آپ کے نام پر ایک گاؤں بسایا ہے جس کا نام احمد آباد رکھا ہے۔ اگر آپ کا نام غلام احمد رکھا گیا تھا تو گاؤں کا نام بھی غلام احمد ہوتا۔

**الجواب**:۔ گاؤں کا نام رکھتے وقت ہمیشہ اختصار سے کام لیا جاتا ہے۔ صرف ایک جزو نام پر گاؤں کا نام رکھا جاتا ہے۔ کبھی کسی نے تمام نام سے کسی گاؤں کا نام مرذنہیں کیا۔ آلہ آباد کسی شخص کا نام غلام اللہ خان یا کریم اللہ خان یا سمیع اللہ خان یا رحیم اللہ خان وغیرہ ہوگا۔ گاؤں کا نام بنا بر اختصار بجائے غلام اللہ خان آباد یا کریم اللہ خان آباد یا سمیع اللہ خان آباد یا رحیم اللہ آباد کے صرف آلہ آباد رکھا جاتا ہے۔ گاؤں کا نام آلہ آباد رکھنا ہرگز دلیل اس بات کی نہیں کہ آلہ آباد گاؤں بسانے والے کا نام یا جس کے نام سے گاؤں بسایا گیا ہے اس کا نام اللہ تھا۔ کیونکہ یہ صریح شرک ہے۔ ایسا ہی اورنگ آباد بسانے والے کا نام صرف اورنگ نہ تھا



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/


اور حافظ آباد بسانے والے کا نام صرف حافظ نہ تھا۔ خیر پور کے بسانے والے کا نام صرف خیر نہ تھا۔ بھاولپور بسانے والے کا نام صرف بھاول نہ تھا۔ لہٰذا آپ کی یہ دلیل وثبوت غلط اور واقعات کے برخلاف ہے۔ کہ اگر مرزا صاحب کا نام غلام احمد ہوتا تو گاؤں کا نام بھی غلام احمد آباد ہوتا۔ کجا گاؤں کا نام اور کجا ذی روح انسان کا نام۔ باپ بیٹے کا نام اپنی عقیدت کے مطابق رکھتا ہے۔ مرزا صاحب کے والد نے مرزا جی کا نام رکھتے وقت یہی خواہش اور عقیدت رکھی تھی کہ میرا بیٹا غلام احمد ہوگا۔ یعنی ایسا پابند شریعت اور فرمانبردار محمد رسول اللہ ﷺ کا ہوگا جیسا کہ ایک غلام اپنے آقا کا ہوتا ہے۔ اس واسطے اس نے اپنے بیٹے کا نام غلام احمد رکھا۔ اور اس کو ہرگز اس امر کا وہم وگمان تک نہ تھا کہ میرا بیٹا غلامی چھوڑ کر خود احمد بنے گا اور آقا ہونے کی کوشش کرے گا۔ جیسا کہ اس نے مرزا صاحب کے بڑے بھائی کا نام غلام قادر رکھا۔ اگر مرزا صاحب کے نام سے پہلا لفظ غلام اڑا کر صرف احمد بناتے ہو تو مرزا صاحب کے بڑے بھائی کے نام سے پہلا لفظ غلام اڑا کر قادر بناؤ۔ اور یہ مناسب بھی ہے اور قادیان کی آب وہوا کی تاثیر کے مطابق بھی ہوگا کہ اگر چھوٹا بھائی رسول وپیغمبر بنایا جائے تو بڑا بھائی ضرور قادر وخدا بنے۔ تاکہ حق مقدار رسید کا معاملہ ہو۔ مرزا غلام احمد چونکہ عمر میں چھوٹے تھے جب وہ پیغمبر بن گئے تو غلام قادر جو عمر میں بڑا تھا اس کو مرزا صاحب پر تقدم بالوجود کا شرف بھی حاصل تھا اس لئے وہ خدا بننے کا مستحق ہے۔ اس کے نام سے پہلا لفظ (غلام) اڑا کر خدا بناؤ۔

**دوم:۔** مرزا صاحب ہمیشہ خود اپنے آپ کو غلام احمد کے نام سے نامزد کرتے رہے۔ دیکھو جس قدر اشتہار وکتابیں مرزا صاحب نے شائع کیں سب کے اخیر مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے تھے۔ بلکہ غلام احمد قادیانی کے حروف سے بحساب جمل ۱۳۰۰ نکال کر اپنی صداقت کی دلیل قائل کی۔ مرزا صاحب نے خود لکھا ہے کہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت بجز



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/


اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا نام نہیں۔ اب آپ کو (جو مرزا صاحب کو صاحب کشف والہام یقین کرتے ہیں) اس الہامی وکشفی نام غلام احمد کا انکار کرنے کی ہرگز جرأت نہیں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی ذات غلطی سے پاک ہے۔ جب خدا تعالیٰ نے کشفی طور پر مرزا صاحب کا نام غلام احمد قادیانی تصدیق فرما دیا۔ تو آپ کا غلط خیال خدا تعالیٰ کے مقابل کس طرح تسلیم کیا جائے کہ مرزا صاحب کا نام صرف احمد تھا جب کہ خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ غلام احمد قادیانی تھا۔ تعجب ہے کہ مرزا صاحب کے نام پر اسقدر بحث کی جاتی ہے کہ صرف غلام کا لفظ اسکے اول آنا بھی جب اثبات دعویٰ کے لئے مضر سمجھتے ہیں۔ مگر جب یہ کہا جائے کہ مہدی کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا اور وہ فاطمہ کی اولاد سے ہوگا تو اس وقت نام کی بحث فضول سمجھی جاتی ہے اور ہر ایک لفظ کے معنی غیر حقیقی یعنی اپنی خواہش کے مطابق مرادی تراش لئے جاتے ہیں جیسے قادیان کے معنی دمشق، عیسیٰ بن مریم کے معنی غلام احمد قادیانی، منارۂ مسجد دمشق سے قادیان کا اپنا بنایا ہوا نامکمل منارہ، فرشتوں کے معنی نورالدین ومحمد احسن امروہی۔ مہدی کے سید ہونے کی کیا ضرورت؟ مغل کو ہی سید سمجھ لیا۔ اب کیا مصیبت پڑی ہے کہ صرف نام احمد پر بحث ہو رہی ہے۔ جہاں تمام باتیں مجازی وغیر حقیقی ہیں اور ان سے مراد اپنے مطلب کے مطابق لے لی جاتی ہے۔ غلام احمد کے معنی بھی عیسیٰ بن مریم والے رسول کے تصور کرلیں بحث کی کیا ضرورت ہے۔ جس طرح دوسرے سب کارخانہ بلا ثبوت چل رہے ہیں اسے بھی چلنے دو۔

**دوسرا ثبوت**:۔ آپ (مرزا غلام احمد) کا نام احمد ہونے کا یہ ہے کہ آپ نے اپنے تمام لڑکوں کے ناموں کے ساتھ احمد لگایا ہے۔ الخ

**الجواب**:۔ آپ کی اس دلیل کا رد تو آپ کے خاندان میں ہی موجود ہے۔ افسوس کہ آپ نے غور نہ کیا۔ مرزا صاحب کے والد مرزا غلام مرتضیٰ صاحب نے اپنے بیٹے کے نام



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



کے پہلے احمد لگایا حالانکہ ان کا نام احمد نہ تھا بلکہ ان کے نام کی جز و بھی احمد نہ تھی جس سے ثابت ہوا کہ آپ کا من گھڑت قاعدہ غلط ہے کہ جو شخص اپنے بیٹے کے نام کے پہلے احمد لگائے وہ احمد ہوتا ہے۔

**دوم**:۔ آپ ہزاروں مسلمان دیکھتے ہیں جنہوں نے اپنے بیٹوں کے نام کے اول یا آخر احمد لگایا ہے بلکہ بعضوں نے صرف احمد ہی نام رکھے۔ لیکن فقط نام رکھنے سے ہوتا کیا ہے بہت شخصوں کے نام بشارت احمد، مبارک احمد، فضل احمد، احمد علی، احمد بخش رکھے۔ کیا وہ سب احمد بن گئے؟ ہرگز نہیں۔ تو پھر یہ کس قدر ردی دلیل ہے کہ چونکہ مرزا صاحب نے اپنے بیٹوں کے نام کے پہلے احمد لگایا اس واسطے وہ احمد تھے۔ مرزا صاحب خود فرماتے ہیں کہ نام صرف تفاول کے طور پر رکھا جاتا ہے جو لوگ اپنی اولاد کا نام موسیٰ و عیسیٰ و داوٗد رکھتے ہیں ان کی غرض یہی ہوتی ہے کہ مولود خیر و برکت میں ان نبیوں کے مثیل ہوں۔

(دیکھو ازالہ اوہام، صفحہ ۱۷۱، حصہ اول)

**سوم**:۔ مولود کی صفات میں اس کا نام کچھ اثر نہیں رکھتا۔ مشاہدہ ہے کہ بعض لوگوں کے نام بہت اچھے ہوتے ہیں۔ مگر ان کے افعال ایسے ناگفتہ بہ ہوتے ہیں کہ پناہ بخدا۔ بلکہ نام کے معانی سے بالکل برعکس ہوتے ہیں۔ پادری عماد الدین کے والدین نے اس کا نام کیسا اچھا رکھا مگر وہ بجائے عماد (رکن) دین ہونے کے مخرب دین نکلا اور عیسائی ہو گیا اور دین کی اس قدر خرابی کی کہ اسلام کے رد میں کتابیں لکھیں۔ اور ایسے کارہائے نمایاں کئے کہ خاص پادریوں میں شمار ہوتا تھا۔ نام نے اس کی کچھ مدد نہ کی۔ ایسا ہی عبداللہ آتھم عیسائی جس کے مقابل مرزا صاحب مغلوب ہوئے۔ لہٰذا صرف نام رکھ دینے سے کچھ نہیں ہوتا جب تک صفات حسنہ نہ ہوں۔ کسی شخص کا نام اگر آپ حاتم طائی ثابت کر دیں۔ یا فلسی و منطقی دلائل سے یہ ثابت کریں کہ فلاں شخص کا نام والدین نے حاتم طائی رکھا تھا تو کیا اس میں صفت



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



سخاوت بھی آسکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ایسا ہی اگر آپ بیجا کوشش کر کے مرزا صاحب کا نام صرف احمد ثابت کر بھی دیں تاہم وہ احمد رسول ہرگز نہیں ہو سکتے۔تاوقتیکہ رسول کی صفات مرزا صاحب میں ثابت نہ کریں۔آپ ہزاروں مسلمان پائیں گے جن کے نام صرف احمد ہیں مگر وہ احمد کی صفات سے عاری ہیں۔ایسا ہی مرزا صاحب میں جب احمد کی صفات نہیں تو پھر صرف احمد ثابت کرنے سے کیا ہوگا؟ اگر کوئی صفت احمد رسول والی مرزا صاحب میں ہے تو بیان کرو۔صرف نام کی بحث فضول ہے۔کسی شخص کا نام رستم رکھ دو گے یا ثابت کر دو گے تو وہ شخص اس نام سے بہادر نہیں ہو سکتا۔پس یہ ثبوت بھی ردی ہے۔

**تیسرا ثبوت**:۔ حضرت مسیح موعود کے احمد ہونے کا یہ ہے کہ جس نام پر وہ بیعت لیتے رہے ہیں وہ احمد ہی ہے۔ الخ انوار خلافت۔

**الجواب**:۔ مرزا صاحب کا احمد سے بھی غلام احمد قادیانی مطلب تھا۔یعنی اپنی ذات نہ کہ رسول پاک احمد مجتبیٰ ﷺ کی۔کیونکہ قاعدہ ہے کہ عقلمند انسان اپنا لمبا چوڑا نام اپنے منہ سے کہنا پسند نہیں کرتا۔اور مختصر نام ظاہر کرتا ہے۔خاص کر وہ لوگ جو بزرگوں میں پاؤں رکھتے ہیں ان کو ضرور کسر نفسی کرنی پڑتی ہے چاہے اصل نہ ہو بناوٹی ہی ہو۔مریدوں کے طبقے میں پیر اپنا بڑا نام نہیں لیا کرتے صرف مختصر نام لیتے ہیں تاکہ فخر نہ پایا جائے۔جیسا کہ شبلی، منصور، فرید، وغیرہ وغیرہ۔اسی قاعدہ سے مرزا صاحب اپنا نام کسر نفسی کے طور پر احمد ظاہر کرتے تھے نہ کہ احمد رسول اللہ ﷺ ہونے کا ان کو یقین ہوتا تھا۔کیونکہ احمد رسول مرزا صاحب کے جسم میں کسی طرح نہیں آسکتا تھا۔اگر جسم مبارک آئے تو یہ حلول اور تداخل ہے جو کہ باطل ہے اور اگر روح مبارک مرزا جی کے جسم میں آئے تو یہ تناسخ ہے یہ بھی باطل ہے۔اگر صفات محمدی کا عکس کہو تو یہ بھی باطل ہے کیونکہ جب تک سایہ اور عکس ڈالنے والے کا وجود مقابل نہ ہو عکس نہیں پڑ سکتا۔اور اگر توارد صفات کہو تو یہ کم و بیش ہر ایک مسلمان میں



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



پایا جاتا ہے مرزا صاحب کی کوئی خصوصیت نہیں۔ مرزا صاحب سے بڑھ کر فنا فی الرسول امت میں گزرے ہیں مگر کوئی نبی و رسول نہیں کہلایا۔ خواجہ اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کا حال شاہد ہے کہ محبت رسول اللہ ﷺ میں اپنے تمام دانت توڑ ڈالے۔ مرزا صاحب نے تو کبھی محبت رسول ﷺ کا ثبوت نہ دیا۔ صرف زبانی دعویٰ کون مان سکتا ہے۔ پس یہ غلط ہے کہ مرزا صاحب احمد کے نام پر بیعت لیتے تھے۔ کیونکہ جب الفاظ بیعت پر غور کریں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کی مراد احمد سے اپنی ذات یعنی غلام احمد قادیانی ہوتی تھی۔ کیونکہ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی نسبت بیعت لیتے تھے۔ اور ظاہر ہے کہ سلسلہ احمدیہ غلام احمد قادیانی نے نکالا ہے اور یہ سلسلہ احمد رسول اللہ ﷺ سے ۱۳۰۰ سال بعد نکلا ہے تو پھر یہ سلسلہ احمدیہ کہ دراصل سلسلہ غلام احمدیہ ہے غلام احمد کی طرف منسوب ہے، نہ کہ صرف احمد کی طرف۔ پس یہ ثبوت بھی غلط ہے۔

**چوتھا ثبوت:**۔ آپ (مرزا جی) کے احمد ہونے کا یہ ہے کہ آپ نے اپنی اکثر کتابوں کے خاتمہ پر اپنا نام صرف احمد لکھا ہے۔ الخ

**الجواب:**۔ مرزا صاحب کے سب سے پہلے اشتہار پر جو "براہین احمدیہ" کا موٹے الفاظ میں تھا اس کے خاتمہ پر غلام احمد لکھا ہوا ہے اور تمام کتابوں اور ہزاروں اشتہاروں کے خاتمہ پر خاکسار غلام احمد قادیانی چھپا ہوا ہے۔ بلکہ جو خطوط محمدی بیگم منکوحہ آسمانی کے حاصل کرنے کے واسطے لکھے تھے سب کے خاتمہ پر غلام احمد تھا۔ رہن نامہ جائداد یعنی باغ کی رجسٹری جو مرزا صاحب نے اپنی بیوی کے نام کرائی اس میں صاف لکھا ہے کہ "منکوحہ غلام احمد ولد غلام مرتضیٰ ساکن قادیان ضلع گورداسپور"۔ اور دہلی کے مباحثہ میں جتنے رقعے لکھے سب کے خاتمہ پر غلام احمد لکھتے رہے۔ یہ آپ کا فرمانا صحیح نہیں کہ صرف احمد لکھتے تھے لہٰذا یہ دلیل بھی غلط ہے۔ اگر کہیں شاذ و نادر ہو بھی تو وہ سند نہیں سند وہی ہے جس کی کثرت ہو۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



**پانچواں ثبوت**:۔ یہ ہے کہ مولوی محمد علی صاحب وخواجہ کمال الدین صاحب (مریدان مرزا صاحب) مرزا صاحب کو احمد قادیانی لکھتے رہے ہیں۔ الخ

**الجواب**:۔ اس کا جواب تو مولوی محمد علی صاحب وخواجہ کمال الدین صاحب دے چکے ہوں گے اور ان کا جواب یہ ہوگا کہ احمد قادیانی سے ان کی مراد ہمیشہ سے غلام احمد قادیانی تھی۔ صرف اختصار کے طور پر احمد قادیانی لکھ دیا جاتا تھا۔ پس یہ کوئی دلیل نہیں۔

**دوم**:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت میں صرف **احمد** ہے نہ کہ غلام احمد قادیانی۔ پس احمد قادیانی سے مراد غلام احمد قادیانی ہو سکتی ہے نہ کہ احمد عربی ﷺ۔ اگر کوئی صرف قادیانی ہی لکھ دے تب بھی مراد غلام احمد قادیانی ہی ہوتی ہے نہ کہ احمد عربی ﷺ۔

**چھٹا ثبوت**:۔ حضرت (مرزا) صاحب کے الہامات میں کثرت سے احمد ہی آتا ہے ہاں ایک دو جگہ غلام احمد بھی آیا ہے۔

**الجواب**:۔ آپ کی اس دلیل سے تو مرزا صاحب کا ملہم من اللہ ہونا بھی جاتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ الہام کرنے والا مرزا صاحب کے نام سے واقفیت نہیں رکھتا۔ جب غلام احمد کہتا ہے تو مرزا صاحب کا صرف احمد ہونا غلط ہوتا ہے اور جب صرف احمد کر کے بلاتا ہے تو غلام احمد ہونا غلط ٹھہرتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ الہام کرنے والا عالم کل اور جلی خفی کا جاننے والا نہیں۔ غلام اور آقا میں ایسا ہی فرق ہے جیسا دن اور رات میں۔ ایک ہی وقت میں ایک ہی شخص غلام اور آقا نہیں ہو سکتا۔ پس یہ اجتماع نقیضین ہوا۔ اور یہ بعید از شان خداوندی ہے۔ کیونکہ وہ قرآن شریف میں معیار مقرر کر چکا ہے کہ جس کلام میں اختلاف ہو وہ خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا آپ کی اس دلیل سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کو خدا تعالیٰ سے ہم کلامی کا رتبہ ہرگز حاصل نہ تھا۔ کیونکہ اگر خدا کی طرف سے الہام ہوتا تو اس میں اختلاف ہرگز نہ ہوتا۔ اور آپ اقرار کرتے ہیں کہ کبھی غلام احمد اور کبھی صرف احمد مخاطب کر



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/


کے الہام ہوتا تھا۔پس ثابت ہوا کہ خدا کی طرف سے وہ الہام نہ تھے۔کیونکہ ایک ہی شخص کبھی غلام احمد اور کبھی احمد ہرگز درست نہیں۔

**دوم**:۔یہ بھی ہوسکتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اختصار سے کام لینے کے واسطے غلام احمد پورا نام لینے کے عوض کبھی صرف احمد ہی کہہ دیا ہو۔مگر پھر بھی مراد خداوندی احمد سے غلام احمد ہی ہو سکتی ہے۔کیونکہ مخاطب غلام احمد ہے۔پس آپ کی یہ دلیل بھی غلط ہے۔

**ساتواں ثبوت**:۔پھر آپ (مرزا جی) کے نام احمد ہونے پر حضرت خلیفہ اول کی بھی شہادت ہے۔کہ آپ اپنے رسالہ مبادی الصرف والنحو میں لکھتے ہیں کہ محمد ﷺ خاص نام ہمارے سید و مولیٰ خاتم النبیین کا ہے اور احمد نام ہمارے اس امام کا ہے جو قادیان سے ظاہر ہوا۔الخ

**الجواب**:۔حکیم نورالدین صاحب کی جو عبارت آپ نے نقل کی ہے اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ خلیفہ اول (حکیم نور الدین صاحب) نے محمد ﷺ کے نام کے ساتھ خاص کا لفظ استعمال کیا ہے۔اور مکہ شہر کے ساتھ بھی خاص کا لفظ استعمال کیا ہے۔مگر امام قادیان کا نام خاص نہیں کیا۔جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حکیم صاحب کے نزدیک احمد قادیانی اور احمد عربی ﷺ میں فرق تھا۔اور وہ فرق یہ تھا کہ عربی احمد صرف احمد تھا اور قادیانی احمد غلام احمد تھا۔

**دوم**:۔جب ہمارے پاس امام کا قول موجود ہے مصرعہ

جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

جس میں وہ صاف غلام احمد کو مسیح الزمان کہہ رہا ہے۔تو امام کا قول ہوتے ہوئے اس کے خلیفہ کے قول کو تسلیم کرنا گویا اس امام کی ہتک ہے۔میں مرزا صاحب کا مرید نہیں تاہم عقل سے بعید سمجھتا ہوں کہ امام کو چھوڑ کر اس کے ایک خلیفہ کی بات کو قبول کروں۔پس آپ کی تاویلات اور دلائل کے واسطے آپ کے امام کا قول ہی کافی ہے۔جب خود مسیح موعود



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/


احمد کا غلام بنا ہے تو آپ اس کو صرف احمد ہر گز نہیں کہہ سکتے۔ لہٰذا آپ کی یہ دلیل بھی ردی ہے۔

**آٹھواں ثبوت:** یہ وہی ثبوت ہے جو اوپر گزر چکا ہے کہ احمد کے نام بیعت لیا کریں۔ الخ۔

**الجواب:** جواب بھی اس کا وہی ہے جو اوپر دیا گیا ہے کہ تمام بیعت لینے والوں کی مراد احمد سے غلام احمد قادیانی ہی ہے نہ کہ احمد عربی ﷺ۔

**نواں ثبوت:** یہ ہے کہ خود آپ نے اس آیت کا مصداق اپنے آپ کو قرار دیا ہے۔ چنانچہ "ازالہ اوہام" میں فرماتے ہیں: "اس آنے والے کا نام احمد رکھا گیا ہے۔ وہ بھی اس کا مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ محمد ﷺ جلالی اور احمد جمالی اور عیسیٰ علیہ السلام اپنے جمالی معنی کے رو سے ایک ہی ہیں۔ ﴿وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ﴾ مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد ﷺ بھی ہیں۔ یعنی جامع جلال و جمال ہیں۔ الخ

**الجواب:** یہ ثبوت پیش کر کے آپ نے خود اپنی تردید کر دی۔ اس عبارت میں کہیں نہیں لکھا کہ آیت ﴿مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ﴾ کا میں مصداق ہوں بلکہ صاف لکھتے ہیں کہ اس آنے والے کا نام احمد رکھا گیا ہے **وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے** مرزا صاحب کی یہ عبارت تو ظاہر کرتی ہے کہ آنے والا مسیح موعود مثیل احمد ہوگا نہ کہ اصل احمد۔ اور یہ پیشگوئی اصل احمد کے حق میں ہے جس کا دوسرا نام محمد ﷺ ہے۔ مثیل احمد ہونا جب مرزا صاحب خود مانتے ہیں تو اصل احمد آپ ان کو کس طرح کہہ سکتے ہیں۔ یہ مدعی سست گواہ چست کا معاملہ نہیں تو اور کیا ہے۔ یہ آپ نے غلط لکھا ہے کہ خود مرزا صاحب نے اپنے آپ کو اس آیت کا مصداق بتایا ہے۔ وہ تو مثیل احمد کہہ رہے



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



ہیں۔مثیل اور اصل میں جو فرق ہوتا ہے وہی فرق احمد اور غلام احمد میں ہے۔ باقی رہا مرزا صاحب کا فرمانا کہ میں مثیل احمد ہوں یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ وہ کبھی مسیح کے مثیل بنتے ہیں۔ کبھی عیسیٰ کے اور کبھی مریم کے اور کبھی آدم کے اور کبھی کرشن جی کے۔ پس یہ معجون مرکب کبھی اس قابل نہیں کہ آیت ﴿**مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ**﴾ کی مصداق ہو سکے۔ یہ بھی غلط ہے کہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی نام ہے۔ مولوی محمد احسن صاحب امروہی جن کے پاس مرزا صاحب کی اسنادِ فضیلت وعلم موجود ہیں وہ ''القول المجد فی تفسیر اسم احمد'' میں لکھتے ہیں کہ احمد جلالی نام ہے اور یہی درست ہے۔ کیونکہ واقعات بتا رہے ہیں اور تاریخ اسلام ظاہر کر رہی ہے آنحضرت ﷺ ایسے بہادر تھے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ آپ کی ہیبت سے شجاعان کفار کے دل چھوٹ جاتے تھے۔ اور جس جگہ کفار کی تلواروں اور تیروں کا بارش کی طرح زور ہوتا تھا تو ہم آنحضرت ﷺ کے زیر بازو قتال کرتے تھے۔ ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''مجھ کو پانچ چیزیں عنایت ہوئی ہیں از انجملہ ایک یہ ہے کہ میرا رعب اس قدر غالب ہے کہ کفار میرے سامنے دم نہیں مار سکتے۔ اور یہ صفت جلالی کا ہی خاصہ ہے۔ وہ حدیث یہ ہے۔ **عن جابر قال قال رسول اللہ ﷺ اعطیت خمسا لم یعطیھم احد قبلی نصرت بالرعب مسیرۃ شھر وجعلت الارض مسجدا وطھورا فایما رجل من امتی ادرکتہ الصلوۃ فلیصل وحلت لی الغنائم ولم تحل لاحد قبلی واعطیت الشفاعۃ وکان النبی یبعث الی قومہ خاصۃ وبعثت الی الناس عامۃ** (متفق علیہ) ترجمہ:۔ روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دیا گیا میں پانچ خصلتیں کہ نہیں دیا گیا کوئی نبی پہلے مجھ سے۔ مدد دیا گیا میں دشمنوں کے دلوں میں رعب ڈالنے کے ساتھ کہ ایک مہینہ کی سے مارے ڈر کے بھاگتے ہیں۔ اور گھبراتے



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/


ہیں۔اور ساری زمین میرے لئے سجدہ گاہ بنائی گئی اور پاک کرنے والی تیمم سے۔اور حلال کی گئی میرے لئے لوٹ کفار کی جو نہ حلال کی گئی مجھ سے پہلے کسی کے لئے۔اور دیا گیا مجھ کو مرتبہ شفاعت عظمیٰ عامہ کا کہ شامل رہے تمام مواضع شفاعت کو۔اور مجھ سے پہلے نبی بھیجا جاتا تھا خاص اپنی ہی قوم کی طرف۔اور میں بھیجا گیا تمام لوگوں کی طرف۔نقل کی یہ حدیث بخاری نے۔ (مظاہر حق جلد ۴ ص ۵۱۳)

اس حدیث میں پانچ خصلتیں حضرت ﷺ نے اپنی خود بیان فرمادیں۔

**اول**:۔فتح دیا جانا دشمنوں پر بسبب رعب کے۔

**دوم**:۔تمام زمین سجدہ گاہ ہوئی حضرت کی امت کے لئے۔

**سوم**:۔حلال کی گئی غنیمت۔

**چہارم**:۔شفاعت کا مرتبہ دیا گیا۔

**پنجم**:۔ کل جن وانس کے واسطے نبی ہونا۔

پہلی اور دوسری صفات خاص جلالی ہیں اور یہ خاصہ رسول اللہ ﷺ کا ہے کسی امتی کا حق نہیں کہ خاصہ رسول میں اس کو شریک یا مساوی کیا جائے۔پس اس حدیث سے ثابت ہوا کہ آنحضرت ﷺ کی ذات جامع صفات جلالی و جمالی تھی اور چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک کامل رسول کے آنے کی بشارت دی تھی کہ جو صاحب کتاب وشریعت وحکومت ہو اور محمد رسول اللہ ﷺ صاحب کتاب وشریعت وحکومت نبی تھے۔چنانچہ انجیل یوحنا ۱۴، ۱۵، ۱۶ میں ہے کہ ''میں حکم نہیں کرتا اور ایک حکم کرنے والا آتا ہے۔تو یہ حکم کرنے والا احمد ﷺ رسول عربی تھا نہ کہ مرزا غلام احمد۔جو کہ تمام عمر انگریزوں کی رعیت وغلامی میں رہا۔اور انجیل برنباس میں تو صاف صاف لکھا ہے کہ میری تسلی اس رسول کے آنے میں ہے جو کہ میرے بارے میں ہر جھوٹے خیال کو محو کر دے گا۔ (انجیل برنباس فصل: ۹۷، آیت ۵)



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



اب غور کرو کہ وہ کون رسول تھا جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جو جھوٹے خیال تھے۔ یعنی ان کا مقتول و مصلوب ہونا۔ حضرت عیسیٰ کا سچا نبی نہ ہونا۔ ان کی ناجائز ولادت کا ہونا وغیرہ الزامات جو یہودی ان پر لگاتے تھے۔ ان الزاموں سے کس رسول نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پاک کیا۔ آیا محمد ﷺ، احمد ﷺ نے یا مرزا غلام احمد نے۔ جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وہ ہتک کی جو یہودیوں نے بھی نہ کی تھی۔ نمونہ کے طور پر غلام احمد کی عبارت لکھتا ہوں۔

۱......حضرت عیسیٰ کنجریوں سے میل جول رکھتا تھا۔

۲......حضرت کی دادیاں نانیاں زانیہ تھیں۔

۳......حضرت عیسیٰ ایک بھلا مانس آدمی بھی نہ تھا چہ جائیکہ اس کو نبی مانا جائے۔

۴......حضرت عیسیٰ اپنے باپ یوسف نجار کے ساتھ نجاری کا کام کرتا تھا اور عجوبہ نمائیاں عمل الترّاب یعنی مسمریزم سے کرتا تھا۔ وغیرہ وغیرہ۔ (دیکھو ضمیمہ انجام آتھم، انجام آتھم، ازالۂ اوہام)

اس لئے یہ بشارت خاص انہی کے حق میں ہے۔ اور مرزا صاحب چونکہ نہ کوئی کتاب لائے اور نہ کوئی شریعت لائے اس لئے وہ اس پیشگوئی کے ہرگز مصداق نہ تھے۔ مگر ہم اہلسنّت والجماعت کے مذہب میں ایسی ایسی من گھڑت اصطلاحات بدعت ہیں جن سے امت اور دین میں فساد وارد ہوتا ہے۔ اور یہ پہلے کذابوں کی چال ہے جو مرزا صاحب چلے ہیں کہ نبوت میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے شریک ہونا چاہتے ہیں۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے لے کر آج تک کوئی بھی سلف صالحین سے گزرا ہے جس نے کسی قسم کی نبوت کا دعویٰ کیا ہو؟ ہرگز نہیں۔ البتہ کذاب لوگ ایسے ایسے حیلے کرتے آئے ہیں۔ ایک کاذب نبی کا نام محکم دین تھا اور وہ صاحب ذکر و فضل الٰہی تھا۔ اور سجادہ نشین بھی تھا اور مسلمان بھی۔ اس کے بہت سے مرید بھی تھے۔ اس کو بھی مرزا صاحب اور دوسرے



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



کذابوں کی طرح نبی ہونے کا زعم ہوا۔مگر مرزا صاحب کی طرح کھلا کھلا دعویٰ کرنے سے ڈرتا بھی تھا کہ کہیں مرید بھاگ نہ جائیں۔وہ مریدوں کو کہتا تھا کہ میں رسول ہوں۔اور اپنا کلمہ بھی پڑھواتا تھا۔یعنی **لا اله الا اللّٰه محكم دين رسول الله**۔یعنی معبود سوائے اللہ کے نہیں اور محکم دین رسول اللہ ہے یعنی اللہ کا رسول۔مگر جب اعتراض کیا جاتا تو لاہوری مرزائی جماعت کی طرح جس طرح ظلی و بروزی کی شرط لگا دیتے ہیں اور مرزا صاحب کی کفریات اور خلاف شرع باتوں کی تاویل کرتے ہیں۔محکم دین کاذب مدعی نبوت بھی اسی طرح تاویل کرتا تھا کہ دین رسول اللہ کا محکم ہے خام نہیں۔اس لئے محکم دین رسول اللہ کہنا کفر نہیں۔کیونکہ اصل مطلب یہ ہے کہ دین محمد محکم ہے۔مگر یہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور تھے۔محکم دین اور اس کے مرید صرف علما اور دوسرے اشخاص کو دھوکا دے کر کہتے کہ ہمارے مرشد کا مطلب یہ ہے کہ محکم دین رسول اللہ کا ہے اس کے یہ معنی نہیں کہ محکم دین نے رسالت کا دعویٰ کیا ہے۔بلکہ یہ دعویٰ ہے کہ محمد رسول اللہ کا دین محکم ہے۔ایسا ہی مرزا صاحب کی لاہوری جماعت اپنے مرشد کے دعویٰ نبوت و رسالت کی تاویل کرتی ہے کہ وہ حقیقی مستقلہ نبوت کے مدعی نہ تھے حالانکہ مرزا صاحب صاف لکھ چکے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔دیکھو مرتے دم بھی "اخبار عام" میں آپ نے جو مضموم دیا اس میں صاف لکھا کہ میں نبی و رسول ہوں۔اصل عبارت یہ ہے۔

۱......اس (خدا) نے میرا نام نبی رکھا ہے سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔

(مکتوب آخری اخبار عام)

۲......ہمارے نبی ہونے کے وہی نشانات ہیں جو توریت میں مذکور ہیں میں کوئی نیا نبی نہیں ہوں پہلے بھی کئی نبی گزرے ہیں جنہیں تم لوگ سچے جانتے ہو۔

(دیکھو اخبار بدر قادیان ۹، اپریل ۱۹۰۸ء)



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/


۳......میں اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا اس نے ابراہیم سے مکالمہ مخاطبہ کیا اور پھر اسحاق سے اور اسماعیل اور یعقوب سے اور یوسف سے اور موسیٰ سے اور مسیح ابن مریم سے اور سب کے بعد ہمارے نبی ﷺ سے ایسا ہم کلام ہوا کہ آپ پر سب سے زیادہ روشن و پاک وحی نازل کی ایسا ہی اس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ و مخاطبہ کا شرف بخشا اور میں اس پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ خدا کی کتاب پر۔ (دیکھو تجلیات الٰہیہ، مصنفہ مرزا صاحب، صفحہ ۲۴)

اب لاہوری جماعت ان عبارات اور دعاوی کو کہاں چھپا سکتی ہے اور باوجود مرزا صاحب کے مرید ہونے کے کس طرح کہتی ہے کہ مرزا صاحب کو ہم نبی نہیں مانتے اور نہ مرزا صاحب کو دعویٰ نبوت و رسالت کا تھا۔ یا مرزا صاحب کا لکھنا غلط ہے یا لاہوری مرزائی تقیہ کرتے ہیں۔

محمد جلالی نام اور احمد جمالی نام کی بدعت مرزا صاحب نے خود ہی اپنے مطلب کے واسطے ایجاد کی ہے ورنہ شرع محمدی کی کسی کتاب میں نہیں ہے کہ احمد جمالی نام ہے اور نہ کوئی سند شرعی اس پر دلالت کرتی ہے۔ جب تک کوئی سند شرعی قرآن و حدیث و اجتہاد آئمہ دین نہ ہو تب تک قابل تسلیم نہیں۔ پس پہلے کوئی سند شرعی پیش کرو لیکن ہرگز پیش نہ کر سکو گے ﴿لَمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا﴾۔ لہٰذا یہ نویں دلیل بھی ردی ہے۔

**دسواں ثبوت:**۔ یہ ہے کہ انجیل میں لفظ احمد نہیں آیا۔ بس گویا ایک صورت تو یہ ہے کہ انجیل سے یہ لفظ مٹ گیا۔ الخ۔

**الجواب:**۔ یہ بالکل غلط خیال ہے کہ تحریف سے لفظ احمد مٹ گیا۔ کیونکہ لفظ تو موجود ہے اور چونکہ انجیل عربی زبان میں نازل نہیں ہوئی تھی۔ تو پھر یہ امید ہی فضول ہے کہ احمد کا نام انجیل میں ہوتا۔ ہاں جس لفظ کا ترجمہ احمد و محمد کیا گیا۔ وہ لفظ فارقلیط ہے جس کے معنی اور ترجمہ احمد ہے۔ موجودہ انجیلوں میں بھی لفظ پیریکلیطاس لکھا ہوا موجود ہے اور یہ لفظ یونانی



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



زبان کا ہے چونکہ انجیل عبرانی زبان میں نازل ہوئی تھی اس لئے عبرانی لفظ فارقلیط تھا جس کے معنی ترجمہ عربی میں احمد ہوا۔ پس یہ کہنا کہ انجیل میں لفظ احمد کا کہیں نہیں آتا غلط بات ہے۔ افسوس پادری تو قبول کریں کہ احمد جس لفظ کا ترجمہ کیا گیا ہے وہ انجیل میں موجود ہے مگر مرزائی قادیانی کی امت باوجود دعوائے اسلامی صاف کہہ دیں کہ انجیل میں احمد کا لفظ نہیں۔ اور یہ نہ سمجھے کہ ایسا کہنے سے تو عیسائیوں کو موقع دینا ہے کہ وہ محمد ﷺ کی نبوت کا بطلان کریں کیونکہ انجیل میں احمد کا نام نہیں (نعوذ باللہ) قرآن مجید میں غلط لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے احمد رسول کے آنے کی خبر دی۔ تو پھر قادیانی خودغرضی نے نہ صرف محمد ﷺ کی رسالت کو کھویا۔ بلکہ قرآن پر افترا کا الزام دلایا۔ اور نہ صرف قرآن کو جھٹلایا بلکہ مرزا صاحب کو بھی جھٹلایا۔ کہ جب آقا کا ہی ثبوت نہیں تو غلام کس باغ کی مولی ہے۔ سچ ہے نادان دوست سے دانا دشمن بہتر ہے۔

اب ہم میں بشیر الدین محمود صاحب (فرزند مرزا غلام احمد قادیانی) کو بتاتے ہیں کہ پادریوں کے سردار سرولیم میور صاحب اپنی تصنیف "لائف آف محمد" کی جلد اول صفحہ ۱۷ میں لکھتے ہیں کہ:۔

"یوحنا کی انجیل کا ترجمہ ابتداء میں عربی میں ہوا ان میں اس لفظ کا ترجمہ غلطی سے احمد کر دیا ہوگا یا کسی خودغرض جاہل راہب نے محمد ﷺ کے زمانہ میں جعلسازی سے اس کا استعمال کیا ہوگا"۔ انتہی

اس پادری (سرولیم میور صاحب) کی زبان سے خدا تعالیٰ نے خود بخود نکلوا دیا کہ کسی راہب نے جعلسازی سے ترجمہ احمد کر دیا۔ یا جعلسازی کا بار ثبوت پادری صاحب پر ہے۔ اور چونکہ انہوں نے جعلسازی کا کوئی ثبوت نہیں دیا اس لئے ان کا خیال غلط ہوا۔ مگر یہ امر مخالف کی زبان سے ثابت ہوا کہ فارقلیط کے لفظ کا ترجمہ عربی زبان میں احمد ایک راہب



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



نے کیا ہے۔ سبحان اللہ۔ سچ کبھی چھپا نہیں رہتا۔ پادری صاحب کو کیا مصیبت پیش آئی تھی کہ انہوں نے راہب کا نام لیا۔ یہ الزام صرف کسی مسلمان کے سر تھوپ دیتے مگر خدا تعالیٰ نے احمد ﷺ کی رسالت ثابت کرنے کی خاطر سر ولیم میور کے قلم سے لکھوا دیا کہ فارقلیط کا ترجمہ احمد ہے اور یہ ایک راہب کا ترجمہ ہے کسی مسلمان کا نہیں۔ وللہ الحمد۔

دوسرا الزام پادری صاحب نے یہ لگایا ہے کہ محمد ﷺ کے زمانہ میں یہ ترجمہ ہوا لیکن پادری صاحب نے اس کا ثبوت کچھ نہیں دیا۔ اگرچہ یہ اعتراض بھی قابل اعتبار نہیں مگر ہم اس الزام کو جھوٹا کرنے کے واسطے تاریخی ثبوت پیش کرتے ہیں۔ تاکہ معلوم ہو کہ پادری صاحب کا یہ الزام بھی غلط ہے کہ فارقلیط کا ترجمہ احمد محمد ﷺ کے زمانہ میں ہوا۔ ''فتوح الشام'' کے صفحہ ۷۰ میں مذکور ہے کہ تبع نے قبل ظہور آنحضرت ﷺ کے اشعار نعت کے تصنیف کیے تھے از انجملہ ایک شعر نقل کیا جاتا ہے تاکہ معلوم ہو کہ آنے والے رسول کا نام جس کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی احمد تھا۔ اور احمد عربی انجیلوں میں قبل ظہور اسلام ترجمہ ہو چکا تھا۔ وہ شعر یہ ہے

''شہدت علی احمد انه رسول من اللّٰہ باری النسم''

یعنی گواہی دیتا ہوں میں احمد پر کہ تحقیق وہ بھیجے ہوئے خدا کے ہیں جو پیدا کرنے والا جانوں کا ہے۔

دوسری صورت جو آپ نے بیان کی ہے ''العود'' احمد کا محاورہ ہے جس کے معنی یہ ہے کہ دوبارہ لوٹنا احمد ہوتا ہے۔ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ دوبارہ احمد کبھی نہیں آ سکتا کیونکہ حضور دار فنا سے دار بقا کی طرف رحلت فرما کر مدینہ طیبہ میں استراحت فرما رہے ہیں۔ آپ کا دوبارہ اس دنیا میں تشریف لانا عقیدۂ اہل اسلام کے برخلاف ہے اور نص قرآنی کے صریح مخالف جس میں صاف فرما دیا ہے کہ قیامت سے پہلے کوئی شخص دوبارہ اس



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/


دنیا میں نہیں آ سکتا۔ پس اس نص قرآنی سے احمد کے معنی لوٹنا کرنے کے بالکل غلط ہیں۔ باقی رہی آپ کی وہی پرانی رام کہانی کہ مسیح موعود کا آنا گویا دوبارہ احمد کا آنا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے بوجوہات ذیل۔

۱.....حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت احمد یا محمد ﷺ دو الگ الگ وجود ہیں۔ پیشگوئی کرنے والا عیسیٰ ہے۔ اور یہ عقلاً باطل ہے کہ احمد کے معنی دوبارہ عود کرنے کے ہوں اور دوبارہ عیسیٰ آئے اور اصلی احمد نہ آئے جس کی نسبت بشارت ہے۔ اگر کہو کہ عیسیٰ اور احمد ایک ہی ہیں تو یہ بالبداہت غلط ہے کیونکہ حضرت احمد ﷺ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چھ سو برس بعد ہوئے۔ اگر عیسیٰ کا دوبارہ آنا یہی معنی رکھتا کہ استعارہ کے طور پر دوسرا رسول اپنا آنا حضرت عیسیٰ کا آنا بتائے گا تو حضرت احمد ﷺ مسیح موعود کہلاتے اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ صاف صاف فرماتے کہ میرا آنا مسیح کا دوبارہ آنا ہے۔ کیونکہ میں احمد ہوں اور احمد دوبارہ آنے کو کہتے ہیں۔ مگر حضرت محمد ﷺ نے بیانگ دہل اپنی نبوت و رسالت کا الگ دعویٰ کیا اور ہر ایک سے اس کی شہادت لی کہ **اشهد ان محمدا عبده ورسوله** ایک شخص تو نکالو کہ جس کو احمد ﷺ نے کہا ہو کہ میں دوبارہ دنیا میں آیا ہوں۔ اور میں پہلے عیسیٰ تھا۔ جب کوئی ایسا نہیں ہے اور احمد ﷺ کا آنا ایک ہی دفعہ ہوا تو پھر یہ معنی کہ **العود احمد** دوبارہ آنے کے معنی ہیں۔ غلط ہے۔

۲.....حضرت محمد رسول اللہ ﷺ جب مبعوث ہوئے اور کل ادیان پر حاکم ہو کر آئے تو جناب کا فرض تھا کہ اختلافی مسائل یہود و نصاریٰ کا فیصلہ کریں چنانچہ آپ نے فیصلہ کیا۔ تثلیث کے عقیدہ کو باطل قرار دیا۔ ابنیت کے مسئلہ کو باطل بتایا۔ الوہیت مسیح کے مسئلہ کو جڑ سے اکھاڑا۔ مسیح کے قتل وصلب کی تردید کی۔ مسیح کے معبود اور الٰہ ہونے کی تردید کی۔ از انجملہ مسیح کی آمد ثانی کا بھی مسئلہ تھا۔ جو کہ انجیل میں اب تک موجود ہے۔ (دیکھو انجیل


Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



متی باب ۲۴، آیت ۲۶) کیونکہ جیسے بجلی پورب سے کوندتی ہے اور پچھم تک چمکتی ہے ویسے ہی انسان کے بیٹے کا آنا ہوگا۔

۲۸......فی الفور ان دنوں کی مصیبت کے بعد سورج میں اندھیرا ہو جائے گا۔ اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا۔ اور ستارے آسمان سے گریں گے اور آسمان کی قوتیں ہلائی جائیں گی۔

۲۹......اور اس وقت انسان کے بیٹے کا نام آسمان پر ظاہر ہوگا اس وقت زمین کی ساری قومیں چھاتی پیٹیں گی اور انسان کے بیٹے (عیسیٰ) **کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسامان کے بادلوں پر آتے دیکھو گے۔**

ناظرین! بادلوں کا لفظ ملاحظہ ہو جو صاف صاف بتا رہا ہے کہ نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام جسد عنصری سے ہوگا۔ کیونکہ روح کے واسطے بادلوں کی ضرورت نہیں چونکہ نزول فرع ہے صعود کی۔ پس رفع جسمی حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ثابت ہوا کیونکہ وہی جسم نزول کر سکتا ہے جو کبھی اوپر چڑھایا گیا ہو۔

عیسائیوں کے اس انتظار و اعتقاد کا حضور علیہ السلام نے کیا فیصلہ کیا؟ ظاہر ہے اس کا فیصلہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے یہ کیا کہ عیسیٰ بیٹا مریم کا جو نبی اللہ و روح اللہ تھا اور نبیوں میں سے ایک نبی تھا وہ قرب قیامت میں ضرور نازل ہوگا اور علامات قیامت میں سے یہ بھی ایک علامت ہے۔ وہ حدیث یہ ہے۔ **عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ فعند ذالک ینزل اخی عیسیٰ ابن مریم من السماء** (رواہ ابن عساکر فی کنز العمال) یعنی ابن عساکر کنز العمال میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "نازل ہوگا یعنی اترے گا میرا بھائی عیسیٰ بن مریم آسمان سے" اور ایک حدیث میں جو "فتوحات مکیہ" میں ہے لکھا ہے۔ **فانہ لم یمت الی الان بل رفعہ اللہ الی ھذاالسماء** ۔ یعنی "فی الواقعہ عیسیٰ علیہ السلام نہیں مرے بلکہ خدا



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



نے ان کو آسمان پر اٹھایا"۔ یہ دونوں حدیثیں تفسیر ہیں قرآن مجید کی آیات ﴿وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ﴾ اور ﴿وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ﴾ کی۔ اب رسول اللہ کی اس تفسیر کے آگے تمام روئے زمین کے مسلمان کذابوں، مفتریوں، مدعیانِ نبوت و مسیحیت کے من گھڑت معانی اور تفسیر کی کچھ وقعت نہیں رکھتے۔ جو علامات حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے نزول کی فرمائی ہیں کہ ان دنوں کی مصیبت کے بعد سورج میں اندھیرا ہو جائے گا۔ اور چاند اپنی روشنی چھوڑ دے گا اور ستارے آسمان سے گریں گے وغیرہ علامات قرآن مجید نے بھی تصدیق فرمائی ہیں۔ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ فرما کر سورۃ تکویر میں بدیں الفاظ انجیل کی تصدیق کی۔ ﴿اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ﴾ یعنی "جس وقت سورج لپیٹا جائے گا سورج اپنی روشنی چھوڑ دے گا اور ستارے جھڑ پڑیں گے" اس وقت قیامت ہوگی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت نزول فرمائیں گے اور یہ علامت قیامت کی ہوگی جیسا کہ ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ سے ظاہر ہے۔

اور یہ جہالت کے اعتراضات اور علوم دین سے ناواقفیت کی دلیل ہے جو کہا جاتا ہے کہ اصالتہً نزول محالات عقلی و خلاف قانون قدرت ہے۔ جب خود قیامت ہی محالات عقلی سے ہے کہ گلی سڑی ہڈیاں اور خاک شدہ بدن خدا کی قدرت کاملہ سے زندہ ہوگا۔ اور مردے قبروں سے نکلیں گے۔ یہ سب کچھ محالات عقلی سے ہے۔ جب ایک مومن قیامت کے حشر بالاجساد کے انکار سے کافر ہو جاتا ہے تو نزول عیسیٰ علیہ السلام (جو علامات قیامت سے ایک علامت ہے) کا منکر کیوں کافر نہیں ہے پس نزول مسیح کا انکار قیامت کا انکار ہے اور یہ کفر ہے۔ اگر یہ عقیدہ غلط یا شرک ہوتا تو رسول مقبول ﷺ اس کی بھی تردید فرما دیتے جیسا کہ مسائل الوہیت مسیح و ابن اللہ و کفارۂ مسیح و مصلوبیت مسیح وغیرہ کی تردید فرمائی تھی



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



ساتھ ہی اس نزول مسیح کے عقیدہ کی بھی تردید فرما دیتے۔ چونکہ رسول مقبول ﷺ نے اصالتہً نزول مسیح کے مسئلہ کو قائم رکھا اور عیسائیوں کے حیات مسیح کے مسئلہ کو جائز رکھا تو اب کس قدر گستاخی و بے ادبی اور ہتک حضور ﷺ کی ہے کہ آپ نے شرک کے ایک مسئلہ کو جائز رکھا۔ اور مسیح کی حیات اس قدر طول وطویل عرصہ کی کیوں تسلیم کی اور اپنی امت کو ابتلاء میں ڈالا۔ مسئلہ نزول کو بھی کیوں باطل نہ قرار دیا۔ اور کیوں نہ فرما دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی دوسرے نبیوں کی طرح فوت ہو چکے ہیں۔ اور مردے کبھی اس دنیا میں واپس نہیں آتے اس لئے نزول مسیح کا اعتقاد غلط ہے۔ اور شرک ہے جیسا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا خدا کا بیٹا ہونا یا معبود ہونا شرک ہے۔ ویسا ہی عرصہ دراز تک اس کا زندہ رہنا اور پھر اصالتہً نزول شرک ہے۔ مگر حضور علیہ السلام نے ایسا نہیں کیا۔ لہٰذا دو صورتوں سے خالی نہیں۔ یا تو یہ اعتقاد شرک نہیں اس لئے رسول اللہ ﷺ نے جائز قرار دیا اور صحابہؓ کرام کو اسی عقیدہ پر رکھا۔ چنانچہ دجال والی حدیث میں صاف لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ نے ابن صیاد کو قتل کرنا چاہا تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ کو روک دیا کہ تو دجال کا قاتل نہیں دجال کا قاتل عیسیٰ بن مریم ہے جو بعد نزول اس کو قتل کرے گا۔ پھر دوسری حدیث معراج والی میں فرمایا کہ میں نے جب سب انبیاء علیہم السلام کو دیکھا تو قیامت کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بات ڈالی گئی۔ انھوں نے کہا کہ مجھے خبر نہیں۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر انھوں نے بھی لاعلمی ظاہر کی۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر۔ انھوں نے کہا کہ قیامت کی تو مجھ کو بھی خبر نہیں مگر اللہ تعالیٰ کا میرے ساتھ وعدہ ہے کہ میں زمین پر نازل ہو کر دجال کو قتل کروں گا۔ اور بعد ازاں قیامت آئے گی۔

الغرض اس مضمون پر بہت حدیثیں ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اصالتہً نزول فرمائیں گے جیسا کہ قرآن وانجیل سے بھی ثابت ہے۔ اور احادیث میں تو اترنے کی جگہ بھی



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/


فرما دی گئی ہے۔

طبرانی میں حدیث ہے۔ **ینزل عیسیٰ عند المنارة البیضاء شرقی دمشق** یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے مشرقی سفید مینار پر اتریں گے۔ چونکہ کذاب مدعیان مسیحیت ونبوت نے بھی ضرور ہونا ہے کیونکہ دو اولوالعزم پیغمبروں کی پیشگوئی ہے یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی فرمایا کہ جھوٹے مسیح بہت ہوں گے۔ اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے بھی فرمایا کہ میری امت سے تیس جھوٹے نبی ہوں گے۔ اس لئے یہ بھی ضروری تھا کہ کذاب مدعی ہوں تا کہ دونوں مرسل پیغمبروں کی پیشگوئیاں پوری ہوں۔

چنانچہ مفصلہ ذیل اشخاص مرزا صاحب سے پہلے گزرے ہیں جنہوں نے آنحضرت ﷺ کی تکذیب کی۔ اور نہایت بے باکی سے سچے رسولوں کو جھٹلایا۔ اور کہا کہ یہ عقلاً جائز نہیں کہ وہی عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئیں۔ کیونکہ وہ مر چکے ہیں۔ اصل مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صفات پر پیدا ہوگا۔ پس وہ شخص یعنی مسیح موعود میں ہوں۔

چنانچہ فارس بن یحییٰ، ابراہیم بزلہ، شیخ محمد خراسانی، بیسک، مسٹر وارڈ، جزیرہ جمکہ میں ایک حبشی، ملک روس میں ایک فرنگی نے دعویٰ کیا۔ (دیکھو مسلم جلی) ملک سندھ میں ایک شخص نے دعویٰ کیا (دیکھو مجمع البحار) یہ نو ۹ نام ہیں جنہوں نے عیسیٰ بن مریم، مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور بہت لوگ ان کے مرید اور پیرو ہو گئے۔ اور وہ بھی مرزا صاحب کی طرح کامیاب ہو کر اپنے آپ کو سچا موعود سمجھنے لگ گئے تھے۔ شاید کوئی مرزائی یہ کہے کہ انہوں نے صرف عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور مرزا صاحب نے عیسیٰ اور مہدی دونوں عہدوں کا دعویٰ کیا ہے اس لئے سچے ہیں۔ تو ہم یہ بھی بتا دیتے ہیں کہ ایک شخص نے جس کا نام احمد بن محمد تھا اس نے مہدی و مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ (دیکھو تاریخ ابوالفدا) اس کا نام احمد تھا نہ کہ غلام احمد۔ پس اس کا دعویٰ بہ نسبت مرزا صاحب بہت قوی ہے کیونکہ اس کا نام احمد تھا۔ اگر کوئی مرزائی کہے کہ


Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



مرزا صاحب کل انبیاء علیہم السلام کے مظہر تھے اس لئے سچے تھے اور ان کے متعدد دعوے تھے۔ تو ہم یہ بھی بتا دیتے ہیں کہ یہ بھی کذابوں کی چال ہے جو مرزا صاحب نے متعدد دعوے کیے۔ کرمتیہ مدعی کاذب نے بھی متعدد دعوے کئے تھے جو کہ معتمد کی خلافت میں مدعی نبوت گزرا ہے۔ وہ کہتا تھا کہ میں عیسیٰ ہوں، داعیہ ہوں، حجت ہوں، ناقہ ہوں، روح القدس ہوں، یحیٰی بن زکریا ہوں، مسیح ہوں، کلمہ ہوں، مہدی ہوں، محمد بن حنفیہ ہوں، جبرئیل ہوں (دیکھو خیر الخصائص ص ۱۷۵) ایسا ہی اگر مرزا صاحب نے دعویٰ کیا کہ میں عیسیٰ ہوں، مہدی ہوں، مثیل مسیح ہوں، رجل فارسی ہوں، مجدد ہوں، مصلح ہوں، آدم ہوں، مریم ہوں، کرشن ہوں وغیرہ وغیرہ تو یہ کذابوں کی چال ہے۔ صحابہ کرام سے لے کر تابعین و تبع تابعین میں سے ایک نہ بتا سکو گے کہ جس نے ایسے دعوے کئے ہوں۔ پس جیسے وہ کاذب تھے ایسے ہی مرزا صاحب تھے۔ غرض یہ دعاوی ہمیشہ سے ہوتے آئے ہیں اور خلافت اسلامی انہیں مٹاتی آئی ہے۔ ایسا ہی مرزا صاحب نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی صریح تکذیب کی۔ بلکہ نہایت دلیری سے کہا کہ عیسیٰ مرگیا۔ اور قرآن کی تیس آیات غلط معنی کر کے پیش کر دیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات قرآن سے ثابت ہے۔ اور رسول مقبول ﷺ کو (نعوذ باللہ) نہ تو قرآن آتا تھا اور نہ حقیقت مسیح موعود معلوم ہوئی تھی آپ نے یونہی فرما دیا کہ عیسیٰ میرا بھائی نبی اللہ ابن مریم آسمان سے اترے گا۔ اب ظاہر ہے کہ جیسا نو ۹ مدعیان مسیحیت پہلے گزرے جنہوں نے یہی کہا کہ عیسیٰ اصالتاً نہیں آ سکتا اور ہم بروزی رنگ میں مسیح موعود ہیں۔ ایسے ہی مدعی مرزا صاحب ہیں اور انہی کذابوں کی طرح اسلامی عقائد کی الٹ پلٹ کی۔

**اول:۔** انسان کا خدا ہونا جیسا کہ خود خدا بن گئے۔

**دوم:۔** خالق زمین و آسماں ہونا۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



**سوم**:۔ خالق انسان ہونا۔ (دیکھو کشف مرزا صاحب، مندرجہ کتاب البریہ ص ۷۹)

**چہارم**:۔ خدا کا تجسم یعنی مرزا صاحب نے اپنی پیشنگوئی پر خدا تعالیٰ کے دستخط کرائے اور خدا نے قلم جھاڑا تو سرخی کے قطرے مرزا صاحب کے کرتہ پر پڑے۔

(دیکھو حقیقۃ الوحی، نشان ۲۶)

**پنجم**:۔ خدا کی اولاد (دیکھو الہام مرزا صاحب) **انت منی بمنزلة اولادی** (حقیقۃ الوحی) **انت منی بمنزلة ولدی**۔

**ششم**:۔ خدا کا چہرہ اور خدا کا کھنگٹ۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ خدا مجھ سے کھنگٹ اٹھا کر ذرہ چہرہ ننگا کر کے باتیں کرتا ہے (دیکھو ضرورت الامام، مصنفہ مرزا صاحب)

**ہفتم**:۔ خدا کا حلول۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں ؎

آں خدائے کہ از واہل جہاں بے خبر ند — برمن جلوہ نمود است گر اہلی بپذیر

یعنی وہ خدا جو جہان کی نظروں سے دور ہے یعنی نظر نہیں آتا اس نے میرے میں جلوہ کیا ہے اگر تم اہل ہو تو قبول کرو۔

**ہشتم**:۔ اوتار کا مسئلہ۔ سیالکوٹ والے لیکچر میں لکھا ہے کہ میں کرشن جی کا اوتار ہوں۔ غرض یہ بہت طویل مضمون ہے یہاں گنجائش نہیں۔ نبوت و رسالت کے مدعی ہوئے، نمازیں جمع کیں، اپنے مریدوں کو مسلمانوں کے ساتھ نمازیں پڑھنے سے روک گیا۔ مسلمانوں کے جنازے پڑھنے سے منع کر دیا، رشتے ناطے منع کر دیئے، تمام انبیاء علیہم السلام اور بزرگوں کی ہتک کی اور ان پر اپنی فضیلت جتائی۔ آپ کا ایک شعر ہے ؎

آنچہ داد است ہر نبی راجام — داد آں جام را مرا بتمام

یعنی جو کچھ نعمت ہر ایک نبی کو دی گئی ہے وہ سب ملا کر مجھ اکیلے کو دی گئی ہے اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہے جاتے ہیں کہ میں کوئی نیا دین نہیں لایا۔ اجی حضرت! یہ نیا دین



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



نہیں تو اور کیا ہے جب نئے اوامر ونواہی اپنے مریدوں کو بتائے تو یہی نیا دین ہے۔

مرزا صاحب نے اپنے دعوے کی بنیاد حیات مسیح کے انکار پر رکھی۔ کیونکہ اصالتاً نزول کے واسطے حیات ضروری ہے۔ اسی واسطے انجیل، قرآن واحادیث حیات مسیح کے ثبوت میں یک زباں شاہد ہیں۔ مگر مرزا صاحب نے اس بحث کی بنیاد ایسے طریق پر رکھی کہ جیسے ہر ایک کاذب اپنا ہتھکنڈہ رکھتا تھا۔ اور اناپ شناپ سوال وجواب بنا رکھے ہیں کہ ہر ایک مرید اس میں بحث کرتا ہے۔ اور نصوص شرعی کی صریح مخالفت کرتے ہیں اور طعن وتمسخر اور ڈھکو سلے لگاتے ہیں حالانکہ کئی دفعہ شکست کھا چکے ہیں اور کچھ جواب نہیں دے سکتے اور نہ قرآن وحدیث سے کوئی سند پیش کی۔ کہ جس میں لکھا ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام مر گئے یا عیسیٰ علیہ السلام کو خدا نے موت دے دی اور نہ مرزا صاحب کو مسیح موعود ثابت کر سکتے ہیں۔ ہر ایک بات استعاری، اور مجازی ظلی وبروزی ہے۔ جب کہا جاتا ہے کہ مسیح موعود تو عیسیٰ بن مریم نبی اللہ ہے۔ جس کو رسول اللہ نے اپنا بھائی عیسیٰ فرمایا ہے۔ اور مرزا صاحب اپنے آپ کو کرشن کہتے ہیں کسی حدیث میں نہیں آیا کہ مسیح موعود میں کرشن بھی ہوگا۔ تو جواب ملتا ہے کہ ہر ایک صدی کے سرے پر ایک مجدد آیا کرتا ہے۔ جب کہا جاتا ہے کہ مجدد بدعتی نہیں ہوتا۔ اور مرزا صاحب نے اسلام میں بدعتیں نکالی ہیں۔ جیسا کہ ان کے ایجاد کردہ مسائل اوپر درج ہوئے تو کہتے ہیں کہ ایک رجل فارسی کی آمد کی پیشگوئی ہے۔ مرزا صاحب رجل فارسی تھے۔ حالانکہ وہ حدیث سلمان فارسی کے حق میں تھی۔ جس میں محمد رسول اللہ ﷺ نے سلمان فارسی کے حق میں فرمایا تھا کہ یہ شخص ایسا متلاشی حق ہے۔ اگر ایمان ثریا پر ہوتا تو وہاں سے بھی یہ رجل فارسی ایمان حاصل کرتا۔ یہ پیشگوئی ہرگز نہیں صرف سلمان فارسی کی تعریف ہے کہ وہ نہایت درجہ کا محقق ومتلاشی دین تھا۔ جس نے آخر تلاش کر کے کئی ایک دوسرے دین چھوڑ کر اسلام قبول کیا تھا۔ غرض مرزا صاحب کا ایک دعویٰ بھی با استقلال نہ تھا۔ اور



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



دعاوی بہت کچھ تھے جیسا موقع ہوتا ویسا جواب دیتے۔ عود احمد کا ڈھکوسلا آپ نے ایجاد کیا ہے بالکل غلط ہے۔ کیونکہ عود عیسیٰ علیہ السلام موعود ہے نہ عود غلام احمد واحمد ﷺ ذرا غور تو کرو کہ آنحضرت ﷺ نے عود عیسیٰ علیہ السلام کا فیصلہ کرنا تھا کہ اس کا عود کرنا درست ہے، یا نہیں۔ نہ یہ کہ احمد خود ہی اپنا دوبارہ آنا فیصلہ کر دیتا۔ دعویٰ تو ہو عیسیٰ علیہ السلام نبی اللہ کی نسبت اور حاکم ڈگری دے کہ میں ہی دوبارہ بروزی رنگ میں یعنی غلام احمد قادیانی بن کر آؤں گا۔ اور یہ میری ہی بعثت ثانی ہوگی۔ اس فیصلہ سے تو تمام حدیثیں نزول عیسیٰ علیہ السلام کی ردی ہو جاتی ہیں۔ اس فیصلہ میں تو سراسر لغویت ہتک محمد رسول اللہ ﷺ ہے کہ دعویٰ کچھ اور ہے اور فیصلہ کچھ اور۔ اگر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا یہ مطلب ہوتا کہ میری امت کا کوئی فرد امام ہوگا۔ اور وہی مسیح آخر الزمان ہوگا تو صاف فرما دیتے کہ حضرت عیسیٰ کا دوبارہ آنا باطل ہے۔ کیونکہ وہ فوت ہو چکا ہے اور جو فوت ہو جائے وہ دوبارہ دنیا میں نہیں آسکتا۔ جب سارے انبیاء آدم سے لے کر حضرت عیسیٰ تک فوت ہو چکے اور کسی ایک کا نزول نہیں ہوا تو عیسیٰ کی کیا خصوصیت ہے کہ وہ دوبارہ آئے۔ پس یہ باطل عقیدہ ہے کہ نزول مسیح کا مسئلہ جو انجیل میں ہے مانا جائے مسلمانوں کو ہرگز نہ ماننا چاہیے۔ مگر چونکہ آنحضرت ﷺ نے ایسا فیصلہ نہیں کیا بلکہ بالکل انجیل کے اس مسئلہ کی تصدیق فرمائی۔ اور وہ اس طرح کہ مسیح فوت نہیں ہوا۔ کیونکہ اگر فوت ہو جاتا تو بموجب نص قرآنی واپس نہ آتا جیسا کہ تمام دوسرے انبیاء میں سے کبھی کوئی واپس نہیں آیا پس عود کے واسطے حیات مسیح لازمی امر تھا۔ اس واسطے آنحضرت ﷺ نے حیات مسیح ثابت کی اور فرمایا **انہ لم یمت**۔

**دوم**:۔ اسم علم فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم نبی اللہ اور روح اللہ اور اخی فرمایا۔ یعنی اس قدر تمیزی الفاظ استعمال فرمائے کہ اس سے زیادہ ہو نہیں سکتے۔ پہلے عیسیٰ فرمایا اور پھر اس کی والدہ کا نام فرمایا کہ کوئی بروزی عیسیٰ نہ بن بیٹھے اور لوگ دھوکہ نہ کھا جائیں۔ اور ابن مریم اس واسطے



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



فرمایا کہ اس کا باپ نہ تھا۔اور پھر نبی اللہ فرمایا کہ کوئی امتی مسیح موعود ہونے کا دعویٰ نہ کر بیٹھے۔اور پھر روح اللہ فرمایا تا کہ معلوم ہو کہ نبی ناصری کا ہی نزول ہوگا جس کا لقب روح اللہ تھا۔اور پھر اَخِیْ کے لفظ سے خاص کر کے امتی سے مستثنٰی کر دیا۔کیونکہ امتی محمد رسول اللہ ﷺ کا بھائی نہیں ہو سکتا۔مگر مرزا صاحب اور ان کے مریدوں کی دلیری دیکھئے کہ ایک غلام احمد کو نبی اللہ اور برادر محمد بنا کر کس قدر محمد رسول اللہ ﷺ کی ہتک اور تکذیب کی جاتی ہے کہ ہر ایک بات کو جھٹلایا جاتا ہے۔اور اس کی تاویل بعید از عقل ونقل کی جاتی ہے کہ انجیل وقرآن کا مطلب (نعوذ باللہ) محمد رسول اللہ ﷺ نہ سمجھے اور نہ انہوں نے صحیح فیصلہ کیا۔صحیح فیصلہ یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اب جاتا ہوں اور پھر قیامت کے قریب آؤں گا۔اور قرآن نے بھی ﴿وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ فرما کر تصدیق فرمادی تھی سب غلط ہے۔مطلب تو یہ تھا کہ غلام احمد قادیانی بروزی رنگ میں آیا اور یہی مسیح موعود ہے۔

اب ہم مختصر طور پر مسئلہ بروز کی حقیقت لکھتے ہیں تا کہ معلوم ہو کہ مسئلہ بروز ایسا ہی باطل ہے جیسا کہ مسئلہ اوتار وتناسخ باطل ہے۔اسلامی مسئلہ ہرگز نہیں۔شیخ بوعلی سینا نے ''شفا'' میں اور قطب الدین شیرازی نے ''شرح حکمت الاشراق'' میں لکھا ہے کہ بعض حکما بروز وکمون کے قائل تھے۔ان کا قول ہے کہ **استحالہ فی الکیفیت** ممکن نہیں مثلاً پانی گرم کیا جاتا ہے تو یہ نہیں سمجھا جائے گا کہ اس کی برودت جاتی رہی۔اور بجائے اس کے اس میں کیفیت حرارت آگئی۔اس لئے کہ حرارت وبرودت وغیرہ کیفیات اولیہ محسوسہ عناصر کی صور نوعیہ ہیں اور ممکن نہیں کہ صور نوعیہ فنا ہونے پر بھی حقائق نوعیہ باقی رہیں۔پھر پانی جو گرم ہو جاتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ پانی میں حرارت بھی کامن یعنی پوشیدہ تھی۔جب حرکت جو باعث حرارت ہے اس کو لاحق ہو یا آگ اس سے متصل ہو تو وہ حرارت ظاہر ہو جاتی ہے جو اس میں کامن تھی الخ۔ (ازالۃ الاوہام، حصہ اول، ص ۳۰۳)



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



اس اختصار سے معلوم ہوا کہ بروز مسئلہ اسلامی نہیں بلکہ مادہ پرست حکما کا مسئلہ ہے مرزا صاحب نے مسئلہ بروز کو صرف اپنی خاطر مانا ہے۔ اور اسی مسئلہ کی بنا پر خدا بنے۔ رسول بنے بلکہ جملہ انبیاء علیھم السلام کے بروز بنے۔ اور آخر کرشن جی بھی بنے۔ مگر حقیقت میں کچھ بھی نہ تھے۔ جیسا کہ سابقہ عبارت سے ظاہر ہے ایک وجود سے باہر سے کوئی چیز موثر نہیں ہوسکتی صرف اس کے اتصال سے کیفیت کا بدلنا عارضی طور پر ہوتا ہے۔ اور جب وہ اتصال دور ہو تو وہ کیفیت بھی دور ہو جاتی ہے۔ مثلاً جب تک لوہا آگ میں رہے گا تب تک اس میں حرارت رہے گی جب آگ سے دور ہوا تو پھر اپنی اصلی صفت وخواص پر آ جاتا ہے۔ پس مرزا صاحب بھی جب تک اتصال خیالی ووہمی سے رسول و نبی کے قریب ہوئے اس کی صفت عارضی طور پر مرزا صاحب نے اپنے آپ میں تصور کر لی۔ اور جب وہ تصور دور ہوا تو بروز کے اصول کے مطابق مرزا صاحب کی بھی کیفیت رسالت ونبوت ومسیحیت ومہدویت جاتی رہی اور پھر مرزا غلام احمد کے غلام احمد رہ گئے۔ پس حقیقی طور پر نہ تو مرزا صاحب عیسیٰ بن مریم ہوئے اور نہ ابن مریم ہو کر نزول کیا۔ صرف اپنے آپ کو ایک تصوری اور وہمی صفات سے متصف بنا کر مدعی ہوئے جو کہ عارضی طور سے بروزی رنگ میں رنگین ہو کر اس شغال کی طرح جو نیل کے مٹکے میں گر گیا تھا اور اپنے آپ کو عجیب الخلقت تصور کر کے جنگل کا بادشاہ جانتا تھا۔ اسی طرح مرزا صاحب نے بھی اپنے آپ کو قوت خیالی سے عیسیٰ بن مریم سمجھ کر مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور یہ خیال نہ کیا کہ اس میں محمد رسول اللہ ﷺ کی اور انجیل اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تکذیب ہے۔ کیونکہ جب ان کا فیصلہ ناطق ہے کہ وہی عیسیٰ بن مریم دوبارہ آئے گا نہ کہ اس کا کوئی مثیل۔ اگر مثیل کوئی سچا مسیح موعود ہوتا تو اب تک جو آٹھ/نو مدعیان مسیحیت گزرے ہیں کوئی تو سچا نکلتا۔ اور چونکہ مسیح کا عود قیامت کی نشانی تھی تو قیامت بھی آ گئی ہوتی۔ مگر قیامت نہیں آئی۔ دنیا کا سلسلہ اس طرح جاری



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



ہے حالانکہ پہلے مدعیان کاذب بڑے بڑے کامیاب بھی ہوئے انھوں نے مثیل ہونے کا ثبوت بھی دیا کہ جو کام خارق عادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کرتے تھے وہ کر کے بھی دکھائے۔ چنانچہ ”کتاب المختار“ میں لکھا ہے کہ معتز باللہ کے زمانہ میں ایک شخص جس کا نام فارس ابن یحییٰ تھا مصر کے علاقہ میں نبوت کا دعویٰ کر کے عیسیٰ علیہ السلام کا مثیل بن بیٹھا تھا اور کہتا کہ میں مردوں کو زندہ کر سکتا ہوں۔ اور ابرص اور جذامی واندھے کو شفا دے سکتا ہوں۔ چنانچہ طلسم وغیرہ تدابیر سے ایک مردہ کو زندہ بھی کر دکھایا۔ اسی طرح ”برص“ وغیرہ میں بھی تدابیر سے کام لے کر بظاہر کامیاب ہوگیا۔ (افادۃ الافہام، حصہ اول، ص ۳۶۱)

مرزا صاحب سے تو اس کے مقابلہ میں کچھ بھی نہ ہو سکا۔ جب عبداللہ آتھم نے مباحثہ میں مرزا صاحب سے کہا کہ آپ جو مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ مسیح تو بیماروں کو اچھا کرتے تھے آپ بھی ایک آدھ مریض کو اچھا کر کے دکھائیں تاکہ معلوم ہو کہ آپ کی دعا مسیح کی طرح قبول ہوتی ہے اور بغیر دوا کے خدا ان کو شفا دیتا ہے تاکہ آپ کا مثیل مسیح ہونا تصدیق ہو۔ مرزا صاحب نے جواب دیا کہ آپ کی انجیل میں لکھا ہے کہ اگر آپ کا ایمان رائی بھر بھی ہو تو آپ پہاڑ کو جگہ سے ہلا سکتے ہیں۔ آپ پہاڑ کو جگہ سے ہلا کر دکھائیں تو میں ان مریضوں کو اچھا کروں گا۔ کیا خوب جواب ہے یہ۔ جس کا مطلب صاف یہ ہے کہ جیسے تم جھوٹے عیسائی ہو کہ پہاڑ کو اپنے ایمان کے وسیلے سے نہیں ہلا سکتے ایسا ہی میں بھی جھوٹا مسیح ہوں کہ مریضوں کو اچھا نہیں کر سکتا۔ مرزا صاحب کو الزامی جواب دینے میں کمال حاصل تھا۔ مگر وہ یہ نہ جانتے تھے کہ الزامی جواب ایک طرح کا اقرار ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص دوسرے کو کہتا ہے کہ تو کانا ہے۔ اور دوسرا اس کو جواب دیتا ہے کہ تو اندھا ہے اور اس کا اندھا اور کانا ہونا ثابت بھی کر دے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ میں کانا ضرور ہوں مگر تو مجھ سے زیادہ عیب دار ہے۔ اسی طرح الزامی جواب دینے والا اپنے عیب کا اقرار کر کے



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



دوسرے کو الزام دیتا ہے۔ مرزا صاحب چونکہ خود معجزہ نمائی سے خالی تھے اور دعا کا قبول نہ ہونا یقینی تھا۔ وہ جانتے تھے کہ نہ ان کی دعا قبول ہوگی نہ مریض شفا پائیں گے لہٰذا عبداللہ آتھم کو الزامی جواب دے کر ٹال دیا۔ اس کے بعد مرزا صاحب نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ تو بحال رکھا مگر معجزات مسیح کو مسمریزم کہہ دیا اور ساتھ ہی یہ کہہ دیا کہ اگر میں اس عمل کو مکروہ نہ سمجھتا تو مسیح سے بڑھ کر عجوبہ نمایاں دکھاتا۔ چونکہ مرزا صاحب مسمریزم سے بھی کوئی معجزہ نہ دکھا سکتے تھے اس لئے پیشبندی کے طور پر کہہ دیا کہ یہ مکروہ کام ہے تاکہ کوئی یہ نہ کہہ دے کہ حضرت آپ مسمریزم سے ہی کچھ کر کر دکھاؤ۔ مرزا صاحب کا معجزات مسیح کو ایک مکروہ فعل قرار دینا ایسی بے جا حرکت ہے کہ جس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مکروہ کام کرنے کے ملزم ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ ایک اولوالعزم پیغمبر سے مکروہ کام کراتا ہے۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے (نعوذ باللہ) مکروہ کام کیا۔ جب رسول و نبی مکروہ کام کرے تو عام لوگوں کا کہاں ٹھکانا ہے۔

**دوم**:۔ الزام خدا پر آیا کہ اس نے اپنے ایک رسول سے مکروہ کام کرایا اور اور منع نہ کیا۔ حالانکہ اس سے باتیں کرتا تھا۔

**سوم**:۔ قرآن مجید نے بھی غلط تصدیق کی کہ فرماتا ہے۔ ﴿**فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ**﴾ یعنی حضرت جب احمد ﷺ معجزات کے ساتھ آیا تو کفار نے کہا کہ یہ تو جادو ہے کھلا کھلا۔ (نعوذ باللہ) قرآن اور محمد نے بھی جھوٹ کہا۔ یہ ہے اثر مرزا صاحب کی دریدہ ذہنی کا۔ چونکہ مرزا صاحب خود خالی تھے اس لئے انبیاء علیہم السلام کے معجزات سے بھی انکار کر دیا۔ تاکہ نبوت کا دعویٰ سن کر کوئی معجزہ نہ طلب کرے۔

ان تمام حالات سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ مرزا صاحب نہ مسیح موعود تھے۔ نہ احمد تھے اور نہ ان کا من گھڑت دعویٰ کہ میں مظہر جملہ انبیاء ہوں۔ درست تھا۔ اور نہ



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



وہ جلالی محمد اور جمالی احمد تھے مصرع

بناوٹ کی تھی ساری کاریگری

اب تو ثابت ہوا کہ آپ کی یہ دلیل کہ العود احمد سے مسیح موعود مراد ہے بالکل غلط ہے۔عود عیسیٰ علیہ السلام موعود تھا نہ کہ عود احمد ﷺ۔اور اگر مدعیان مسیحیت پر غور کریں تو مرزا صاحب سے بڑھ کر دعویٰ کرنے والے مرزا صاحب سے بڑھ کر ایسے کامیاب گزرے ہیں جنھوں نے سلطنتیں اپنی دعویٰ مسیحیت اور مہدویت کی بدولت قائم کر لیں۔اور اس قدر کامیاب رہے کہ تین سو برس تک ان کے خاندان میں سلطنت قائم رہی۔دیکھو تومرت ،محمد احمد ،حسن بن صباح جو چپیس و چالیس برس تک دعویٰ نبوت و رسالت و مہدویت کے ساتھ زندہ رہے۔اور مرزا صاحب کی دلیل **لاتقول** والی کو کہ جھوٹے مفتری کو مہلت نہیں ملتی باطل ثابت کر گئے۔پس یہ دسواں ثبوت بھی آپ کا ردی ہے۔

**دوسری دلیل**:۔ آپ کی اس پیشگوئی کے مصداق ہونے کی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ﴿**فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَیِّنَاتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ**﴾۔"پس جب وہ رسول کھلے کھلے نشانات کے ساتھ آئے گا تو لوگ ان دلائل و براہین کو سن کر (جو وہ دے گا) کہیں گے کہ یہ تو سحر مبین یعنی کھلا کھلا فریب ہے یا جادو"۔اور ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح موعود سے یہی سلوک ہو ہے۔الخ۔ (انوار خلافت،ص۲۰)

**الجواب**:۔یہ ترجمہ آیت کا جو آپ نے کیا غلط ہے۔کیونکہ ﴿**فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَیِّنَاتِ**﴾ میں جآء ماضی کا صیغہ ہے اور جآء میں جو ضمیر مستتر ہے وہ ایسے رسول کی طرف راجع ہے جو آچکا ہے نہ کہ آئندہ زمانہ میں آئے گا۔یہ قرآن شریف کا معجزہ ہے کہ خواہ کوئی خودغرض کیسا ہی دھوکہ دینا چاہے الفاظ قرآن ،ترکیب معنوی و ترتیب لفظی فوراً اسے باطل کر دیتی ہے اور دیکھنے والے کو فوراً معلوم ہو جاتا ہے کہ اس جگہ قائل ﴿**یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ**



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



﴿مَوَاضِعِهٖ﴾ کا مرتکب ہوا ہے۔

اب ہم قرآن مجید کی پوری آیت لکھتے ہیں اور اس کا صرف لفظی ترجمہ کر دیتے ہیں تا کہ ناظرین خود سوچ لیں اور فیصلہ کر لیں کہ میاں صاحب نے کس قدر دلیری کی ہے اور تفسیر بالرائی کے مرتکب ہوئے ہیں جو فرماتے ہیں کہ وہ رسول آئے گا۔

﴿وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ﴾ اور جب کہا عیسیٰ بیٹے مریم نے ﴿يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ﴾ اے بنی اسرائیل تحقیق میں اللہ کا رسول ہوں طرف تمہاری تصدیق کرنے والا توریت کو جو کہ میرے ہاتھ میں ہے ﴿وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ﴾ اور بشارت دینے والا ساتھ ایک رسول کے جو میرے بعد آئے گا نام اس کا احمد ہوگا۔ ﴿فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ﴾ پس جب آیا وہ پاس ان کے ساتھ معجزوں کے ﴿قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ﴾ تو کہا انہوں نے (بنی اسرائیل) نے کہ یہ تو جادو ہے کھلا کھلا۔

اس آیت شریف میں دو ماضی کے صیغے ہیں ایک قال اور دوسرا جآء ان دونوں ماضی کے صیغوں میں جو ضمیریں واحد کی ہیں ان میں سے پہلی ضمیر کا مرجع حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں جو کہ آیت میں مذکور ہیں۔ دوسری ضمیر کا مرجع رسول ہے جو کہ اسی آیت میں مذکور ہے۔ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جس رسول کی بشارت دی تھی جب وہ رسول آیا اور معجزات دکھائے تو کفار نے کہا کہ "یہ جادو ہے کھلا کھلا" یعنی صاف جادو ہے اس کی باتوں میں اس قدر جادو ہے کہ جو اس سے گفتگو کرتا ہے اسکے دام میں آ جاتا ہے اسکے پاس ایک کتاب ہے وہ کتاب ایسی سحر انگیز ہے کہ جس نے اسے پڑھا وہ فریفتہ ہو گیا۔ چنانچہ محمد ﷺ نے جب عتبہ کو قرآن ﴿حٰمٓ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ﴾ تک سنایا تو عتبہ کے دل پر کلام ربانی کی



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



وہ تاثیر ہوئی کہ محو ہو کر سنتا رہا اور آخر چپکے سے اٹھ کر چل دیا۔ سرداران قریش جو نتیجہ ملاقات کے بخت منتظر تھے جا کر ان کو عتبہ نے اطلاع دی کہ میں ایسا کلام سن کر آیا ہوں جو نہ تو شعر ہے نہ سحر ہے اور نہ کہانت۔ میں تم کو یہی صلاح دیتا ہوں کہ محمد ﷺ کو کچھ نہ کہو۔ سردار بولے یہ بھی سحر زدہ ہو گیا۔ اس تاریخی واقعہ سے ثابت ہے کہ محمد ﷺ کو کفار ساحر کہتے تھے پس ﴿فَلَمَّا جَآءَهُم بِالْبَيِّنَاتِ﴾ میں جو ضمیر ہے وہ حضرت محمد ﷺ کی طرف راجع ہے۔ اور انہی کو ساحر کہا گیا ہے نہ کے مرزا صاحب۔ جن کو کافر، دجال، فرعون وہامان وغیرہ وغیرہ کہا گیا۔ (النبی والاسلام ص ۲۵۸)

خواجہ کمال الدین صاحب اپنی کتاب "اسوۂ حسنہ ص ۱۵" میں لکھتے ہیں کہ قریش آنے والوں کو اطلاع دیتے کہ محمد نامی ایک ساحران میں پیدا ہوا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ جس رسول کی بشارت عیسیٰ نے دی تھی اس رسول کو ساحر کہا گیا۔ اور وہ رسول بنی اسرائیل میں آنے والا تھا۔ کیونکہ جآء ھم کی ضمیر صاف بتا رہی ہے کہ وہ رسول جس کی بشارت بنی اسرائیل کو حضرت عیسیٰ نے دی تھی جب وہی رسول بنی اسرائیل میں آیا تو انہوں نے قبول نہ کیا۔ مرزا صاحب اسکے مصداق ہرگز نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ یہ بنی اسرائیل میں نہیں آئے۔ مرزا صاحب کے مد مقابل آریہ، عیسائی، سکھ و ہندو وغیرہ ہندوستانی و پنجابی تھے۔ اس واسطے استقبال کے معنی کرنا ہرگز درست نہیں۔ کیونکہ پھر آیت کے یہ معنی ہوں گے کہ "جس وقت کہے گا عیسیٰ بیٹا مریم کا کہ اے بنی اسرائیل میں اللہ کا رسول ہو کر تمہاری طرف آیا ہوں تصدیق کرنے والا تورات کا جو میرے ہاتھ میں ہے اور بشارت دینے والا ایک رسول کی جس کا نام احمد ہے اور جس وقت وہ آئے گا تو لوگ کہیں گے (یعنی بنی اسرائیل) کہ یہ تو جادو ہے ظاہر کھلا ہوا ان معنوں سے تو محمد ﷺ کی نبوت بھی جاتی ہے۔ نحوی غلطی کو جانے دو اور مفسرین کے اجماع کو بالائے طاق رکھو۔ مگر یہ تو بتاؤ کہ عیسیٰ



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/


نے تو ابھی کہا ہی نہیں۔تو پھر نہ محمد ﷺ رسول ہوئے اور نہ مرزا صاحب ان کے مظہر ہوئے۔

**دوم**:۔ آپ اقرار کر چکے ہیں کہ محمد ﷺ بھی اس پیشگوئی کے مصداق ہیں اور مرزا صاحب بھی۔تو یہ صریح غلط ہے۔کیونکہ ایک رسول کی بشارت ہے نہ کہ دو رسولوں کی۔پس دونوں میں سے ایک سچا رسول ہوگا۔

**سوم**:۔ آپ کا یہ فرمانا بھی صحیح نہیں کہ آئندہ کی بات کو بیسیوں جگہ قرآن کریم میں ماضی کے پیرایہ میں بیان فرمایا ہے۔حتیٰ کہ بعض جگہ دوزخیوں اور جنتیوں کے اقوال کو ماضی کے صیغہ میں ادا کیا ہے۔کیا خوب آپ نے خود ہی اس اعتراض کا جواب دے دیا ہے کہ دوزخیوں اور جنتیوں کے اقوال کو ماضی کے صیغوں میں ادا کیا ہے۔اس سے کس کو انکار ہے مگر یہ طرز قرآن کریم نے صرف قیامت اور روز جزا کے واسطے خاص اختیار کی ہے۔جس کے یہ معنی ہیں کہ جس طرح گذشتہ زمانے کی باتوں پر یقین ہوتا ہے اسی طرح قیامت کے آنے اور جزا سزا کا امر یقینی ہے۔یہ خصوصیت صرف یوم آخرت کے امر یقینی ثابت کرنے کے واسطے ہے جیسا کہ ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا وَقَالَ الْإِنسَانُ مَا لَهَا﴾ سے ظاہر ہے نہ کہ ہر جگہ جو ماضی کا قصہ گزرا ہوا ہے اور قرآن شریف اس کو عبرت کے واسطے بیان کرتا ہے وہ بھی خواہ مخواہ ماضی کے قصے استقبال کے سمجھے جائیں۔کیا ﴿وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ﴾ کے معنی آپ یہ کرتے ہیں کہ جب خدا تعالیٰ فرشتوں کو آدم کے سجدے کے واسطے کہے گا، یا ﴿أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ﴾ کے معنی یہ کر سکتے ہیں کہ جب شیطان انکار اور تکبر کرے گا۔ہرگز نہیں۔تو پھر آپ حضرت عیسیٰ کے قصہ میں (جو مذکور ہو رہا ہے) صیغہ ہائے ماضی کے معنی کس طرح مستقبل کے کرتے ہیں کہ ایک رسول آئے گا کہ اس کا نام احمد ہوگا۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



**چہارم**:۔ یہ بالکل غلط ہے کہ مرزا صاحب نے کوئی معجزہ دکھایا اور لوگوں نے اسے جادو کہا۔ مرزا صاحب تو معجزات کو محال عقلی وخلاف قانون قدرت کہہ کر انکار کرتے تھے۔ بلکہ مرزا صاحب تو ایسے زمانہ روشنی علم میں مدعی ہوئے کہ کوئی شخص جادو طلسم وغیرہ محالات عقلی کا قائل ہی نہیں۔ اور مرزا صاحب خود بھی نیچری خیالات کے تھے۔ چنانچہ حضرت محمد ﷺ کے معراج جسمی کے بباعث اثر نیچریت ہی کے منکر تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کیلئے پرندوں کے زندہ ہونے سے انکار کیا۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے مردے زندہ کرنے اور مریضوں کو اچھا کرنے سے انکار کیا۔ معجزہ شق القمر کے واقع ہونے سے انکار کیا اور عقلی معجزہ کہا غرض کہ جب وہ خود معجزات سے انکاری تھے تو پھر انکا معجزہ دکھانا اور لوگوں کا انکار کرکے ﴿**سِحْرٌ مُّبِيْنٌ**﴾ کہنا کیا معنی رکھتا ہے۔ مرزا صاحب سے ایک معجزہ بھی ظہور میں نہیں آیا ہاں البتہ رمل ونجوم سے انہوں نے پیشگوئیاں کیں جو سب جھوٹی نکلیں۔ بلکہ تین پیشگوئیاں مرزا صاحب نے معیار صداقت مقرر کیں۔ محمدی بیگم کے نکاح والی، احمد بیگ کے داماد کی وفات والی، مولوی ثناءاللہ امرتسری کی وفات والی، سب جھوٹی نکلیں۔ یہ بالکل غلط اور خلاف واقعہ ہے کہ مسلمان مرزا صاحب کے نشان کو جادو کہتے تھے۔ مسلمان، آریہ، عیسائی جن کے متعلق مرزا صاحب نے پیشگوئیاں کیں اور وہ جھوٹی نکلیں انہوں نے مرزا صاحب کو کاذب کہا۔ علمائے اسلام نے ان کو کافر کہا مفتری ودجال کہا۔ چنانچہ وہ خود لکھتے ہیں (دیکھو حقیقۃ الوحی، ص ۳۰۳ نشان ۱۷۳) چراغ دین جموں والے نے مرزا صاحب کو دجال کہا۔ ڈاکٹر عبدالحکیم نے مرزا صاحب کو جو کچھ کہا مرزا صاحب خود "حقیقۃ الوحی" میں بعد ص ۳۹۲ کے زیر عنوان "خدا سچے کا حامی ہو" لکھتے ہیں کہ۔ ڈاکٹر عبدالحکیم نے رسالہ "المسیح الدجال" میں میرا نام کذاب، مکار، شیطان، دجال، شریر، حرام خور رکھا ہے۔ بابو الٰہی بخش مرحوم نے مرزا صاحب کو فرعون کہا۔ (حقیقۃ الوحی، ص ۱۴۲) میں مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ بابو الٰہی بخش نے بار بار لکھا کہ مجھ کو



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



الہام ہوتے ہیں کہ یہ شخص یعنی مرزا صاحب کذاب اور دجال اور مفتری ہے۔ مولوی عبدالرحمٰن محی الدین لکھو کے والے لکھتے ہیں کہ اس عاجز نے دعا کی کہ **یا خبیر اخبرنی** یعنی مجھے خبر دیجئے کہ مرزا کا کیا حال ہے۔ تو خواب میں یہ الہام ہوا ﴿**اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خَاطِئِيْنَ**﴾ یعنی مرزا صاحب فرعون وہامان اور ان کے لشکر خطا کار ہیں (حقیقۃ الوحی، زیر عنوان "خدا بیچے کا حامی ہو" ص ۱۹) یہ مرزا صاحب کی اپنی تحریرات سے ثابت ہے کہ ان کو ان کے مقابل کے لوگ دجال، کذاب، شریر، حرام خور، فرعون وغیرہ وغیرہ کہتے تھے۔ کسی ایک نے بھی یہ نہیں کہا کہ مرزا صاحب نے جادو کر کے یہ کام کر دکھایا۔ انہوں نے تو کچھ کیا ہی نہیں۔ اس مصری مسیح کی طرح اگر کوئی مردہ طلسم سے ہی زندہ کر دکھاتے، اندھوں اور لولوں، لنگڑوں کو مسمریزم سے ہی شفا دے دیتے تو شائد کوئی دیکھ کر جادوگر کہہ دیتا۔ مگر مرزا صاحب تو ایسے زمانہ میں مدعی ہوئے کہ علمی روشنی کا زمانہ تھا جس سے متاثر ہو کر خود مرزا صاحب سحر و طلسم و شعبدہ وغیرہ تعویذ گنڈے کے قائل نہ تھے۔ خلاف قانون قدرت و محال عقلی امور عجوبہ کو مانتے تک نہ تھے تو پھر آپ کا یہ کہنا کہ مرزا صاحب کو لوگوں نے جادوگر کہا۔ بالکل غلط ہے۔

مرزا صاحب سے نہ کبھی کوئی معجزہ ظہور میں آیا اور نہ کسی نے ان کو ساحر کہا۔

مرزا صاحب اپنی سچائی کے ثبوت میں ہمیشہ پیشگوئیاں پیش کرتے رہے جو کہ جھوٹی نکلتی رہیں اور تاویلات بعید از عقل کر کے آبلہ فریبی کرتے رہے۔ انکے مرید بھی انہی کی پیروی میں خواہ مخواہ الفاظ پیشگوئی کے الٹے پلٹے معنی کر کے کوئی واقعہ یا حادثہ وقوع میں آئے تو مرزا صاحب کے شاعرانہ تخیلات وعبارت سے نکال کر شور محشر برپا کر دیتے ہیں کہ یہ دیکھو مرزا صاحب نے اتنے برس پہلے یہ پیشگوئی کی تھی جو اب پوری ہوئی انور کی نے مرزائیوں کے حق میں کئی سو برس پہلے پیشگوئی کر رکھی ہے۔ **وھو ھذا**

ے



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



ہر ملائکہ زآسماں آید گرچہ بر دیگرے قضا باشد
بزمیں نارسدہ ے پرسد خانۂ قادیاں کجا باشد

انوری نے اجتہادی غلطی سے "خانۂ انوری کجا باشد" لکھا ہے کیونکہ اس کو یہ سبب نہ ہونے نمونہ کے حقیقت حال معلوم نہ تھی۔ اب قادیانیوں کا نمونہ موجود ہے۔ ہم نے اصلاح کردی ہے۔ جس طرح مرزا صاحب نے دجال و مسیح موعود کی اصلاح کی ہے۔ آج کل مرزا صاحب کی نظم میں سے (جس کے ۲۰۸ شعر ہیں) چند شعر لے کر ان میں سے صرف زار کا لفظ لے لیا ہے کہ زار کا لفظ مرزا صاحب نے بارہ برس پہلے بتایا تھا حالانکہ مرزا صاحب نے زار کا لفظ فقط اپنے قافیہ زار کی تجنیس خطی کے لحاظ سے لکھا تھا اور یہ پیشگوئی ۱۹۰۵ء میں زلزلہ کی نسبت کی تھی جو کہ حسب معمول پوری نہ ہوئی۔ اب دس بارہ برس کے بعد اتفاقاً جنگ یورپ شروع ہوئی اور حسب معمول جیسا کہ جنگ کے زمانہ میں ہوا کرتا ہے کہ کوئی تخت سے اتارا جاتا ہے اور کوئی بٹھایا جاتا ہے۔ شہنشاہ روس تخت سے علیحدہ کیا گیا یا وہ خود الگ ہوا تو مرزائی صاحبان نے جو موقعہ کے منتظر تھے جھٹ ہندوستان و پنجاب میں شور مچا دیا کہ مرزا صاحب کی پیشگوئی پوری ہوئی کہ زار کی حالت زار ہوئی۔ حالانکہ مرزا صاحب زلزلہ کی مصیبت کی گھڑی کی تکالیف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ع

"زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار"

جیسا کہ اوپر لکھ آئے ہیں کہ ع

"یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے"

یعنی ایک ایسا زلزلہ آئے گا کہ اس گھڑی کی مصیبت کے حال زار سے کوئی نہ بچے گا چاہے اس وقت زار روس ہی ہو تو وہ بھی حال زار میں ہوگا۔ جنگ کی پیشگوئی ہرگز نہ تھی، بلکہ مرزا صاحب تو اپنے کو صلح کا شہزادہ کہتے تھے پھر جنگ کی پیشگوئی کیسے ہو سکتی ہے۔ ہم



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



نے ایک ٹریکٹ میں جس کا نام "ایک عظیم الشان مغالطہ کا ازالہ" ہے اس میں مفصل لکھا ہے اور مرزا صاحب کے اقوال سے ثابت کیا ہے کہ یہ پیشگوئی زلزلہ کی تھی۔ جب ہمارا ٹریکٹ شائع ہو چکا تھا تو میاں محمود صاحب کا ٹریکٹ پہنچا جس میں وہی پرانی باتیں جو ہزاروں دفعہ وہ لکھ چکے ہیں کہ دنیا میں جب فسق و فجور رہوتا ہے تو نبی آتا ہے اور مرزا صاحب چونکہ نبی تھے اس لئے یہ پیشگوئی زار روس کی معزولی کی ان کی صداقت پر دلیل ہے۔ اس لئے اس جگہ مناسب ہے کہ میاں محمود صاحب کا جواب ان کے والد صاحب (مرزا غلام احمد قادیانی) کی تحریرات سے ہی دیا جائے۔ تا کہ ان کو معلوم ہو کہ وہ بالکل غلطی پر ہیں اور اس زلزلہ کی پیشگوئی کو جنگ کی پیشگوئی ظاہر کر کے مسلمانوں کو مغالطہ دیتے ہیں۔ جب مرزا صاحب نے خود فیصلہ کر دیا ہے کہ یہ پیشگوئی زلزلہ کی نسبت ہے۔ اور یہ زلزلہ میری زندگی میں آئے گا اور یہ زلزلہ میری سچائی کی دلیل ہوگا۔ وہ زلزلہ مرزا صاحب کی زندگی میں نہ آیا اور مرزا صاحب جھوٹے ثابت ہوئے۔ اور لطف یہ کہ اپنی ہی مقرر کردہ معیار سے کاذب قرار پائے اور مر بھی گئے۔ ان کے مرنے کے بعد جو جنگ ہوئی وہ جنگ کیوں کر زلزلہ تصور کر کے مرزا صاحب کو سچا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ع

مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد

کا مصداق ہے۔ مرزا صاحب خود تو فرمائیں کہ میری زندگی میں زلزلہ آئے گا اور میری صداقت ظاہر ہوگی۔ اور میاں صاحب اپنے والد کے برخلاف کہیں کہ یہ جنگ کی پیشگوئی تھی مرزا صاحب کی سخت ہتک اور تکذیب ہے۔ مرزا صاحب کی اصل عبارت ذیل میں درج کی جاتی ہے تا کہ کسی مرزائی کو کوئی حیل و حجت کرنے کا موقعہ نہ رہے۔

اب میں یہ پیشگوئی "زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار" لکھی ہے اس میں یہ لکھا ہے۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



**اول**:۔ایسا ہی آئندہ زلزلہ کی نسبت جو پیشگوئی کی گئی ہے وہ کوئی معمولی پیشگوئی نہیں اگر وہ آخر کو معمولی بات نکلی یا میری زندگی میں اس کا ظہور نہ ہوا تو میں **خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں**

(ضمیمہ براہین، حصہ پنجم، ص ۹۲ سطر ۲۰ سے ص ۹۳ تک)

اب بتاؤ کہ یہ جنگ مرزا صاحب کی زندگی میں ہوئی؟ ہرگز نہیں۔تو پھر خوف خدا کرو کہ جو جنگ دس برس کے بعد ہوئی وہ زلزلہ کیوں کر ہوا۔اور مرزا صاحب کیوں کر سچے نبی ثابت ہوئے؟

**دوم**:۔ آئندہ زلزلہ کی نسبت جو میری پیشگوئی ہے اس کو ایسا خیال کرنا کہ اس کے ظہور کی کوئی بھی حد مقرر نہیں کی گئی۔یہ خیال سراسر غلط ہے۔کیونکہ بار بار وحی الٰہی نے مجھے اطلاع دی ہے کہ وہ پیشگوئی میری زندگی میں اور میرے ہی ملک میں اور میرے ہی فائدہ کے لئے ظہور میں آئی گی۔ (براہین، حصہ پنجم کا ضمیمہ ص ۹۷ س ۴)

اب ایمان سے بتاؤ کہ مرزا صاحب تو کہتے ہیں کہ میرے ملک یعنی پنجاب میں زلزلہ آئے گا اور میری زندگی میں آئے گا۔اور جنگ ہوئی یورپ میں۔یہ خدا کا انصاف ہے کہ انکار تو مرزا صاحب کا کریں اہل پنجاب اور پکڑا جائے زار روس۔ایسی سکھا شاہی تو خدا کی شان سے بعید ہے۔کسی شاعر نے خوب کہا ہے۔

مجرموں کو چھوڑ کر بے جرم کو دینی سزا  مرزا صاحب یہ عدالت ہے بھلا کیا خاک کی

**تیسرا**:۔ کیونکہ ضرور ہے کہ یہ حادثہ میری زندگی میں ظہور میں آجائے۔(براہین، حصہ پنجم، ص ۹۷ س ۱۱) کیا یہ حادثہ مرزا صاحب کی زندگی میں ہوا؟ ہرگز نہیں۔بلکہ دس برس بعد ہوا۔

**چوتھا**:۔ہماری رائے تو یہی ہے کہ سو میں سے ۹۰ وجوہ تو یہی بتاتی ہیں کہ حقیقت میں وہ زلزلہ ہے نہ اور کچھ۔(ضمیمہ براہین، حصہ پنجم، ص ۹۹ س ۱۳) **مگر میاں صاحب کی رائے مرزا صاحب** کے برخلاف ہے۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



**پانچواں**:۔جب کہ صریح اس میں زلزلہ کا نام بھی موجود ہے کہ اس میں ایک حصہ ملک کا نابود ہو جائے گا اور یہ بھی موجود ہے کہ میری زندگی میں ہی آئے گا۔اور اس کے ساتھ یہ پیشگوئی ہے کہ وہ ان کے لئے نمونہ قیامت ہوگا جن پر یہ زلزلہ آئے گا۔الخ

(ضمیمہ براہین،حصہ پنجم،ص ۹۰ س ۱۰)

اب قادیانی جماعت خدا کو حاضر ناظر کر کے بتائے کہ ان کا یہ کہنا کہ یہ پیشگوئی زلزلہ کی جنگ یورپ سے پوری ہوئی کہاں تک غلط اور مرزا صاحب کے برخلاف ہے۔ مرزا صاحب تو صاف صاف چار شرطوں سے یہ پیشگوئی مشروط فرماتے ہیں۔

**شرط اول**:۔مرزا صاحب کے ملک میں ایسے زلزلہ کا آنا کہ ایک منٹ میں زمین زیرو زبر ہو جائے گی۔جنگ پنجاب میں نہیں ہوئی یورپ میں ہوئی۔

شرط دوم:۔یہ زلزلہ مرزا صاحب کی زندگی میں ہوگا۔مگر جنگ مرزا صاحب کے مرنے کے بعد ہوئی۔

**شرط سوم**:۔میرے ملک کا ایک حصہ نابود ہوگا۔مگر جنگ سے کوئی حصہ ملک کا نابود نہیں ہوا۔جو مرزا صاحب۔

**شرط چھارم**:۔ان لوگوں پر نمونہ قیامت ہوگا جن پر یہ زلزلہ آئے گا۔نہ کوئی زلزلہ آیا اور نہ مرزا صاحب کی صداقت ثابت ہوئی۔جیسے پہلی دروغ بیانیوں سے میرائی پیشگوئیاں پوری ہوگئیں کہتے آئے ہیں۔حالانکہ ایک پیشگوئی بھی پوری نہ ہوئی۔اب بھی خلاف بیانی سے دھوکہ دیتے ہیں۔ہم نے اوپر مشہور مشہور پیشگوئیاں جو غلط نکلیں لکھی ہے۔تا کہ معلوم ہو کہ مرزا صاحب ہرگز اپنے دعوئے نبوت میں سچے نہ تھے۔اور نہ ان کے الہام خدا کی طرف سے تھے۔پیشگوئیاں نبی بھی کرتے ہیں۔اور نجومی،رمال،جوتشی،جفری،قیافہ شناس وغیرہ وغیرہ بھی کرتے ہیں اور خواب بھی امر مشترک ہیں عوام کو بھی فطرت انسانی کے باعث



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



خواب آتے ہیں۔فرق صرف یہ ہے کہ نبی ورسول کی پیشگوئی غلط نہیں ہوتی اور کبھی خطا نہیں جاتی۔بخلاف نجومیوں اور رمالوں وغیرہ کے کہ ان کی پیشگوئیاں درست بھی نکلتی ہیں اور غلط بھی۔مگر نبی کی پیشگوئی کبھی غلط نہیں نکلتی۔جب مشاہدہ ہے کہ مرزا صاحب کی پیشگوئیاں غلط نکلتی تھیں اور شاعرانہ لفاظی عبارت آرائی اور مضمون نویسی سے تاویلات کر کے ان کو سچا کرنے کی بے سود کوشش کی جاتی تھی۔اس لئے ہرگز سچے نبی نہ تھے۔بلکہ رمل ونجوم سے پیشگوئیاں کرتے تھے۔کیونکہ سیالکوٹ میں سید ملک شاہ صاحب جو علوم نجوم یا رمل میں کچھ دخل رکھتے تھے اور مرزا صاحب کو ان سے محبت وملاقات تھی اس سے استفادہ کا کوئی تعلق تھا اس لئے پیشگوئیاں کرتے۔ (دیکھو اشاعۃ السنۃ، جلد ۱۵، ص ۲۹)

پس جب مرزا صاحب نے کوئی عجب کام ہی نہیں دکھایا اور نہ کبھی کسی مخالف نے مرزا صاحب کو یہ کہا ہے کہ آپ کا یہ کام عجوبہ نمائی کا تھا۔اور آپ نے یہ کام بذریعہ جادو یا طلسم کیا ہے تو پھر آپ کا کہنا غلط ہے۔کوئی ایک تو بتاؤ جس نے مرزا صاحب کو ساحر کہا لیکن نہ بتا سکو گے۔شاید آپ یہ کہہ دیں کہ مرزا صاحب کی عربی نظم کا جواب کسی نے نہیں دیا اس لئے جادو ہے۔تو اس کا جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب کی عربی میں سے علماء نے صرف ونحو کی غلطیاں نکالیں اور ان کو غلط قرار دیا۔جیسا کہ مسیلمہ وغیرہ کذابوں کی جنہوں نے قرآن کے مقابل اپنی کلام عربی کو معجزہ کہا تھا۔اور علمائے عربی دان نے ادبی غلطیاں نکال کر اس کی لغویت ثابت کردی تھی۔مرزا صاحب کے کلام عربی کی بھی علماء نے غلطیاں نکال کر ثابت کردیا کہ یہ جھوٹی شیخی ہے۔غلط کلام کبھی معجزہ یا اعجاز نہیں ہوسکتا۔کسی عالم نے کبھی نہیں کہا کہ مرزا صاحب کی عربی جادو تھی۔بلکہ علماء عربی نے عربی میں اس کے جواب لکھے

**اول**:۔ ابطال اعجاز مرزا۔

**دوم**:۔ قصیدہ مرزائیہ کا جواب۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



**سوم**:۔ رجم الشیاطین براغلوطات براہین۔ مصنفہ مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری۔

**چہارم**:۔ حیات مسیح مولوی رسل بابا امرتسر وغیرہ وغیرہ۔ پس یہ دلیل بھی ردی ہے۔ اگر کسی عالم نے کہا تو اس کا نام بتاؤ۔ لہٰذا آپ کی یہ دوسری دلیل بھی قابل تسلیم نہیں۔

**تیسری دلیل**:۔ ﴿وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَى اللّٰهِ كَذِباً وَهُوَ يُدْعىٰ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ یعنی اس شخص سے زیادہ اور کون ظالم ہوسکتا ہے جو اللہ پر افتراء کرے در انحال یہ کہ وہ اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ تو ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔ اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ پر افتراء کرے وہ تو سب سے زیادہ سزا کا مستحق ہے۔ پھر اگر یہ شخص جھوٹا ہے جیسا کہ تم بیان کرتے ہو تو اسے ہلاک ہونا چاہیئے نہ کہ کامیاب۔ اللہ تعالیٰ تو ظالموں کو کبھی ہدایت نہیں کرتا پھر جو شخص خدا تعالیٰ پر افتراء کرکے ظالموں سے بھی ظالم بن چکا ہے اس کو وہ کب ہدایت دے سکتا ہے۔ پس اس شخص کا ترقی پانا اس بات کی علامت ہے کہ یہ شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جھوٹا نہیں جیسا کہ تم لوگ بیان کرتے ہو اس آیت میں خدا تعالیٰ نے اس احمد رسول کی ایسی تعیین کردی ہے کہ یہ احمد، رسول کریم ﷺ کے بعد آنے والا ہے۔ اور نہ آپ ﷺ خود وہ رسول ہیں۔ اور نہ آپ ﷺ سے پہلے کوئی اس نام کا رسول گزرا ہے۔ الخ۔

**الجواب**:۔ اس دلیل میں کوئی شرعی ثبوت نہیں بلکہ وہی من گھڑت دلیل ہے۔ جو مرزا صاحب اور مرزائی ہمیشہ بیان کرتے ہیں کہ مرزا صاحب اگر جھوٹے تھے تو کامیاب کیوں ہوئے۔ ان کا کامیاب ہونا ان کے سچے رسول و نبی ہونے کی دلیل ہے۔ جس کا جواب کئی بار دیا جاچکا ہے۔ کہ یہ دلیل قرآن شریف کے برخلاف ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم کافروں و کذابوں کو مہلت دیتے ہیں تاکہ ہمارے عذاب کی حجت کے نیچے آجائے۔ جیسا



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



کہ ﴿وَاُمْلِیْ لَهُمْ اِنَّ كَيْدِیْ مَتِيْنٌ﴾ (سورۃ اعراف) ﴿وَيَمُدُّهُمْ فِیْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ﴾ (سورۃ بقرہ) ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنَّمَا نُمْلِیْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ اِنَّمَا نُمْلِیْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْا اِثْمًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ﴾ جو لوگ انکار کرتے ہیں۔ اس خیال میں نہ رہیں کہ ہم ان کو ڈھیل دے رہے ہیں یہ کچھ ان کے حق میں بہتر ہے ہم تو ان کو ڈھیل صرف اس لئے دے رہے ہیں کہ اور گناہ سمیٹ لیں اور آخر کار ان کو ذلت کی مار ہے۔ (سورۃ آل عمران، پارہ ۴، ص ۹۶، مترجمہ نذیر احمد) یہ نصوص قرآن قطعی ہیں۔ اب ہم اس طبعزاد دلیل کا واقعات سے جواب دیتے ہیں تا کہ ہر ایک کو یقین ہو جائے کہ یہ بالکل غلط ہے کہ جھوٹے مدعی کو کامیابی نہیں ہوتی۔ صالح ابن یوسف کو دیکھو۔ اس نے نبوت و مہدویت کا دعویٰ کیا اور یہاں تک کامیاب ہوا کہ بادشاہ بن گیا۔ اور مہلت بھی اس کو اس قدر دی گئی کہ ۴۵ سال تک دعویٰ نبوت کے ساتھ زندہ رہا اور اپنی موت سے مرا۔ حالانکہ جنگ کرتا رہا مگر قتل نہ ہوا اس سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب اور مرزائیوں کا یہ خیال باطل ہے کہ جھوٹا مدعی فوراً ہلاک کیا جاتا ہے۔ اور پھر اس پر کامیابی یہ کہ اس کی نسل میں تین سو برس تک بادشاہت رہی۔ (ابن خلدون) اس کے مقابل مرزا صاحب بالکل ناکامیاب رہے اور تمام عمر غلامی میں بسر کی۔ اور غلامی بھی مخالفین اسلام کی۔ جنہیں آسمانی حربوں کے ساتھ نابود کرنے کا ٹھیکہ آپ نے اللہ تعالیٰ سے لے رکھا تھا۔ اور ۲۳ برس کے عرصہ میں کچھ بھی نہ کیا۔ بلکہ مخالفین کی عدالتوں میں اللہ تعالیٰ نے انہیں حیران و سرگرداں پھرایا۔ یہ کس قدر ذلت و ناکامیابی ہے کہ آریہ جج کی عدالت میں کھڑے کھڑے اکڑ جائیں اور بیٹھنے نہ پائیں اگر اس کا نام کامیابی ہے تو پھر ذلت و ناکامی کا ڈیرہ دنیا سے کوچ ہے۔

اب ہم پہلے کذاب مدعیان نبوت و مہدویت کو چھوڑ کر صرف مرزا صاحب کے ہم عصروں کا مختصر حال بیان کرتے ہیں۔ تا کہ مرزا صاحب کی ناکامیابی معلوم ہو جائے۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



جب مسلمانوں میں سے مرزا صاحب نے اسلام کی حمایت کے واسطے سر اٹھایا تو دوسری طرف سر ولیم بوتھ نے عیسائیت کی ترقی کا بیڑا اٹھایا۔ اور ہندستان و پنجاب میں سوامی دیانند نے اپنے دہرم اور قوم کی ترقی پر کمر باندھی۔ اور راجہ موہن نے برہمو سماج کے عقائد ایجاد کیے۔ اب ہم صاحبزادہ صاحب میاں محمود سے پوچھتے ہیں کہ وہ ایمان سے خدا کو حاضر و ناظر جان کر سچ بتائیں کہ سوامی دیانند اور راجہ موہن اور جنرل سر ولیم بوتھ کو کامیابی ہوئی یا مرزا صاحب کو؟ لیکن اظہر من الشمس ہے کہ مرزا صاحب کو ان کے مقابل کچھ بھی کامیابی نہ ہوئی۔ آریہ سماجیوں کی ترقی و کامیابی تو آریوں کے سکولوں و کالجوں اور یونیورسٹیوں سے دیکھ لو۔ ملازمان سرکاری و عہدیداران کی فہرستیں و رجسٹر دیکھو۔ افسران سول و ملٹری کی طرف نظر دوڑاؤ اور ایمان سے بولو کہ کون کامیاب ہے۔ اور پھر اپنی اس دلیل کو مدنظر رکھ کر اپنے نصیبوں کو پیٹو اور زبان حال سے کہو

جفا کو ہم عطا سمجھے، ستم کو ہم کرم سمجھے
غرض جو کچھ کہ ہم سمجھے خطا تھا جو کہ ہم سمجھے

آپ کی اس ردی دلیل سے تو ثابت ہوا کہ مسیح موعود سوامی دیانند تھا۔ کیونکہ اس کو خدا نے اس قدر کامیابی دی کہ جس کے آگے مرزا صاحب کی کچھ ترقی نہیں۔ آریوں کے سالانہ جلسوں کے چندوں کا ہی مقابلہ کرو اور انکی قومی ہمدردی کا اندازہ لگاؤ۔ دہرم کی اشاعت کے خرچ کو ہی دیکھ لو تو سر پیٹ کر رہ جاؤ گے کہ ان کے لاکھوں روپوں کے سامنے آپ کے سینکڑوں روپے کیا وقعت رکھتے ہیں۔ شاید اس کا جواب جھوٹ مجسم کوئی مرزائی کہہ دے کہ روحانی طور یا استعاری و مجازی طور پر اور بحث مباحثہ میں مرزا صاحب آریوں پر حجج و دلائل قطعیہ سے کامیاب ہوئے تو یہ بھی غلط ہے اور واقعات کے برخلاف ہے۔ مرزا صاحب نے آریوں کی بدزبانیوں اور اعتراضوں کے مقابل ہتھیار ڈال دیئے اور صلح کا پیغام دیا کہ آریہ ہمارے بزرگوں کو برا نہ کہیں اور گالیاں نہ دیں ہم ان کے بزرگوں کو نبی و



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



رسول مان لیتے ہیں وہ ہمارے بزرگوں کو نبی ورسول تسلیم کریں۔ چنانچہ کرشن جی ورام چندر جی کو نبی تسلیم کیا۔ ویدوں کو خدا کا کلام مانا۔ اور کرشن علیہ السلام اور بابا نانک علیہ الرحمۃ لکھنا اور کہنا شروع کر دیا۔ اور خوشامد میں ایسی حد سے بڑھے کہ پناہ بخدا۔ خواجہ کمال الدین صاحب نے اپنی کتاب "کرشن اوتار" میں یہاں تک لکھ دیا کہ پہلے عرب میں کرشن جی نے اوتار لیا اور محمد ﷺ ہوئے۔ اور اب قادیان میں اوتار لیا اور مسیح موعود یعنی غلام احمد قادیانی ہوئے۔ اس کے مقابل میں آریوں نے ایک بات بھی مرزائی جماعت کی قبول نہ کی۔ کسی آریہ نے سب نبیوں کی نبوت کا ماننا تو بجائے خود رہا حضرت محمد ﷺ کو ہی نبی مانا؟ ہرگز نہیں۔ مرزا صاحب کا کوئی مرید بتا سکتا ہے کہ مرزا صاحب کے پیغام صلح کا اثر آریوں اور سکھوں پر ہوا؟ اور مرزا صاحب اس چال میں کامیاب ہوئے؟ ہرگز نہیں۔

میرے مہربان میاں صاحب بڑی شیخی سے مرزا صاحب کی صداقت مسیح موعود ہونے پر دلیل بیان کرتے ہیں۔ اور یہ وہی دلیل ہے جو مرزا صاحب کا ورد زبان اور حوالہ قلم تھی کہ میں ایسے سامان کے ساتھ بھیجا گیا ہوں کہ وہ سامان کسی نبی و رسول کو نہ دیئے گئے تھے اب کوئی پوچھے کہ حضرت وہ آسمانی حربے و سامان اب کہاں چلے گئے اور کس دن کے لیے آپ نے رکھے ہوئے ہیں۔ اور وہ آسمانی حربے ایسے ردی ثابت ہوئے کہ آریوں کے زمین والے حربے غالب آ گئے۔ اور ان کی ہر طرح سے کامیابی ہی کامیابی ہے۔ کوئی آریہ آج تک مسلمان ہوا۔ اور مرزا صاحب کی مسیحیت و مہدویت کا قائل ہوا۔ اور مرزا صاحب پر ایمان لایا؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ انہوں نے ایسا انتظام کیا کہ آئندہ اسلام میں آریوں کا داخلہ بالکل بند کر دیا۔ بلکہ الٹا مسلمانوں کو آریہ بنایا۔ اب ایمان سے بتاؤ کہ کون کامیاب ہے؟ سوامی دیانند یا مرزا غلام احمد؟ اور ایمان سے کہو کہ آپ کی اس نامعقول دلیل سے سوامی دیانند صادق ثابت ہوا یا نہیں۔ اور اس کا مذہب بھی سچا ثابت ہوا یا نہیں؟ یا اقرار کرو کہ مرزا



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



صاحب کی اور آپ کی یہ دلیل کہ مرزا صاحب اگر سچے نہ ہوتے تو ان کو اس قدر کامیابی نہ ہوتی۔ بالکل لغو اور غلط ہے۔ کیونکہ اس سے ثابت ہوگا کہ عیسویت سچی ہے کیونکہ تمام دنیا پر غالب ہے اور کامیاب ہے۔ اور ایسی کامیاب ہے کہ تمام دنیا کی مالک بن گئی ہے اور ہندوستان و پنجاب میں آریہ قوم و اہل ہنود ہر محکمہ، ہر صیغہ و ہر صنعت و تجارت میں کامیاب ہیں تو سچے ہیں۔ آپ کی اپنی دلیل سے مرزا صاحب سچے نہیں کیونکہ ان کو اس قدر کامیابی نہیں ہوئی جس قدر آریوں کو ان کے مقابل ہوئی۔ عیسائیوں کی کامیابی اظہر من الشمس ہے بلکہ مرزا صاحب اور ان کے مرید خود تسلیم کرتے ہیں۔

عسل مصفی کے صفحہ ۶۰۲، ۶۰۳ پر مشن کی ترقی کا حال خود مشن کی رپورٹ سے لکھا ہے۔ **وھو ھذا۔**

جب ہم چرچ مشن سوسائٹی کی رپورٹ ۱۸۹۷ء کو دیکھتے ہیں تو حیرت ہوتی ہے کی کس قدر ترقی کر لی ہے اور ہرگز انسان خیال نہیں کرسکتا کہ اس سے بڑھ کر بھی کوئی ترقی متصور ہوسکتی ہے۔ ناظرین! ۱۸۹۷ء میں مرزا صاحب بھی اپنے مسیح موعود ہونے کے مدعی تھے اور عیسائیت کے مٹانے کا ٹھیکہ لے کر آئے تھے مگر عیسائیوں کو اس قدر کامیابی ہوئی کہ فاضل مصنف عسل مصفی اقرار کرتا ہے ۱۸۹۷ء میں ایسی حیرت ناک ترقی ہوئی کہ اس سے بڑھ کر متصور نہیں ہوسکتی۔ حالانکہ مرزا صاحب عیسائیت کے مٹانے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے تھے۔ اب بتاؤ مرزا صاحب اور یہ آپ کے اس اصول سے کہ جھوٹے کو کامیابی نہیں ہوتی اور کامیاب ہونا صداقت کی دلیل ہے تو پھر (نعوذ باللہ) عیسویت سچی ثابت ہوئی اور پادری لوگ جو کامیاب ہوئے سچے دین کے پیرو ثابت ہوئے۔ جب بجائے کسر صلیب کے ترقی صلیب ہوئی تو مرزا صاحب کیوں کر مسیح موعود ہوئے۔ کیونکہ سچے مسیح موعود کا نشان مخبر صادق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے وہ کسر صلیب کریں گے۔ یعنی عیسویت مٹائیں



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



گے اور مرزا صاحب کے وقت ۱۸۹۱ء میں اس قدر عیسویت کو ترقی ہوئی کہ بقول عسل مصفّٰی ''اس سے زیدہ ممکن نہیں''تو ثابت ہوا کہ مرزائیوں کے اقرار سے مرزا صاحب سچے موعود نہ تھے۔ اس جگہ شاید کوئی مرزائی یہ کہہ دے کہ شخص واحد مرزا صاحب کے مقابلہ میں کوئی کامیاب نہیں ہوا۔ تو اس کی تسلی کے واسطے ہم نیچے صرف ''جنرل ولیم بوتھ'' کی نہایت کامیابی کا حال لکھتے ہیں جس کے مقابل مرزا صاحب ناکامیاب رہے اور ان کی کاروائیاں بالکل ہیچ ثابت ہیں۔

جنرل ولیم بوتھ نے اشاعت عیسائیت کے واسطے تمام دنیا کا سفر کیا اور کامیاب ایسا کہ شاہان وقت سے خطابات اور امداد لیتا تھا۔ اور مرزا صاحب گھر سے کبھی باہر نہ نکلتے۔ جنرل ولیم بوتھ صاحب ۱۸۲۹ء میں پیدا ہوا۔ ۱۸۴۴ء میں اصطباغ حاصل کیا اور وعظ شروع کیا۔ ۱۸۵۰ء میں کام کاج چھوڑ کر کلیسائی خدمت اختیار کی۔ ۱۸۶۵ء میں لنڈن کے مشرقی گوشہ میں مشن قائم کیا۔ ۱۸۷۸ء میں مکتی فوج کی بنیاد ڈالی۔ یعنی اپنے مشن کا مکتی فوج نام رکھا۔ یہ وہ وقت ہے کہ جب مرزا صاحب بھی میدان میں نکلے ہوئے تھے اور عیسٰی پرستی کا مٹانا اپنا فرض منصبی قرار دے رکھا تھا اور یہی اپنی صداقت کا معیار مقرر کیا ہوا تھا۔ چنانچہ مرزا صاحب نے خود لکھا کہ اگر کروڑ نشان بھی مجھ سے ظاہر ہوں اور وہ کام جس کے واسطے میدان میں کھڑا ہوا ہوں۔ یعنی عیسٰی پرستی کو مٹانا۔ وہ کام نہ ہوا اور میں مر گیا تو سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں (اخبار بدر مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء) پھر مرزا صاحب نے اپنی کتاب ''ایام صلح'' کے صفحہ ۱۳۶ سطر ۱۸ میں لکھا کہ اس پر اتفاق ہو گیا ہے کہ مسیح کے نزول کے وقت اسلام دنیا پر پھیل جائے گا اور ملل باطلہ ہلاک ہو جائیں گی اور راستبازی ترقی کرے گی۔ تاریخ۔ اب واقعات سے ثابت ہے کہ مرزا صاحب مر بھی گئے اور سلام کی ترقی کچھ نہ ہوئی اور نہ مذاہب باطلہ ہلاک ہوئے بلکہ مذاہب باطلہ کی ترقی ہوئی اور ان کے مقابل اسلام کو کمی ہوئی۔ یعنی



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/


جس قدر روئے زمی پر مسلمان تھے ان میں سے صرف وہ مسلمان جنہوں نے مرزا صاحب کو نبی ورسول مانا وہی مسلمان رہے باقی سب کے سب کافر ہوئے۔ تو اب انصاف سے بتاؤ کہ تین کروڑ کی تعداد سے مسلمان تنزل کر کے صرف چند ہزار مرزائی جو مسلمان رہے اور باقی کافر ہو گئے تو اسلام بڑھایا گھٹا۔ ظاہر ہے کہ گھٹا۔ جب اسلام گھٹا تو ثابت ہوا کہ مرزا صاحب مسیح موعود ہرگز نہ تھے۔ بلکہ اسلام کے واسطے آپ ایک طاعون کی بیماری تھے جو صفایا کر گئے۔

۱۸۸۰ء میں جنرل ولیم بوتھ نے امریکہ و آسٹریلیا کی سیاحت کی اور پہلا مدرسہ قائم کیا۔ ۸۲،۱۸۸۱ء میں فرانس، ہندوستان، سویڈن، کینیڈا، میں اپنی مشن کی پر جوش تحریک کر کے لنڈن میں ہیڈ کوارٹر قائم کیا۔ ۱۸۸۳ء میں جنوبی افریقہ، نیوزی لینڈ، سوئٹزر لینڈ کی سیاحت کی اور جزیرہ وکٹوریہ میں قیدیوں کی تعلیم وتلقین کا خاص انتظام کیا۔ ۱۸۸۶ء میں ایثار نفس کی عام تعلیم کی غرض سے لنڈن میں انٹرنیشنل کانگرس قائم کی۔ ۱۸۸۸ء میں امریکہ وکینیڈا کی سیر۔ ۱۸۹۰ء میں انگلینڈ میں ''ڈارک'' (یعنی اندھیرا) ایک کتاب شائع کی۔ ۱۸۹۱ء میں۔ آسٹریلیا جنوبی افریقہ اور ہندوستان کا سفر۔ ۱۸۹۴ء میں فوج کی ۵۰ سالہ جبلی۔ ۱۸۹۷ء میں مسٹر گلیڈ سٹون وزیراعظم انگلستان سے ملاقات۔ ۱۹۰۱ء میں تجویز بینک ۱۹۰۳ء میں پریزیڈنٹ صوبجات متحدہ یونائیٹڈ اسٹیٹ سے ملاقات۔ ۱۹۰۴ء میں بینکنگ پلیس میں حضور ملک معظم سے مصافحہ کیا۔ ۱۹۰۵ء میں ڈی، سی، ایل کا خطاب حاصل کیا۔ لنڈن اور ناٹنگھم میں تعلیم وتلقین کی آزادی کا حکم حاصل کر کے ترقی بینک۔ ۱۹۰۷ء میں شاہان ناروے وڈنمارک سے ملاقات۔ جاپان کا سفر اور شہنشاہ جاپان سے ملاقات۔ ۱۹۰۸ء میں سات ہزار کے مجمع میں لکچر۔

ناظرین اس سنہ میں مرزا صاحب مر گئے اور جنرل ولیم بوتھ زندہ رہا۔ گویا



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



مرزائیوں کی اپنی دلیل سے ثابت ہو گیا کہ کاذب صادق سے پہلے مر گیا۔ حالانکہ مرزا صاحب سرولیم بوتھ سے چھوٹے تھے۔ ۱۹۰۹ء میں شاہان اسپین وانگلستان سے ملاقات، سیاحت روس۔ ۸۰ ویں سالگرہ۔ ۱۹۱۱ء میں بری سوشل کانگریس۔ ۱۹۱۲ء میں انتقال بعمر ۸۴ سال۔ اب اس کے فیضان کا اثر یہ باقی ہے کہ ایڈیٹر صاحب ادیب اپنے ایڈیٹوریل میں لکھتے ہیں کہ ہمارے ملک میں بھی مکتی فوج کا بہت کام ہو رہا ہے۔ شرکاء کی تعداد لاکھوں تک پہنچی ہے۔ ہندی، اردو، مرہٹی، گجراتی، بنگالی، گورمکھی، تلیگو وغیرہ ہندوستانی دیسی زبانوں میں کام ہوتا ہے۔ بہت سے ابتدائی مدارس ہیں جن میں دس ہزار سے زیادہ بچے تعلیم پاتے ہیں۔ دیہاتوں میں چھوٹے چھوٹے بینک بھی قائم ہیں۔

(ادیب، بابت نومبر ۱۹۱۲ء)

اب روز روشن کی طرح ثابت ہوا کہ مرزا صاحب مسیح موعود ہرگز نہ تھے۔ کیونکہ مسیح موعود کے وقت میں عیسائیت اور دیگر مذاہب محو ہونے تھے اور مرزا صاحب کے زمانہ میں وہ ایسی ترقی پر ہوئے کہ اس سے پہلے ایسے کبھی نہ ہوئے تھے۔ پس مرزا صاحب ہرگز مسیح موعود نہ تھے۔ بجائے کسر صلیب کے ترقی وتقویت ہوئی۔ اور جس جگہ توحید کے جھنڈے لہراتے تھے وہاں صلیب کی پرستش شروع ہوئی۔ (اخبار زمیندار، ۸ ستمبر ۱۹۱۳ء) جس میں لکھا ہے کہ دو، اڑہائی لاکھ مسلمان بلقان کی لڑائی میں صرف صوبہ تھریش ومقدونیہ میں عیسائی بنائے گئے۔ پس مرزا صاحب کو کامیابی ہرگز نہیں ہوئی۔ کیونکہ مخالفین اسلام مرزا صاحب سے ہزاروں درجہ کامیاب وغالب رہے اور مرزا صاحب ناکامیاب ومغلوب جن کے وقت میں اسلام گھٹایا گیا اور عیسائی وآریہ وغیرہ بڑھائے گئے۔

رسالہ انجمن حمایت اسلام لاہور۔ فروری ۱۹۱۳ء میں بحوالہ اخبار وکیل امرتسر لکھا ہے کہ پطرس، مولک، مرحصار، سرمتر اعثمان جی وغیرہ مسلمان باشندوں کو عیسائی مذہب قبول



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/


کرنے پر مجبور کیا گیا۔ اور اس مدعا کے لئے ان کو شرمناک سزائیں دی گئیں۔ الخ۔

اب بتایئے کہ مرزا صاحب کی یہ کامیابی ہے یا ناکامیابی۔ اگر مرزا صاحب سچے مسیح موعود ہوتے تو یہ بدبختی و ادبار کے دن مسلمانوں پر نہ آتے اور نہ ملل باطلہ غالب آتے۔ مگر چونکہ نتیجہ اس کے برعکس ہے لہٰذا اسے ناکامیابی کہتے شرم دامنگیر ہونی چاہیے۔ مگر راستی بھی کوئی چیز ہے۔ ورنہ قلم اور ہاتھ اپنے ہیں جو چاہا لکھ دیا کون پوچھتا ہے مگر یاد رہے آخر مرنا ہے اور احکم الحاکمین کے سامنے کھڑے ہو کر جواب دینا ہے۔

**دوم**:۔ مرزا صاحب کی ناکامیابی اظہر من الشمس ہے۔ ایک وقت وہ تھا کہ تمام روئے زمین کے مسلمان ان سے ہمدردی رکھتے تھے جب تک ان کا یہ دعویٰ تھا کہ میں ایک خادم اسلام ہوں اور اسلام کی صداقت ظاہر کرنے کے واسطے ایک مناظر ہوں۔ جب مرزا صاحب نے حد سے باہر قدم رکھا۔ اور اپنے آپ کو مثیل عیسیٰ اور مظہر محمد ظاہر کرنا شروع کیا اور مسیحیت و رسالت و نبوت کے مدعی ہوئے تو چاروں طرف سے کفر کے فتوے اور دجال و مسرف و کذاب کے سرٹیفکیٹ آنے شروع ہو گئے۔ اور سوائے معدودے چند انسان پرستوں کے جن میں مسیلمہ پرستی کا مادہ مخفی تھا اور کوئی مسلمان محمد ﷺ کی امت سے ان کے ساتھ نہ رہا۔ اب انصاف آپ ہی پر ہے کہ یہ ناکامیابی ہے یا نہیں۔ چالیس کروڑ کے قریب مسلمان الگ ہو گئے اور نفرت کی نگاہ سے دیکھنے لگے۔ آپ کس دلیل سے مرزا صاحب کو کامیاب کہتے ہیں۔ پس یہ دلیل بھی ردی ہے اور باطل۔

**چوتھی دلیل**:۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ﴿يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ﴾ لوگ چاہیں گے کہ اللہ کے نور کو پھونکوں سے بجھا دیں مگر اللہ اپنے نور کو پورا کر کے ہی چھوڑے گا۔ اگرچہ کافر لوگ اسے ناپسند ہی کرتے ہوں۔ یہ دلیل بھی حضرت مسیح موعود کے احمد ہونے پر ایک بہت بڑی دلیل ہے۔ اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ اس



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



پیشگوئی کے اول مصداق نہیں ہیں۔ کیونکہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں تلوار سے مٹانے کی کوشش کی جاتی تھی نہ منہ سے۔ (ملخصاً از انوار خلافت، ص ۴۵)

**الجواب:** اول تو آیت کا ترجمہ ہی غلط کیا ہے کہ "لوگ چاہیں گے"۔ حالانکہ **یُرِیْدُوْنَ** کا لفظ صاف بتا رہا ہے کہ محمد ﷺ کو خدا خبر دے رہا ہے کہ یہ کفار ارادہ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور (دینِ اسلام) کو جو بذریعہ وحی تم کو پہنچتا ہے منہ کے پھونکوں (غلط افواہوں) سے بجھا دیں مگر اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کر کے چھوڑے گا اگرچہ کافروں کو ناپسند ہی ہو۔ اب اس آیت سے یہ سمجھنا کہ چونکہ منہ کے پھونکوں سے بجھانا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اس واسطے محمد ﷺ اس کے مصداق نہیں صریح غلطی اور علم معانی سے ناواقفیت کا باعث ہے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو نور سے تشبیہ دی تھی تو ضروری تھا کہ نور کے لوازمات بھی بیان فرمائے جاتے تاکہ فصاحت و بلاغت قرآن مجید سے ثابت ہو۔ اس واسطے **لِیُطْفِئُوْا** کا لفظ فرمایا۔ اور ساتھ ہی **بِاَفْوَاهِهِمْ** فرمایا۔ تاکہ ارکان تشبیہ پورے ہوں۔ یہ کوئی قاعدہ نہیں کہ نور سے تشبیہ دے کر بجھانے کے واسطے تلوار یا تیر کا ذکر کیا جاتا۔ اگر اللہ تعالیٰ اس طرح فرماتا کہ کافر لوگ اسلام کے نور کو تلوار سے قتل کرنا چاہتے ہیں مگر ہم اس نور کو ان کفار پر بذریعہ جنگ وجدال پورا کریں گے تو یہ کلام بالکل غلط اور پایہ فصاحت و بلاغت سے گر جاتی۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے نور کے لفظ کے واسطے بجھانا اور ساتھ ہی پھونکنے کا لفظ استعمال فرمایا تاکہ لوازمات نور پورے بیان ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ مائدہ میں قرآن کو نور کہا ہے ﴿ **قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِیْنٌ یَّهْدِیْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَ یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَ یَهْدِیْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ** ﴾ ترجمہ:۔ (غرض کہ) اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے پاس نور (ہدایت) اور قرآن آ چکا ہے (جس کے احکام) صاف (اور صریح ہیں) جو لوگ



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



خدا کی رضامندی کے طلبگار ہیں ان کو اللہ قرآن کے ذریعے سے سلامتی کے رستے دکھاتا ہے۔اور اپنے فضل (وکرم) سے ان کو (کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لاتا اور ان کو راہ راست دکھاتا ہے۔اللہ تعالیٰ ''سورۃ الشعرا'' کے آخر میں فرماتا ہے ﴿﴾ ترجمہ:۔تم نہیں جانتے ایمان کس کو کہتے ہیں۔مگر ہم نے قرآن کو ایک نور بنادیا ہے کہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں اس کے ذریعے سے (دین کی) راہ دکھاتے ہیں اور (اے پیغمبر) اس میں شک نہیں کہ تم (لوگوں کو) سیدھا ہی رستہ دکھاتے ہو۔یہ معنی بالکل غلط ہیں کہ کسی آئندہ زمانے میں نور کو بجھانے کا ارادہ کریں گے۔کیونکہ نور تو حضرت محمد ﷺ کے وقت ظاہر ہو چکا تھا یعنی قرآن۔اس وقت تو کفار نے نور کو بجھانے کی کوشش نہ کی اور ۱۳ سو برس کے بعد کوشش کریں گے کس قدر خلاف عقل اور فصاحت سے عاری کلام ہے۔

**دوم**:۔یہ بھی غلط ہے کہ مرزا صاحب کے نور کو علماء نے بجھانا چاہا اور مرزا صاحب کامیاب ہوئے۔کیونکہ واقعات بتاتے ہیں کہ مرزا صاحب نہ کوئی نور (دین) لائے اور نہ کسی جلسہ بحث میں کامیاب ہوئے۔اور نہ ان کا کوئی نور دنیا پر پھیلا۔اگر یہ کہو کہ لوگ ان کے مرید ہوئے تو بتاؤ کہ کس کاذب مدعی کے مرید نہیں ہوئے؟ تمام کاذب مدعیان نبوت کے اس کثرت سے مرید ہوتے رہے کہ مرزا صاحب کی کامیابی ان کے مقابل ہیچ ہے۔بہبود زندگی کاذب مدعی نبوت کے مرید ۵ کروڑ ۵ لاکھ تھے (دیکھو تذکرۃ المذاہب) مسیلمہ کذاب کو ہی دیکھ لو کہ پانچ ہفتے کے قلیل عرصے میں لاکھ سے اوپر اس کے مرید و پیرو ہو گئے تھے۔اور اس کی کامیابی کا اقرار مرزا صاحب نے خود بھی ازالہ اوہام میں کیا ہے۔لہٰذا صرف مریدوں کا ہونا دلیل صداقت نہیں۔مرید تو سب کذابوں کے ہوتے آئے ہیں۔اصلی کامیابی ہم آپ کو بتاتے ہیں اور پھر آپ سے انصاف چاہتے ہیں۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



اصلی کامیابی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو حاصل ہوئی کہ ان کے رسول ہونے کو چاروں مخالف مذاہب نے جو مدمقابل اور سخت دشمن تھے مانا اور آپ کی نبوت ورسالت پر ایمان لائے اور اس کے نور اسلام سے منور ہوئے۔ یہ ہے کامیابی۔ اب اسی قدر مدت مرزا صاحب کو ملی ہے یعنی ۲۳ برس۔ اور ان کے مدمقابل بھی چار گروہ تھے۔ عیسائی، آریہ، سکھ، برہمو۔ اب ایمان سے بولو اور خدا کو حاضر ناظر کر کے بتاؤ کے کون کون عیسائی مرزا صاحب کا مرید ہوا۔ اور کون کون آریہ نے مرزا صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور کس کس سکھ نے مرزا صاحب کی رسالت قبول کی اور کتنے سماجی برہموں مرزائی ہوئے۔ واقعات بتا رہے ہیں کہ کوئی بھی نہیں۔ اس سے بڑھ کر کیا نا کامیابی اور نامرادی ہو سکتی ہے کہ ایک آریہ، ایک برہمو، ایک عیسائی، ایک سکھ بھی مرزا صاحب کے سلسلہ میں داخل نہ ہوا۔ اور اگر کوئی ہوا بھی ہے تو شاذ ونادر۔ پھر کس قدر ظلم عظیم ہے کہ کامیابی! کامیابی! پکار کر فضول دھوکا دیا جاتا ہے کہ مرزا صاحب اگر کاذب تھے تو کامیاب کیوں ہوئے۔ کیا یہی کامیابی ہے کہ ایک چھوٹا سا گاؤں قادیان بھی کفر سے پاک نہ ہوا۔ اور برابر سکھ۔ آریہ وہنود ان کی چھاتی پہ مونگ دل رہے ہیں اور ان کی ذلت میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتے وہ مذہب اسلام کی ہتک کرتے ہیں اور مرزائیت کی وہ گت بنتی ہے کہ پناہ بخدا۔ اہل عقل ودانش کے لیے اسی قدر کافی ہے کہ سچے اور جھوٹے رسول میں کیا فرق ہے۔ سچا رسول تھوڑے ہی عرصہ میں تمام ملک عرب کو کفار سے پاک کرتا ہے اور جھوٹے رسول کے وقت میں ایک گاؤں بھی کفر سے پاک نہیں ہوا۔ سچے رسول نے مکہ کو کفر سے پاک کر کے دارالامان فرمایا۔ اور جھوٹے نبی سے فقط قادیان بھی کفر سے پاک نہ ہو سکا۔ اور دروغ بیانی سے اس کا نام دارالامان رکھ لیا۔ بھلا خالی نام سے کیا ہوتا ہے۔

سچا رسول اس وقت اپنے دعویٰ نبوت میں پختہ اور دلیر ہوتا ہے جبکہ کوئی باقاعدہ



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



سلطنت نہ تھی اور اہل ملک ذرا سی مخالفت پر دوسرے کو قتل کر دیتے۔ اور مقتول کے وارث قصاص (خون بہا) میں روپیہ لے کر قاتل کو معاف کر دیتے۔ ایسے وقت میں نبوت کا دعویٰ کرنا سخت مصیبت کا سامنا تھا۔ مگر سچے رسول (محمد ﷺ) نے ہر ایک مجلس میں ہر ایک میلے میں اپنا دعویٰ رسالت بانگ دہل سنایا اور ایک دفعہ بھی کہیں نہ کہا کہ میں رسول نہیں ہوں۔ بلکہ یہاں تک فرمایا کہ اگر موسیٰ زندہ ہوتا تو میری پیروی کرتا۔ اور سب ادیان کا بطلان سر بازار شروع کر دیا۔ اس وقت سارا عرب دشمن تھا مگر سچا رسول اپنے دعویٰ میں اس قدر پکا تھا کہ چچا جس کے زیر حمایت زندگی کی امید تھی وہ بھی جواب دے دیتا ہے مگر اس وقت بھی وہ حق وصداقت مجسم یہ جواب دیتا ہے کہ چچا جان چاہے تو میرا ساتھ دے یہ نہ دے میں اپنا فرض رسالت ضرور ادا کروں گا۔ جھوٹے رسول کے وقت ایسا امن قائم ہے کہ وہ خود اقرار کرتا ہے کہ سلطنت انگلشیہ کے زمانہ عدل میں شیر اور بکری ایک گھاٹ سے پانی پیتے ہیں۔ یعنی کوئی شخص تلوار تو کجا زبان سے بھی کسی کو بے جا کہے تو مظلوم کی دادرسی ہوتی ہے۔ ایسی امن کے زمانہ میں اپنے دعویٰ نبوت و رسالت پر قائم نہیں رہ سکتا۔ اگر ایک جگہ لکھتا ہے کہ میں رسول ہوں تو بیس جگہ لکھتا ہے کہ میں ہرگز رسالت و نبوت کا مدعی نہیں ہوں۔ محمد کا غلام و امتی ہوں۔ سچا رسول اپنی زندگی میں ہی اپنے مخالفین پر غالب آیا۔ اور جھوٹا رسول ہمیشہ مغلوب رہا۔ سچا رسول جس کو خلافت کا وعدہ دیا گیا تھا وہ اپنی زندگی میں ہی مسند خلافت کو اپنے با برکت وجود سے مزین کر کے شہنشاہ عرب کہلا کر دنیا سے رخصت ہوا۔ جھوٹے رسول کو بھی زعم تو ہوا کہ میں خلیفہ مقرر ہوا ہوں مگر تمام عمر غلام و رعیت رہا اور مخالفوں کے سامنے عدالتوں میں مارا مارا پھرا۔ کسی عدالت سے سزا پائی اور کسی سے چھوڑا گیا۔ کیا یہی کامیابی ہے؟ خدا کے واسطے اتنا جھوٹ نہ بولو جو آخر شرمندہ ہونا پڑے۔ کیا یہ رسول پاک ﷺ کی ہتک نہیں ہے کہ پہلی بعثت میں تو اس قدر کامیاب و بہادر کہ جب اس کو مخالفین نے تلوار کے



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



ساتھ کامیابی سے روکنا چاہا تو نہ رکا اور اس کے نور کو مخالفوں نے زبردستی بجھانا چاہا تو نہ بجھا مگر جب بعثت ثانی میں آیا تو اس قدر ناکامیاب و بزدل رہا کہ ڈپٹی کمشنر کے فیصلہ سے الہام بھی شائع نہیں کر سکتا۔ یہ بالکل غلط ہے کہ محمد ﷺ کے وقت سب کام تلوار سے ہوتا تھا۔ اور تبلیغ وغیرہ صرف تلوار سے ہوتی تھی اور زبانی یا قلمی تبلیغ نہ ہوتی تھی۔ اور نہ تردید حضور علیہ السلام کی زبان سے ہوتی تھی۔ ہاں۔ سنئے جناب ''تاریخ اسلام'' کیا کہتی ہے۔

نبی ﷺ نے حکم ربانی کے موافق تبلیغ کا کام اس طرح شروع کیا کہ ایک روز سب کو کھانے پر جمع کیا۔ یہ سب بنی ہاشم ہی تھے ان کی تعداد چالیس یا کچھ کم زیادہ تھی۔ اس روز ابولہب کی بکواس کی وجہ سے نبی ﷺ کو کلام کرنے کا موقعہ نہ ملا۔ دوسری شب پھر انہی کی دعوت کی گئی۔ جب سب لوگ کھانا کھا کر اور دودھ پی کر فارغ ہو گئے تو نبی ﷺ نے فرمایا۔ اے حاضرین! میں تم سب کے لئے دنیا اور آخرت کی بہبودی لے کر آیا ہوں۔ اور میں نہیں جانتا کہ عرب بھر میں کوئی شخص بھی اپنی قوم کے لئے اس سے بہتر اور افضل شے لایا ہو۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں آپ لوگوں کو اس کی دعوت دوں۔ بتلاؤ تم میں سے کون میرا ساتھ دے گا۔ (ماخوذ از رحمۃ العالمین بحوالہ الفضل ص ۱۷)

اب میاں محمود صاحب فرمائیں کہ یہ زبانی تبلیغ تھی یا تلوار سے؟ اور ابولہب نے زبانی مخالفت کی تھی یا تلوار سے؟ وہ کس طرح لکھتے ہیں کہ مرزا صاحب کا ہی زمانہ زبانی تبلیغ کا ہے اور محمد ﷺ مصداق اسمہ احمد والی بشارت کے نہیں تھے کیونکہ زبانی تبلیغ مرزا صاحب کے وقت میں ہوئی پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ اس واقعہ سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ محمد ﷺ کے وقت نور اسلام کو زبانی بکواس سے بجھانا چاہتے تھے جیسا کہ ابولہب نے کیا تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ میری بکواس سے کوئی محمد ﷺ کی بات کو نہ سنے اور کچھ تعجب نہیں کہ اسی



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



واسطے یہ آیت نازل ہوئی ہو کہ ’’یہ لوگ اللہ کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں یعنی تیری بات سننے نہیں دیتے لیکن اللہ ضرور اسے پورا کرے گا‘‘۔ طارق بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں مکہ کے ’’سوق المجاز‘‘ میں کھڑا تھا۔ اتنے میں وہاں ایک شخص آیا جو پکار پکار کر کہتا تھا۔ **یا ایھا لناس قولوا لا الہ الا اللہ تفلحوا** لوگو **لا الہ الا اللہ** کہو فلاح پاؤ گے ایک دوسرا شخص اس کے پیچھے پیچھے آیا جو اسے کنکریاں مارتا اور کہتا تھا **یاایھا الناس لا تصدقوا فانہ کذاب**۔ لوگو اسے سچا نہ سمجھو یہ جھوٹا شخص ہے۔ (رحمت العالمین، ص ۱۸، بحوالہ زادالمعاد، ص ۴۳ ج ۲) یہ محمد رسول اللہ ﷺ تھے اور جو پیچھے پیچھے جاتا تھا وہ آپ کا چچا عبدالعزیٰ تھا (ابولہب کا دوسرا نام عبدالعزیٰ تھا۔ اب غور کرو کہ محمد رسول اللہ کے نور کو پھونکوں (زبان) سے بجھانے کی کوشش کی جاتی تھی یا مرزا صاحب کے نور کو؟ مرزا صاحب تو کوئی نور لائے ہی نہ تھے پھر اس کا بجھانا کیا معنی رکھتا ہے؟

۲.....ایک روز نبی کریم ﷺ نے کوہ صفا پر چڑھ کر لوگوں کو پکارنا شروع کیا۔ جب سب لوگ جمع ہوئے تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم مجھے سچا سمجھتے ہو یا جھوٹا سب نے ایک آواز سے کہا ہم نے کوئی بات غلط یا بیہودہ تیرے منہ سے نہیں سنی ہم یقین کرتے ہیں کہ تو صادق اور امین ہے۔ (رحمۃ العالمین، بحوالہ مناقب ۱۱، ۱۹) میاں صاحب فرمائیں کہ یہ تبلیغ کا کام زبانی تھا یا تلوار سے۔

۳.....دربار حبش میں جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے تقریر کی اور اسلام کی خوبیاں بیان فرمائیں تو بادشاہ نے تقریر سن کر کہا کہ مجھے قرآن سناؤ۔ جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے اسے ’’سورۃ مریم‘‘ سنائی۔ بادشاہ اس قدر متاثر ہوا کہ رونے لگ گیا اور کہا کہ محمد ﷺ تو وہی رسول ہیں جن کی خبر یسوع مسیح نے دی تھی۔ اللہ کا شکر ہے کہ مجھے اس رسول کا زمانہ ملا۔ (رحمت العالمین، ص ۴۵

بحوالہ سیرت ابن ہشام، ص ۱۱۹، جلد اول)



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



فرمایئے میاں صاحب یہ کون سی تلوار تھی کہ کفار کے دلوں پر کاٹ کرتی تھی اور اپنی صداقت کا سکہ ان کے دلوں پر جماتی تھی۔ کیا سچے رسول محمد ﷺ اور جھوٹے رسول مرزا صاحب میں اب بھی آپ کو کوئی فرق معلوم ہوا یا نہیں کہ ایک عیسائی بادشاہ شہادت دیتا ہے کہ جس رسول کی بشارت عیسیٰ نے دی تھی وہ محمد ﷺ ہے۔

**دوم**:۔ سچا رسول غیر حاضر ہے۔ مگر اس کی وحی نے وہ تاثیر کی کہ عیسائی بادشاہ بمعہ اپنی رعیت بلکہ ملک کا ملک اس پر ایمان لے آیا۔ اور جھوٹے رسول پر ایک عیسائی بھی ایمان نہ لایا۔ اس پر آپ کا فرمانا کہ محمد ﷺ اس آیت کے مصداق نہ تھے بلکہ مرزا صاحب ہیں کیسا ناپاک جھوٹ ہے۔

**دوم**:۔ ابن ہشام کے بیان سے یہ بھی ثابت ہوا کہ عیسائیوں کا بھی یہ عقیدہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد بلا فصل کسی اور نبی و رسول کے جو نبی آئے گا وہی مصداق اس آیت ﴿مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ﴾ کا ہے اور وہ محمد ﷺ ہے۔ مگر ۱۳ سو برس کے بعد محمد ﷺ کی امت میں سے ہی ایسے پیدا ہو گئے جو کہتے ہیں کہ محمد ﷺ اس پیشگوئی کے مصداق نہیں۔ یہ نکتہ بھی قابل غور ہے کہ سچے رسول محمد ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعریف کی اور کامیاب ہوا۔ لاکھوں عیسائی مسلمان کئے۔ جھوٹے رسول نے بخیال باطل خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہتک کر کے کامیاب ہونا چاہا مگر کامیاب نہ ہوا۔

۴..... ایک دفعہ بدمعاشوں اوباشوں نے نبی ﷺ کو اس قدر گالیاں دیں اور تالیاں بجائیں کہ خدا کے نبی ایک مکان کے احاطہ میں پناہ لینے کے لئے چلے گئے اس مکان میں عداس عیسائی آپ پر ایمان لایا۔ اور اس کے ایمان لانے کی یہ وجہ ہوئی کہ حضور علیہ السلام نے بسم اللہ پڑھی اور انگور کھانے شروع کئے جو عداس لایا تھا۔ عداس نے حیرت سے پوچھا یہ کیسا



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



کلام ہے۔ یہاں کے باشندے ایسا نہیں بولتے۔ نبی ﷺ نے فرمایا تم کہاں کے رہنے والے ہو اور تمہارا مذہب کیا ہے۔ عداس نے کہا میں نینوا کا باشندہ، عیسائی ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا تم مرد صالح یونس بن متی کے شہر کے باشندے ہو۔ عداس نے کہا کہ آپ کو کیا خبر ہے کہ یونس بن متی کون تھا اور کیسا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ وہ میرا بھائی ہے وہ بھی نبی تھا اور میں بھی نبی ہوں۔ اللہ اکبر کیسا سچا مدعی تھا کہ ابھی بدمعاش ستا رہے ہیں مگر آپ فرماتے ہیں کہ میں بھی نبی ہوں۔ عداس یہ سنتے ہی جھک پڑا اور نبی کا سر مبارک۔ ہاتھ اور قدم چوم لئے۔ (رحمۃ للعالمین)

میاں صاحب بتائیں کہ یہ تلوار تھی یا زبان مبارک۔ اور کفار اس زبان مبارک کے وعظ کو روکتے تھے یا تلوار کو۔ اور کفار جو گالیاں دیتے یا شور کرتے اور تالیاں بجاتے یہ تلوار تھی یا زبان۔

۵.....مصعب نے اسلام قبول کر کے اپنے قبیلے کے لوگوں کو پکار کر کہا اے بنی عبدالاشہل تم لوگوں کی میرے متعلق کیا رائے ہے۔ سب نے کہا تم ہمارے سردار ہو اور تمہاری تحقیق ہم سے بہتر اور اعلیٰ ہوتی ہے۔ مصعب بولا کہ سنو! خواہ کوئی مرد ہو یا عورت میں اس سے بات کرنا حرام سمجھتا ہوں جب تک کہ وہ خدا اور خدا کے رسول پر ایمان نہ لائے۔ اس کے کہنے کا یہ اثر ہوا کہ بنی عبدالاشہل میں شام تک کوئی مرد یا عورت دولت اسلام سے خالی نہ رہا اور تمام قبیلہ ایک ہی دن میں مسلمان ہو گیا۔ (طبری، ص ۱۲۴۴)

میاں صاحب بتائیں یہ تلوار تھی یا اسلامی نور تھا کہ اپنی تاثیر نور سے عوام کے دلوں کو منور کرتا تھا اور مخالفین اسی نور کے بجھانے کی کوشش کرتے تھے۔

۶.....طفیل بن عمرو دوسی جو ملک یمن کے حصہ کا فرمانروا تھا مکہ میں مسلمان ہوا۔ اور اسی طفیل کی طفیل اس ملک میں بھی اسلام پھیل گیا۔ ۲۰ کس عیسائی نجران میں مسلمان ہوئے۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



(از رحمۃ العالمین ،ص ۸۶)

اب میاں صاحب غور فرمائیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے وقت جو تبلیغ اور وعظ ہوتے تھے اور جوق در جوق غیر مذاہب کے لوگ آ کر داخل اسلام ہوتے تھے وہ نور تھا جس کے بجھانے کی کفار کوشش کرتے تھے اور وہ خرق عادت کے طور پر اللہ تعالیٰ کی امداد سے اپنی خوبیوں کے باعث پھیلا اور کفار کی پھونکوں نے اس کی کچھ روک تھام نہ کی۔ یا مرزا صاحب کا نور کہ قادیان میں بھی نہ پھیلا۔ سچے جھوٹے میں تمیز کے واسطے یہی معیار کافی ہے۔ پس مصداق **اسمہ احمد** کے محمد ﷺ ہیں نہ کہ مرزا غلام احمد۔

۷.....محمد رسول اللہ ﷺ دعوت اسلام کرنے والوں کے لئے جو ہدایات فرماتے ان سے صاف ظاہر ہے کہ تبلیغ بذریعہ وعظ ہوتی تھی نہ کہ بذریعہ تلوار۔ فرمایا کہ لوگوں کو دین خدا کی طرف بلاؤ۔ ان سے نرمی و محبت کا برتاؤ کرو۔ اس دفعہ طفیل کو اچھی کامیابی ہوئی۔ ۵ھ میں وہ دوس کے ۷۰،۸۰ خاندان جو مسلمان ہوئے تھے مدینہ میں ساتھ لایا۔ کیا یہ تلوار کا کام ہے؟ ہرگز نہیں۔ (رحمۃ اللعالمین ،ص ۱۸۶)

پس یہ غلط ہے کہ مرزا صاحب کے وقت ہی زبانی تبلیغ ہو سکتی ہے اس لئے اس آیت کے مصداق مرزا صاحب تھے۔

**پانچویں دلیل**:۔ ﴿وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ﴾ اور اللہ تعالیٰ اپنے نور کو کامل کر کے چھوڑے گا اگرچہ کفار ناپسند ہی کریں۔ یہ آیت بھی احمد رسول کی ایک علامت ہے۔ اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت مسیح موعود کے متعلق ہے۔ کیونکہ اس میں بتایا گیا ہے کہ احمد کا وقت اتمام نور کا وقت ہے۔ الخ۔ (انوار خلافت ،ص ۴۶)

**الجواب**:۔ میاں محمود صاحب کا یہ فرمانا کہ اتمام دین کا وقت مسیح موعود کا زمانہ ہے مرزا صاحب کے مذہب کے برخلاف ہے۔ مرزا صاحب تو ''ازالہ اوہام'' میں فرماتے ہیں



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



کہ ہمارے حضرت سیدنا ومولانا محمد مصطفیٰ خاتم النبیین کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی۔ جو شخص اس کے برخلاف خیال کرے۔ یعنی اس دین کو ناتمام وناکمل کہے تو ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔ (ازالہ اوہام حصہ اول، ص ۱۳۷) اب میاں صاحب بتائیں کہ وہ سچے ہیں یا ان کا باپ کیوں کہ وہ تو نور اسلام کو پورا اور کامل بتا تا ہے اور آپ کہتے ہیں کہ ۱۳ سو برس کے بعد وہ نور تمام ہوا۔

**دوم:۔** میاں محمود صاحب کا یہ فرمانا تین وجوہ سے بالکل غلط ہے **ایک وجہ** تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿**وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ**﴾ کہ اے محمد ﷺ میں نے تجھ پر اپنی نعمت پوری کر دی۔ اب اس میں کسی طرح کی تنسیخ وترمیم کی ضرورت نہیں اور نہ کسی قسم کا نقص اور کمی ہے اور ﴿**اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ**﴾ کی سند عطا فرمائی اگر نعوذ باللہ میاں صاحب کی یہ بات کوئی مسلمان بدبختی سے مان لے کہ یہ آیت مرزا صاحب کے حق میں ہے تو گویا اس نے یہ یقین کیا کہ ۱۳ سو برس تک اسلام ناقص رہا اور مرزا صاحب کے آنے سے نور کامل ہوا۔ **دوسری وجہ** یہ ہے کہ اس میں مصادرہ علی المطلوب ہے ابھی مسیح موعود تو مرزا صاحب ثابت نہیں ہوئے۔ کیونکہ وہ عیسیٰ بن مریم نبی اللہ (جس کا نزول اصالتاً موعود ہے) ہرگز نہ تھے بلکہ وہ تو دس ہزار آنے والے کذاب مسیح میں سے ایک تھے تو یہ آیت مرزا صاحب کے حق میں کس طرح ہوئی۔ مسیح موعود تو عیسیٰ بن مریم نبی ناصری ہے اور یہاں احمد رسول کی بشارت ہے۔ اگر مرزا صاحب احمد ہیں تو عیسیٰ بن مریم نہیں اور اگر عیسیٰ بن مریم ہیں تو احمد رسول نہیں۔ دونوں صورتوں میں باطل ہے۔ **تیسری وجہ** یہ ہے کہ واقعات بتا رہے ہیں کہ مرزا صاحب کا وقت اتمام نور کا وقت ہرگز ہرگز ثابت نہیں ہوا ہے مرزا صاحب کے وقت میں اسلام پر وہ وہ حملے ہوئے اور نور اسلام کو ایسی تاریک شکل میں مخالفین نے پبلک کو پیش کیا کہ نور اسلام بجائے نور کے ظلمت ثابت ہوا۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/


مرزا صاحب نے خود جو اسلام پیش کیا وہ ایسا تاریک اور ناقص کر یہہ المنظر مضحکہ خیز ہے کہ اس کو نور کہنا بر عکس نہند نام زنگی کافور کا مصداق ہے۔ ذرا ٹھنڈے دل سے سنو! مرزا صاحب کا اسلام کیسا ہے۔

ا......مرزائی خدا مرزا صاحب کو کہتا ہے **انت من ماء نا وھم من فشل** یعنی اے غلام احمد تو ہمارے پانی (نطفہ) سے ہے اور وہ لوگ خشکی سے (اربعین نمبر ۳ ص ۳۴ مصنفہ مرزا صاحب) آپ جس اسلام کو ناقص کہتے ہو وہ ایسے گندے اعتقاد سے پاک ہے اور بتاتا ہے کہ ﴿**قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ**﴾ خدا تعالیٰ کی ذات جننے جنانے اور نطفہ اور بیوی سے پاک ہے مگر مرزا صاحب کا خدا ان کو بیٹا اور بیٹا بھی صلبی قرار دیتا ہے۔ اب انصاف سے کہو کہ یہ نور اسلام پورا ہوا۔ یا مرزا صاحب کے وقت میں خالص توحید اسلام شرک کی نجاست سے پلید ہوئی۔ مسلمان ہمیشہ خدا کو واحد لاشریک **علیٰ کل شیء قدیر** سمجھتے تھے۔ اولاد بیٹے سے پاک یقین کرتے آئے ہیں۔ اب مرزا صاحب کے آنے سے معلوم ہوا کہ مرزائی اسلام کا خدا بال بچہ والا ہے اور جس جگہ خدا کا پانی گرا وہ خدا کی بیوی ثابت ہوئی۔ گویا مرزا غلام احمد صاحب خدا زادے بن گئے اور ان کے والد مرزا غلام مرتضیٰ صاحب مرزا صاحب کے باپ ہونے میں خدا کے شریک ہو گئے اور میاں صاحب اور ان کے بھائی مزے میں رہے کہ خدا کے پوتے ہو گئے۔ (نعوذ باللہ)

۲......مرزائی خدا جسم اور اعضاء والا ہے۔ چنانچہ "حقیقۃ الوحی" میں لکھتے ہیں کہ میں نے خدا کو تمثیلی شکل میں متشکل دیکھا اور اس سے اپنی پیشگوئیوں پر دستخط کرائے اور خدا نے قلم جھاڑا تو میرے کرتے پر سرخی کے چھینٹے پڑے۔ کرتہ موجود ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص ۲۵۵ نشان ۱۰۱)

قرآن مجید میں خدا تعالیٰ اپنی ذات کی نسبت فرماتا ہے ﴿**لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ**﴾ یعنی کوئی شے اللہ کی تمثیل نہیں ہو سکتی۔ مگر مرزا صاحب تمثیلی شکل میں انسان کی



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



صورت میں خدا کو دیکھتے ہیں۔ "ضرورۃ الامام" میں لکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ملہم سے بات کرنے کے وقت چہرہ سے ذرا نقاب اتار کر بات کرتا ہے۔ (نعوذ باللہ) خدا ہے یا کوئی پردہ دار عورت کہ حجاب اٹھا کر مرزا صاحب سے باتیں کرتی ہے

دیدار می نمائی و پرہیز میکنی بازار خویش و آتش تیز ما میکنی

کا مضمون مرزا صاحب نے ادا کیا ہے۔ "توضیح المرام" میں لکھتے ہیں کہ خدا جب بندۂ ملہم سے بات کرنے لگتا ہے تو اس کے اعضاء میں حرکت پیدا ہوتی ہے۔ اب بتاؤ یہ نور کا اتمام ہے یا شک وشبہات کا سیاہ بادل ہے۔ انصاف آپ پر ہے۔ جس مذہب کا خدا ایسا ہو وہ مذہب ناتمام وناقص ہے یا محمد ﷺ کا مذہب جس میں توحید کامل ہے اور نور اتم۔

۳.....**رسول کی نسبت مرزا صاحب اور مرزائیوں کا اعتقاد۔** ۱۳سو برس تک اہلسنت جماعت کا یہ اعتقاد تھا کہ محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ مرزا صاحب نے نور اسلام کی تتمیم یہ کی کہ آپ خود ہی رسول بن بیٹھے اور مسئلہ نبوت ورسالت کو ایسا مشتبہ کر دیا کہ مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا صاحب تک تمام کاذب مدعی سچے نبی ورسول ثابت ہوئے۔ کیونکہ مرزا صاحب نے نبوت کا دروازہ افراد امت پر کھول دیا ہے اور کہا کہ نبوت کا دروازہ بالکل مسدود نہیں۔ اس میں محمد ﷺ کی ہتک ہے اس کی فضیلت اسی میں ہے کہ پیروی کر کے بہت سے اس جیسے نبی ہوں۔ اور ایک اصطلاح ایجاد کی کہ میں امتی نبی ہوں۔ یعنی امتی بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔ میری نبوت محمد ﷺ کے ماتحت ہے۔ اور مرزا جی کو شاید یہ خبر نہیں کہ سارے کذاب مدعیان نبوت نے محمد ﷺ کے ماتحت ہو کر ہی دعویٰ نبوت کیا ہے جب وہ کاذب ہوئے تو میں کیوں کر سچا ہو سکتا ہوں۔

۴.....مختصر طور پر چند مشتبہ، باطل اور نامعقول عقائد جو مرزا صاحب نے خالص نور اسلام میں داخل کئے درج کئے جاتے ہیں تا کہ میاں صاحب اور ان کے مریدوں کو معلوم ہو کہ



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



پھونکوں سے یعنی باطل تاویلات سے کس نے نور اسلام کو بجھایا ہے۔

۱......اولا دخدا کا مسئلہ

۲......ظل کا مسئلہ

۳......بروز کا مسئلہ

۴......عود یعنی رجعت یا بعثت ثانی محمد ﷺ کا مسئلہ

۵......عام امتیوں پر نزول وحی کا مسئلہ

۶......اہل قبلہ کو کافر کہنے کا مسئلہ

۷......صفات باری میں شریک ہونے کا مسئلہ۔ جیسا کہ ان کا الہام ہے کہ اے غلام احمد اب تیرا یہ مرتبہ ہے کہ جس چیز کا تو ارادہ کرے صرف اس کو کہہ دے ہو جا تو وہ ہو جائے گی۔ دیکھو الہام مرزا **انما امرک اذا اردت بشیء ان تقول له کن فیکون** (یعنی مرزا صاحب کو کن فیکون کے اختیارات حاصل تھے)۔

۸......خالق زمین وآسمان ہونا۔

۹......خالق انسان ہونا۔

۱۰......خدا ہونا۔ (کتاب البریہ مصنفہ مرزا صاحب ص ۷۹)

غرض چشمہ صافی اسلام کو ایسے باطل عقائد سے اہل اسلام نے ۱۳ سو برس کے عرصہ میں جو صاف کیا تھا پھر دوبارہ مرزا صاحب نے داخل کئے۔ مگر دعوے یہ ہے کہ مسیح موعود ہوں اور نور اسلام کو تمام کیا ہے۔ اور مجدد ہوں، تجدید دین کی ہے۔ اب مسلمان خود غور کرلیں کہ مرزا صاحب کے وقت نور اسلام تمام وکامل ہوا یا ناقص ومکدر رہا۔

**چھٹی دلیل:۔** ﴿هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ﴾ یعنی وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



اس کو غالب کر دے سب دینوں پر۔ اس آیت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسیح موعود ہی کا ذکر ہے۔ کیونکہ اکثر مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ آیت مسیح موعود کے حق میں ہے۔ کیونکہ اس کے وقت میں اسلام کو باقی ادیان پر غلبہ مقدر ہے۔ چنانچہ واقعات نے بھی اس بات کی شہادت دے دی ہے۔ کیونکہ اس زمانہ سے پہلے اشاعت دین کے ایسے سامان موجود نہ تھے جواب ہیں۔ مثلاً ریل، تار، دخانی جہاز، ڈاک خانے، مطابع، اخبارات کی کثرت، علم کی کثرت، تجارت کی کثرت جس کی وجہ سے ہر ایک ملک کے لوگ ادھر ادھر پھرتے ہیں اور ہر ایک شخص اپنے گھر بیٹھا ہوا چاروں طرف تبلیغ کر سکتا ہے۔ الخ

(انوار خلافت، ص ۴۶)

**الجواب**: خدا تعالیٰ نے سچ بات میاں محمود کے منہ سے نکلوادی ہے جس نے خود ہی مرزا صاحب کے دعویٰ پر پانی پھیر دیا ہے۔ اس آیت میں صاف لکھا ہے کہ وہ رسول صاحب شریعت ہوگا اور ایک ایسا دین اپنے ساتھ لائے گا کہ جو تمام دینوں پر غالب ہوگا۔ مرزا صاحب اور تمام مرزائیوں کا (خواہ قادیانی جماعت سے ہوں یا لاہوری جماعت سے) اس بات پر اتفاق ہے کہ مرزا صاحب کوئی نیا دین نہیں لائے اور نہ کوئی کتاب ہی ساتھ لائے بلکہ ان کا مذہب یہ تھا کہ وہ اس دین کے تابع تھے جو محمد ﷺ ساتھ لائے تھے۔ چنانچہ وہ خود "ازالہ اوہام" میں لکھتے ہیں

ز عشاق فرقان و پیغمبریم بدیں آمدیم و بدیں بگذریم

ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ **لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ** ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گزران سے کوچ کریں گے۔ یہ ہے کہ حضرت سیدنا مولانا محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ اور پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں۔ کہ قرآن شریف خاتم کتب ساوی ہے۔ اور ایک شعشہ یا لفظ اس کی شرائع یا حدود اور احکام و اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کم ہو سکتا ہے۔ اور اب کوئی ایسی وحی یا الہام منجانب اللہ ہو نہیں سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کا تغیر و تبدیل کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔ (ازالہ اوہام، حصہ اول، ص ۱۳۷ زیر عنوان "ہمارا مذہب")

جب مرزا صاحب کوئی دین ہی ساتھ نہیں لائے اور اسی دین محمدی کو ذریعہ نجات خیال کرتے تھے تو پھر انصاف سے بتاؤ کہ مرزا صاحب اس آیت میں جو رسول ہے وہ کس طرح ہوئے وہ تو انکار کر رہے ہیں ع

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب

کہ میں نہ رسول ہوں اور نہ کوئی کتاب ساتھ لایا ہوں۔ پھر کچھ خوف خدا کرنا چاہئے کہ کس کو رسول بنا رہے ہو جو خود انکاری ہے۔

**دوم**:۔ واقعات بتا رہے ہیں کہ کل ادیان پر غلبہ کس کے دین کا ہوا۔ محمد ﷺ کے دین کا جس کے غلبہ کا اعتراف مخالفین اسلام بھی کرتے ہیں وہ چاہے وہ تعصب سے کہیں کہ تلوار سے غالب آیا۔ مگر غالب آنا ثابت ہوا۔ مرزا صاحب کا اول تو کوئی جدید دین ہی نہ تھا اور نہ ان کے وقت دین اسلام کو دوسرے دینوں پر کوئی امتیازی غلبہ حاصل ہوا۔ مرزا صاحب کے من گھڑت دین کو یعنی مسیح موعود ہونے کو نہ تو کسی آریہ نے مانا نہ کسی عیسائی نہ سکھ نے مانا بلکہ علمائے اسلام سے بھی کسی نے نہ مانا۔ تو پھر غلبہ کے معنی کیا ہوئے۔ اگر مانا تو صرف انہوں نے مانا جنہوں نے قرآن کریم اور محمد ﷺ کو پہلے ہی سے مانا ہوا تھا۔ اس میں مرزا صاحب کی کوئی خوبی نہیں۔ کیونکہ ان کا جادو صرف انہی لوگوں پر چلا جو قرآن اور محمد ﷺ کو مانے



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



ہوئے تھے اس لئے اس کو ہرگز غلبہ یا کامیابی نہیں کہہ سکتے۔ غلبہ تب تھا کہ آریہ یا عیسائی مرزا صاحب کو مانتے۔ پس یہ غلط ہے کہ مرزا صاحب کے وقت میں غلبہ دین مقدر تھا۔ کیا غلبہ اسی کا نام ہے کہ چار مذاہب مقابل میں سے ایک پر بھی غلبہ ہوا۔ کیا عیسائیوں پر مرزا صاحب غالب آئے اور عیسائیوں نے ان کا مسیح موعود ہونا مانا؟ ہرگز نہیں۔ کیا کسی برہمو سماجی نے مرزا صاحب کو مسیح موعود مانا؟ ہرگز نہیں۔ تو پھر خدا کے لئے بتاؤ کہ غلبہ آپ کس جانور کا نام رکھتے ہیں جو مرزا صاحب کو حاصل ہوا۔ اگر کہو کہ مرزا صاحب کو مسلمانوں میں سے بعض شخصوں نے مسیح موعود مانا تو یہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ غلبہ وہ ہے جس کا پلہ بھاری ہو۔ اگر چالیس کروڑ مسلمانوں میں سے چند کس جو قرآن اور محمد ﷺ کو پہلے ہی مانتے تھے مرزا صاحب کو قرآن اور محمد ﷺ کا پیرو سمجھ کر مرزا صاحب کے مرید ہو گئے تو اس میں مرزا صاحب کا کچھ غلبہ نہیں اور دوسرے دینوں پر اسلام کے دین کا کوئی غلبہ نہیں ہوا۔ باقی رہا آپ کا یہ کہنا کہ چونکہ ریل، تار، دخانی جہاز، ڈاک خانہ، مطابع (چھاپے خانے) اخبارات کی کثرت، تجارت کی وسعت و دیگر ایجادات وغیرہ کا اجرا مرزا صاحب کے وقت میں ہوا۔ یا بقول مرزا صاحب ان کے واسطے خدا نے آسمانی حربے دیئے اس سے تو مرزا صاحب کی نالائقی ثابت ہوتی ہے کہ یہ اسباب اور حربے تو خدا نے مرزا صاحب کے واسطے پیدا کئے تا کہ اسلام کو غالب کریں۔ مگر ان اسبابوں اور حربوں سے مخالفین اسلام نے فائدہ اٹھا کر مرزا صاحب کو ہی مغلوب کیا۔ اس کی مثال اس نالائق جرنیل کی سی ہے جس کو بادشاہ توپ خانے اور رسالے دے کر دشمن سے لڑنے اور مارنے کے واسطے روانہ کرے اور دشمن اس جرنیل سے وہی توپ خانے اور رسالے چھین لے اور صرف چھین ہی نہ لے بلکہ انہی رسالوں اور توپ خانوں اور سامان جنگ سے اس جرنیل کو شکست فاش دے اور یہ مغلوب ہو کر دشمن سے درخواست صلح کرے۔ بعینہ یہی حال مرزا صاحب کا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/


بقول میاں محمود صاحب۔ ریل، تار، ڈاک خانے، اخبارات و چھاپے خانے مرزا صاحب کے واسطے بنائے تھے یا یوں کہو کہ مرزا صاحب کو عطا کئے کہ اپنے دین کو کل دینوں پر غالب کرو۔ مگر آریوں، عیسائیوں اور سکھوں اور برہموؤں نے وہی آلات مرزا صاحب سے چھین کر مرزا صاحب پر ہی استعمال کر کے مرزا صاحب کو ایسا مغلوب کیا کہ سب ہتھیار ڈال کر آریوں کو پیغام صلح دیا اور اس قدر اپنی مغلوبیت ظاہر کی کہ ان کے وید کو خدا کا کلام تسلیم کیا اور ان کے بزرگوں کو بھی مانا۔ صرف زبانی ہی نہیں مانا بلکہ کرشن جی جو تناسخ کے قائل اور قیامت کے منکر تھے اور اعمال کی جزا و سزا بذریعہ اواگون مانتے تھے۔ مرزا صاحب خود کرشن کا اوتار بن گئے۔ چنانچہ گیتا میں جو کرشن جی کی اپنی تصنیف ہے جس کا ترجمہ فیضی کیا ہے لکھا ہے ؎

بقید تناسخ کندد اورش بانواع قالب دروں آردش
بہ تنہائے معہود در میروند بجسم سگ وخودک در میروند

یعنی گناہ گاروں کو خدا تعالیٰ قید تناسخ میں لاتا ہے اور قسم قسم کے قالب میں بدلتا ہے حتیٰ کہ کتے اور سور کے جسم میں لاتا ہے۔ (گیتا، مترجمہ فیضی ص ۲۹) پھر صاف لکھا ہے جس طرح انسان پوشاک بدلتا ہے اسی طرح آتما بھی یعنی روح بھی ایک قالب (بدن) سے دوسرے قالب (بدن) کو قبول کرتی ہے (اشلوک ۲۲، ادھیائے ۲ گیتا) مرزا صاحب کرشن جی کی محبت اور متابعت تامہ میں ایسے فنافی الکرشن ہوئے کہ کرشن کا اوتار بن گئے دیکھو لیکچر مرزا صاحب جو سیالکوٹ میں دیا تھا۔ اور ان لفظوں میں کرشن ہونا قبول کیا تھا کہ "حقیقت روحانی کے رو سے میں کرشن بھی ہوں جو ہندوؤں کے اوتاروں میں سے ایک اوتار یعنی نبی تھا۔" اور اوتار کے معنی نبی کے قبول کئے۔ اب کوئی مرزائی بتادے کہ یہ دین کا غلبہ ہے یا مغلوبیت ہے۔ سبحان اللہ ڈاک خانہ و ریل و تار وغیرہ اسباب ترقی کے ملے تو مرزا صاحب کو مگر ان



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



سے فائدہ اٹھایا دیانند صاحب نے جو بانی آریہ سماج تھے۔ اور ان کو انہی اسباب کے ذریعہ وہ کامیابی ہوئی کہ مرزا صاحب کے خواب میں بھی نہ آئی۔ یعنی اسی ریل، تار، ڈاک خانہ، و چھاپہ خانہ کے ذریعے سے اس قدر کتابیں اور اشتہارات عیسائیوں اور آریوں نے اسلام کی تردید میں شائع کئے کہ مرزا صاحب سے بدرجہا زیادہ تھے۔ پھر اس ناکامیابی کا نام کامیابی کیوں کر درست اور صداقت کا معیار ہو سکتا ہے؟

برعکس نہند نام زنگی کافور

شاید کوئی مرزائی کہہ دے کہ مرزا صاحب روحانی طور پر غالب آئے اور بحث مباحثہ میں کتابیں لکھیں تو یہ بھی غلط ہے کیونکہ کتابیں تو عیسائیوں کے رد میں ہمیشہ مسلمان لکھتے چلے آئے ہیں۔ سر سید مرحوم، مولانا رحمت اللہ مرحوم، مولوی چراغ صاحب اور حافظ ولی اللہ مرحوم کے نام بطور نمونہ پیش کرتا ہوں۔ ان بزرگوں کی کتابیں دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب نے کچھ بھی نہیں کیا۔ اگر کچھ کیا تو اپنی خاطر کیا کہ وفات عیسیٰ ثابت ہو اور خود عیسیٰ بنوں۔ پس مرزا صاحب نے اپنی ہی ذات کی خدمت کی۔ مرزا صاحب کی کوئی کتاب نہیں جس میں ان کی اپنی تعریف نہ ہو۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ذکر نہ کیا ہو۔ اور یہ صاف ہے کہ اس سے اپنی دوکان چلانے کی غرض تھی کہ مسلمان میری بیعت کریں اور چندہ دیں اسے کوئی عقل مند اسلام کی خدمت نہیں کہہ سکتا۔ براہین احمدیہ، سرمہ چشم آریہ، تحفہ ہندوستان بچن کے مقابل آریوں اور عیسائیوں کی طرف سے انہی چھاپہ خانوں، ڈاک خانوں اور اخبارات کے ذریعے سے آریوں اور عیسائیوں نے ایسی بدزبانی اور ہتک اسلام کی کہ مرزا صاحب اور ان کے خلیفہ اول حکیم نور الدین چیخ اٹھے اور ایسے مغلوب ہوئے کہ صلح کی درخواست کی۔ کیا کسی آریہ نے بھی کسی اسلامی نبی یا کسی اسلامی آسمانی کتاب کو مانا؟ ہرگز نہیں۔ تو پھر کس قدر طفل تسلی اور سادہ لوحی ہے کہ ہم یہ تسلیم کرلیں کہ



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



مرزا صاحب سب ادیان پر غالب آئے حالانکہ وہ مغلوب ہوئے اور وہ سچا رسول اللہ ﷺ جس کے غلبے کا ثبوت تمام دنیا میں ظاہر وروشن ہے اور مخالفین بھی اقرار کرتے ہیں کہ وہ غالب آیا اور اپنے دین اسلام کو اس نے غالب کیا۔ اس کی اشاعت اور تبلیغ کو ناقص اور ناتمام بنادیں اور ایک شخص جس نے کچھ بھی نہیں کیا اور وہ کوئی دین بھی ساتھ نہیں لایا نہ اس نے اپنے دین کو غالب کر کے دکھایا اسے اس آیت کا مصداق بنائیں، کور چشمی اور سیاہ دلی نہیں تو اور کیا ہے؟ اور مخلوق پرستی کا جن سر پر سوار نہیں تو اور کیا ہے؟ جو ایسے بلا دلیل دعاوی کرتا ہے آخر ثبوت دینے سے عاجز ہو کر شرمسار ہوتا ہے۔ بفرض محال اگر یہ تسلیم بھی کر لیں کہ یہ غلبہ عورتوں والا ہی غلبہ تھا کہ جو فریق مخالف کو زیادہ گالیاں دے وہ کامیاب سمجھا جائے تو اس میں بھی مرزا صاحب ہی مغلوب ثابت ہوئے۔ جیسا کہ صلح کی درخواست سے ظاہر ہے جو انہوں نے مقابلہ سے عاجز آ کر مخالفوں سے کی اور اگر میدان مناظرہ و بحث کی طرف دیکھا جائے تو مرزا صاحب اور ان کے مریدوں کو مغلوب ہی پاتے ہیں۔ مرزا صاحب دہلی کے مناظرہ میں مغلوب ہوئے۔ لدھیانہ کے مباحث میں مغلوب ہوئے، امرتسر کے مباحثہ میں مغلوب ہوئے۔ حضرت خواجہ پیر سید مہر علی شاہ صاحب ادام اللہ فیوضھم کے مقابلہ پر گھر سے ہی نہ نکلے۔ فروری ۱۸۹۲ء میں لاہور میں جناب مولانا محمد عبدالحکیم صاحب سے مباحثہ ہوا اس میں عاجز آ کر تحریری اقرار دیا کہ میں آئندہ اپنی کتابوں "فتح اسلام و توضیح المرام" میں اصلاح کر دوں گا کہ میں نبی نہیں ہوں۔

(دیکھو اشتہار مرزا صاحب ۳ فروری ۱۸۹۲ء)

اب میاں صاحب بتائیں کہ اگر اس کا نام غلبہ ہے تو پھر شکست کس کو کہتے ہیں؟

مرزا صاحب کے مرید و پیر جب کبھی بحث کرتے ہیں تو مغلوب ہوتے ہیں۔ میر قاسم علی نے تین سو روپیہ کی شرط ہار کر مغلوبیت ثابت کی۔ مولوی غلام رسول مرزائی نے امرتسر میں



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



مولوی ثناء اللہ سے بحث کر کے مغلوبیت ثابت کی۔ رسالہ ''ہنڈ بل'' نکالنے میں ایک مرزائی انجمن (ینگ مین ایسوسی ایشن لاہور) ہماری **انجمن تائید اسلام** لاہور کے مقابل مغلوب ہو کر نیست و نابود ہوگئی۔ عدالتوں میں مقدمات کر کے چیف کورٹ اور ہائی کورٹ تک ناکامیاب ہوئے حال ہی میں مسجد کا ایک مقدمہ ہائی کورٹ بہار میں ہارا اور ناکامیاب ہو کر افتاں و خیزاں عدالت سے آئے۔ مگر دروغ بافی و تسلی یہ ہے کہ محمد ﷺ تو کامل طور پر غلبہ دین کا نہ کر سکے اور وہ غلبہ دین مرزا صاحب کے وقت میں مقدر تھا۔ جو شخص سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ سمجھے تو پھر اس کے سوا ہم اسے کیا کہہ سکتے ہیں

ستم کو جو کرم سمجھے جفا کو جو عطا سمجھے  دعا دل سے نکلتی ہے کہ اس بت سے خدا سمجھے

تعجب ہے کہ مرزا صاحب تو اقرار کریں کہ خدا تک پہنچنے کا راستہ سوائے قرآن اور محمد ﷺ کے کوئی اور راستہ نہیں اور یہی ذریعہ نجات ہے۔ مگر ان کے فرزند رشید میاں صاحب ان کی تردید کریں کہ جب تک میرے باپ کو نبی نہ مانو تب تک نہ تم مسلمان ہو اور نہ تمہاری نجات ہے۔ اور نہ ہی وہ اسلام جو ۱۳ سو برس سے چلا آیا ہے تمام و کامل ہے۔ اور نہ ہی وہ خدا تک پہنچ سکتا ہے جب تک مرزا صاحب کو وسیلہ نہ بنایا جائے۔ اور وسیلہ بھی ایسا کہ اگر تین ماہ تک قادیان میں چندہ نہ پہنچے تو بیعت سے خارج اور جماعت احمدی (مرزائی) سے علیحدہ سمجھا جائے۔ اور باقی امت محمدیہ کی طرح **(نعوذ باللہ من الھفوات)** کافر سمجھا جائے یہ تو محمد ﷺ کی صاف معزولی کہ اب انکی متابعت کچھ فائدہ نہیں دیتی اور نہ ذریعہ نجات ہے۔ اللہ تعالیٰ قادیانی جماعت پر رحم کرے۔ مذہب اسلام میں ہزاروں فرقے ہوئے اور کئی مدعی رسالت و نبوت و مہدویت بھی ہوئے مگر کسی نے آج تک محمد رسول اللہ ﷺ کو ایسا معزول نہیں کیا تھا جیسا کہ قادیانی جماعت نے (بزعمہم الفاسد) کیا ہے کہ جو مرزا صاحب کو نبی و رسول نہ مانے خواہ وہ کیسا ہی قرآن و سنت کا پیرو ہو اس کی نجات نہیں



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



اور وہ کافر ہے۔ کیونکہ (ان کے زعم باطل میں) **اسمه احمد** والی پیشگوئی قرآنی کا مصداق مرزا غلام احمد ہی ہے اور ۱۳ سو برس تک تمام مسلمان غلطی سے محمد ﷺ کو سچا نبی ورسول مانتے چلے آئے جس کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی وہ اب آیا۔

(نعوذ باللہ)

شفاعت والی حدیث میں جو لکھا ہے کہ جتنی دیر تک خدا تعالیٰ چاہے گا میں سجدہ میں رہوں گا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ **محمد ارفع راسک سل تعط واشفع تشفع** یعنی اے محمد ﷺ سر اٹھاؤ جو مانگو گے ملے گا اور جس کی شفاعت کرو گے قبول ہوگی۔ اور حدیث کے اخیر لکھا ہے کہ "یہ قائم ہونا ہے مقام محمود میں جس کا وعدہ قرآن میں ہے"۔ اب سوال یہ ہے کہ مقام محمود میں کھڑے ہو کر محمد ﷺ اپنی امت کی شفاعت کریں گے یا غلام قادیانی کی امت کی؟ اور شفاعت کرنے والے محمد ﷺ ہوں گے یا غلام احمد قادیانی ہوگا؟ اگر غلام احمد ہوگا تب تو وہ اس پیشگوئی کا مستحق بھی ہوسکتا ہے۔ اور اگر مقام محمود میں محمد ﷺ کھڑے ہوں گے اور شفاعت کریں گے۔ (اور یقیناً وہی ہوں گے جیسا کہ تمام امت محمدیہ کا ایمان ہے) تو پھر اس پیشگوئی کے مصداق بھی وہی ہوں گے نہ کوئی ایرا غیرا نتھو خیرا۔ پس یہ دلیل بھی ردی ہے۔

**ساتوں دلیل:۔** ﴿هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ﴾ "وہ آنے والا رسول لوگوں کو کہے گا کہ اے لوگو تم جو دنیا کی تجارت کی طرف جھکے ہوئے ہو کیا میں تمہیں وہ تجارت بتاؤں جس کی وجہ سے تم عذاب الیم سے بچ جاؤ"۔ یہ آیت بتاتی ہے کہ اس زمانہ میں تجارت کا بہت زور ہوگا۔ لوگ دین کو بھلا کر دنیا کی تجارت میں لگے ہوں گے۔ چنانچہ یہ وہ زمانہ ہے جس میں دنیا کی تجارت کی اس قدر کثرت ہے کہ پہلے کسی زمانہ میں نہیں ہوئی یہی وجہ ہے کہ مسیح موعود نے ان الفاظ میں بیعت لی کہ "کہو میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



گا''۔ پس یہ آیت بھی ثابت کرتی ہے کہ ان آیات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہی ذکر ہے۔'' (انوار خلافت ص ۴۸)

**الجواب:۔** اس قسم کی عقل کے لوگ پہلے بھی گزرے ہیں جن کو قرآن کی آیات سے اپنا مطلب ملتا تھا اور ملنا چاہیے۔ ایک شاعر کہتا ہے ؎

بسکہ در جان فگارم چشم بیارم توئی ہر چہ پیدا میشود از دور پندارم توئی

یعنی ''اے محبوب تو میرے دل اور آنکھوں میں ایسا سمایا ہے کہ جو کچھ بھی دور سے دکھائی دیتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ تو ہی ہے۔'' میاں محمود صاحب کو اپنے باپ مرزا غلام احمد صاحب کی رسالت کا اس قدر ثبوت قرآن سے ملتا ہے کہ ہر ایک آیت سے مرزا صاحب کی رسالت ثابت ہے اور ہر ایک آیت قرآن مجید مرزا صاحب کے زمانہ اور ان کی ذات کے واسطے تھی۔ یہ تو پہلے خدا تعالیٰ سے (نعوذ باللہ) غلطی ہوئی کہ ۱۳ سو برس پہلے قرآن نازل کر دیا۔ اور جس کی طرف قرآن نازل کرنا تھا وہ پیدا نہ ہوا۔ اس لئے قادیانی خدا کو ۱۳ سو برس کے بعد پھر دوبارہ قرآن نازل کرنا پڑا۔ کیونکہ وہ رسول جس کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی اب ۱۳ سو برس بعد پیدا ہوا۔ یا خدا نے جان کر عمداً اپنی مخلوق کو گمراہ کیا۔ کیا یہ فرمانا میاں صاحب کا اس لطیفہ سے بڑھ کر نہیں ہے کہ ''قرآن تو حضرت علی پر اترا تھا اور رسالت بھی انہی کے واسطے تھی لیکن جبرئیل علیہ السلام نے غلطی سے محمد ﷺ کو رسالت دے دی اور قرآن بھی انہی کے حوالہ کر دیا''۔ اب زمانہ روشنی کا ہے اور الحاد بھی قدرے عقل سے ہو سکتا ہے چونکہ وہ زمانہ سادہ لوحی اور کم عقلی تھا اس لیے بجائے خدا تعالیٰ کو الزام دینے کے جبرائیل کو ملزم بنایا گیا حالانکہ اسے بھیجنے والا خدا تعالیٰ تھا۔ لیکن میاں محمود صاحب نے اس غلطی کو بھی نکال دیا ہے کہ اصل غلطی کرنے والا (نعوذ باللہ) خدا تعالیٰ ہے۔ کیونکہ مخاطب اور اصل مصداق تو غلام احمد قادیانی تھا مگر اللہ تعالیٰ نے باوجود دعویٰ علام الغیوب کے محمد بن



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



عبداللہ کو ۱۳ سو برس پہلے خطاب کر دیا ہے۔

اب ہم میاں صاحب سے دریافت کرتے ہیں کہ محمد ﷺ کے زمانہ میں جب یہ تعلیم نہ تھی اور محمد ﷺ نے آخرت کی تجارت نہ بتائی تھے صرف مرزا صاحب نے ہی بتائی اور مرزا صاحب ہی اس امر پر بیعت لیتے تھے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا تو ۱۳ سو برس تک جو اس قدر اولیاء اللہ تارک الدنیا گذرے ہیں انہوں نے کس کے ہاتھ پر بیعت کر کے دین کو دنیا پر مقدم کیا۔

**دوم**:۔ وہ دین کس طرح کامل ہوسکتا ہے جس میں اس قدر کمی ہے کہ اس کو آخرت کی تجارت کی خبر تک نہیں وہ اپنے تمام پیروؤں کو صرف دنیاوی تجارت کی طرف جھکاتا ہے۔

**سوم**:۔ ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾ جو قرآن میں ہے غلط ثابت ہوگا۔ کیونکہ جو دین تجارت دنیا ہی بتائے وہ ناقص ہے۔ دین کی نعمت میں اس قدر کمی تھی کہ دنیا پر دین مقدم کرنا نہیں بتایا گیا۔ وہ ۱۳ سو برس بعد بتایا جانا تھا تو خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ:۔

﴿وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ﴾ بھی غلط ہوا۔

**چہارم**:۔ مرزا صاحب کا ''ازالہ اوہام'' میں یہ لکھنا بھی غلط ہے کہ اکمال دین ہو چکا اور وہ دین محمد اور قرآن کا دین ہے۔ مرزا صاحب کو یہ کہنا چاہیے تھا کہ میرے آنے سے دین کامل ہوا اور میں نے تعلیم دی کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھو اور ناقص دین کو کامل کیا۔

**پنجم**:۔ یہ ڈھکوسلا واقعات کے بالکل برخلاف ہے۔ ذیل کے دلائل قاطعہ دیکھو۔

**اول**:۔ مرزا صاحب نے خود پندرہ روپیہ کی ملازمت چھوڑ کر کتابیں تالیف کرنے کی دوکان کھولی اور ان کو رات دن مخالفین کے جواب لکھنے کی فکر رہتی کیونکہ وہ جمعیت خاطر کے دشمن تھے جس کے سبب مرزا صاحب نمازیں بھی وقت پر نہ پڑھ پاتے اور جمع صلوتین پر عمل کرتے۔ شب بیداری اور ذکر و شغل باری تعالیٰ تو درکنار جو شخص فریضہ نماز بھی وقت پر ادا نہ



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



کرے کوئی کہہ سکتا ہے کہ ایسے شخص نے دین کو دنیا پر مقدم کیا؟ ہرگز نہیں۔

**دوم**:۔مرزا صاحب نے پیری و مریدی کی دوکان کھول کر جس قدر روپیہ کمایا اس کا وہ خود اقرار کرتے ہیں کہ جس جگہ مجھ کو دس روپے ماہوار آمدنی کی امید نہ تھی اب تک تین لاکھ روپیہ آچکا ہے (حقیقۃ الوحی، ص ۲۱۱، مصنفہ مرزا صاحب) علاوہ بر آں تالیفات کتب کا روپیہ، لنگر خانے کا روپیہ، کالج کا روپیہ، منارے کا روپیہ وغیرہ وغیرہ۔ حیلوں سے جو روپیہ لیا جاتا ہے اور اپنی جائیداد بنائی۔ یہ دین کو دنیا پر مقدم کیا یا دنیا کو دین پر مقدم کیا۔ کوئی دنیاوی تجارت ایسی نہیں کہ تاجر کو ایسی ترقی نصیب ہو۔ کوئی بھی دنیاوی تجارت ایسی بتا سکتے ہو جس میں بغیر زحمت سفر و خرید و فروخت صرف گھر بیٹھے کتابوں کی فروخت و فیس بیعت سے تاجر مالا مال ہو سکے۔

**لطیفہ**:۔ایک ترک مرزا صاحب کی زیارت کو گیا۔ جب واپس آیا تو لوگوں نے پوچھا کہ وہاں کیا کیا دیکھا؟ اس نے جواب دیا کہ "پیغمبر کتب فروشان است"۔ ایسی دنیاوی کامیابی تو کسی کسب و تجارت میں نہیں۔ لہٰذا مرزا صاحب کے الفاظ بیعت کا شاید یہ مطلب ہو کہ "دین کے بہانہ سے دنیا کماؤ" یعنی دنیا کمانے کے لیے بھی دین ہی کو مقدم رکھوں گا۔ گویا کہ دین کے بہانہ سے دنیا کماؤں گا۔

**سوم**:۔مرزا صاحب کی خوراک ولباس و مکان رہائش و دیگر تکلفات و اخراجات ظاہر کرتے ہیں کہ وہ دنیاوی آرام کو مقدم رکھتے تھے۔ یہ صرف مریدوں کے واسطے تھا کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں، نہ تو یہ عمل مریدوں کا تھا اور نہ ہی خود بدولت (مرزا صاحب) کا عمل تھا۔ کیونکہ مرزا صاحب کے سونے کے زیورات جن کی فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے مرزا صاحب کا تارک الدنیا ہونا ثابت نہیں کرتے۔

کڑے طلائی قیمتی ۷۵۰ روپے، کڑے خورد طلائی قیمتی ۲۵۰ روپے، ۲۴ عدد ڈنڈیاں، بالیاں ۲، نسبیاں ۲، ریل ۲، بالے گھنگھریاں والے ۲، کل قیمت ۶۰۰ روپے، کنگن



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



طلائی ۲۲۰ روپے، بند طلائی قیمتی ۱۰۰ روپیہ، کنٹھ مالا ۲۵۰ روپے، جھناں حور طلائی ۳۰۰ روپے، پونچیاں طلائی ۴ عدد ۱۵۰ روپے، جھناں کلاں ۴ عدد طلائی ۲۰۰ روپے، چاند طلائی ۵۰ روپے، بالیاں جڑاؤ سات عدد ۱۵۰ روپیہ، نتھ طلائی ۴۰ روپے، ٹیکہ طلائی خورد ۲۰ روپے، حمائل ۲۵ روپے، پونچیاں خورد طلائی ۲۲ عدد ۲۵ روپے، بندی طلائی ۴۰ روپے، سیپ جڑاؤ طلائی ۷۰ روپے۔ (ماخوذ از کلمہ فضل رحمانی بحوالہ نقل رجسٹری)

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے خوب فرمایا ہے

ترک دنیا بمردم آموزند خویشتن سیم وغلہ اندوزند

مریدوں سے تو بیعت لی جاتی ہے کہ "دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"۔ مگر خود مرزا صاحب اس سے مستثنیٰ تھے کیونکہ انہوں نے کسی سے بیعت نہیں کی تھی۔ لہٰذا آپ کا عمل ضروری نہ تھا۔

اب حضرت سرور عالم محمد ﷺ کے مختصر حالات لکھے جاتے ہیں (جن کی نسبت میاں صاحب کا خیال ہے کہ ان کی تعلیم یہ نہ تھی کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھو) تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ میاں صاحب نے یا تو جان بوجھ کر دھوکا دیا ہے یا انہیں علم نہیں۔

۱.....آنحضرت ﷺ کی دعا یہ تھی ﴿**یا رب اجوع یوما واشبع یوما فاما الیوم الذی اجوع فیہ فاتضرع الیک وادعوک واما الیوم الذی اشبع فیہ فاحمدک واثنی علیک**﴾ یعنی "الٰہی ایک دن میں بھوکا رہوں اور ایک دن کھانے کو ملے۔ بھوک میں تیرے سامنے گڑگڑا کر رویا کروں۔ اور کھا کر تیری حمد وثنا کروں" (شفاء ص ۱۲)

۲.....حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں۔ ایک ایک مہینہ برابر ہمارے چولہے میں آگ روشن نہ ہوتی حضرت کا کنبہ پانی اور کھجور پر گزارہ کرتا۔

(بخاری، کتاب الاطعمہ، عن عائشہ)



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



۳......حضرت عائشہ فرماتی ہیں نبی ﷺ نے مدینہ آ کر تین دن برابر گیہوں کی روٹی نہیں کھائی۔

۴......نبی ﷺ نے انتقال فرمایا تو اس وقت آنحضرت ﷺ کی زرہ بغرض غلہ ایک یہودی کے پاس رہن رکھی ہوئی تھی۔

۵......آنحضرت ﷺ نزع کی حالت میں تھے۔ آپ نے جو اخیر خطبہ فرمایا اس کے آخری الفاظ یہ ہیں: ''لوگو! مجھے یہ ڈر نہیں رہا کہ تم مشرک بن جاؤں گے۔ لیکن ڈر یہ ہے کہ دنیا کی رغبت اور فتنہ میں کہیں ہلاک نہ ہو جاؤ جیسے پہلی امتیں ہلاک ہو گئیں''۔

(از رحمۃ للعالمین ص ۲۶۳ ج ۲، بحوالہ مسلم عن عقبہ بن عامر)

۶......تیسری شرط بیعت کی۔ میں امور حق میں نبی ﷺ کی اطاعت بقدر استطاعت کروں گا ناظرین! سچا رسول تو بقدر استطاعت اقرار لیتا ہے مگر جھوٹا رسول بناوٹی طور پر بیعت لیتا ہے کہ دنیا پر دین کو مقدم کروں گا حالانکہ نہ خود اس نے ایسا کیا اور نہ اس کا کوئی مرید کر سکا۔

۷......خدا اور رسول خدا کی محبت اسے سب سے بڑھ کر ہو۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ دین کو دنیا و مافیہا پر مقدم رکھوں گا۔ ان الفاظ میں رسول اللہ ﷺ بیعت لیتے تھے۔

۸......**عن ابن عمر قال اخذ رسول اللہ ﷺ ببعض جسدی فقال کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل و عدنفسک من اھل القبور۔** (رواہ البخاری)

روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ پکڑا رسول خدا ﷺ نے بعض بدن میرا یعنی دونوں مونڈھے۔ پس فرمایا کہ رہ تو دنیا میں گویا کہ مسافر ہے تو یا گذرنے والا راہ کا اور گن تو اپنے نفس کو مردوں سے کہ قبر میں آسودہ ہیں اور سب سے گذر گئے ہیں اور مشابہت کر ان کے ساتھ زندگی میں بیچ حکم مردہ کے ہیں۔ (مظاہر حق، جلد ۴، بحوالہ بخاری ص ۳۵۰)

ناظرین! دیکھا میاں محمود صاحب کس قدر دلیر ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ جنہوں



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



نے دنیا و مافیہا کو قبول نہیں کیا اور فقر و فاقہ قبول کیا اور دنیا کو لات ماری۔ اس کو تو (نعوذ باللہ دین دنیا پر مقدم کرنا نصیب نہ ہوا۔ اور مرزا صاحب نے (باوجود یہ کہ ہر حیلہ سے دنیا کمائی اور لاکھوں روپے کی جائداد چھوڑی) دین کو دنیا پر مقدم کیا۔ حالانکہ دنیا جانتی ہے کہ مرزا صاحب جیسا طالب دنیا کوئی نہ تھا۔ وکالت کا امتحان انہوں نے اس واسطے دیا تھا کہ دین کو دنیا پر مقدم کروں گا؟ شرم!

**ایک ضمنی بات:۔** آیات۔ ﴿تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اللہ کے راستے میں جہاد کرو اپنے مال اور اپنی جانوں کے ساتھ یہ تمہارے لئے اچھی بات ہے اگر تم جاننے والے ہو۔ الخ

**الجواب:۔** ان آیات کو پیش کر کے تو آپ نے مرزا صاحب کے رسالت پر بالکل پانی پھیر دیا ہے۔ سچ ہے کہ انسانی منصوبہ نہیں چل سکتا۔ ان آیات میں مال و جان سے جہاد کرنے کا حکم ہے۔ اور وہ سچے رسول کی نسبت تھا جس نے عمل کر کے دکھا دیا۔ جھوٹے رسول نے نقل تو ساری اتاری مگر انگریزوں کے ڈر سے نفسی جہاد سے ایسا حکم عدول ثابت ہوا کہ اس کو حرام کر دیا۔ (دیکھو تحفہ قیصریہ۔ مصنفہ مرزا صاحب) کہ میں اور میرے مرید جہاد کو حرام سمجھتے ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ آنے والا رسول محمد عربی ﷺ تھا جس نے جہاد نفسی بھی کئے۔ مرزا صاحب نے نہ جہاد نفسی کیا نہ اس آیت کے مصداق بنے۔

**آٹھویں دلیل:۔** اس کے بعد فرمایا۔ ﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّيْنَ مَنْ اَنْصَارِيْ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّائِفَةٌ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّائِفَةٌ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظَاهِرِيْنَ﴾ (اے وہ لوگو جو رسول پر ایمان لائے ہو۔ اللہ تعالی



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



کے دین کے لئے مدد کرنے والے بن جاؤ جیسا کہ عیسیٰ بن مریم نے حواریین کو کہا تھا کہ تم میں سے کون ہے جو انصار اللہ ہو۔ تو انہوں نے کہا کہ ہم سب کے سب انصار اللہ ہیں پس ایمان لایا بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ اور ایک گروہ نے کفر کیا۔ پس ہم نے ان کی مدد کی جو ایمان لائے اوپر ان کے دشمنوں کے پس وہ غالب ہو گئے) اس میں یہ دلیل ہے کہ آنے والا رسول لوگوں کو کہے گا کہ انصار اللہ بن جاؤ۔ لیکن رسول کریم ﷺ کی یہ آواز نہ تھی۔ اے لوگو انصار اللہ بن جاؤ۔ بلکہ آپ کے وقت میں مہاجر و انصار کے دو گروہ تھے۔ الخ

(انوار خلافت، ص ۴۹)

**الجواب**:۔ ایک شخص ایک آنکھ سے اندھا یعنی کانا تھا۔ اس کی ایک قرآن دان ملا سے ملاقات ہوئی جو میاں صاحب جیسا قرآن دان تھا۔ ملاں صاحب نے فرمایا کہ تو کافر ہے۔ کانا بیچارہ گھبرایا اور عرض کی کہ جناب میں کیوں کر کافر ہوں میں تو قرآن اور محمد رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔ ملا صاحب نے کہا کہ قرآن میں ہے۔ ﴿ كَانَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ ﴾ جس کے معنی یہ ہیں کہ کانا آدمی کافروں میں سے ہے۔ میاں محمود صاحب بھی ایسے ہی قرآن دان ہیں کہ جو کفریات چاہیں قرآن سے نکال لیتے ہیں۔ صریح نص قرآنی خاتم النبیین کے مقابل اپنے والد صاحب کی رسالت قرآن سے ثابت کرنے کے واسطے قرآن مجید کے معانی و تفسیر سب کو بدل دیا اور رسول گری کی ایسی عینک لگائی ہے کہ ہر ایک آیت سے مرزا صاحب کی رسالت نظر آتی ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ ان مومنوں کو جو محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان لائے تھے حکم دیتا ہے کہ اے مسلمانوں تم اللہ تعالیٰ کے انصار یعنی اللہ تعالیٰ کے دین کے مددگار بن جاؤ۔ اور آگے تحریص دلانے کے واسطے نظیر کے طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قصہ نقل فرمایا جس کو ۱۹ سو برس گزر چکے۔ مقصود اس قصہ کے ذکر کرنے کا یہ تھا کہ جس طرح حضرت عیسیٰ کی مدد کرنے کے واسطے حواریین تھے اسی طرح محمد رسول اللہ کی مدد



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/


کے واسطے تم جو صحابی رسول اللہ ہو حواریین کی طرح مددگار بن جاؤ۔ چنانچہ ''تاریخ اسلام'' بتا رہی ہے کہ مسلمانوں اور صحابہ کرام نے اس پر ایسا عمل کر کے دکھایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں سے بھی نہ ہو سکا تھا۔ اور صحابہ کرام ودیگر انصار نے وہ امداد فرمائی کہ مال و جان، خویش واقارب، غرض جو کچھ تھا محمد رسول اللہ ﷺ پر قربان کیا اور عزیز جانیں اسلام کی امداد میں لڑا دیں اور دوسرے مسلمانوں کی ایسی امداد کی جس کی نظیر اکناف عالم میں کہیں نہیں ملتی۔ انصار رحمھم اللہ علیھم اجمعین نے مہاجرین مسلمان بھائیوں پر اس طرح مال فدا کیا کہ آنحضرت ﷺ کے اشارہ پر ہر ایک انصار نے اپنا اپنا نصف مال اپنے مسلمان بھائیوں کو دے دیا۔ دنیا میں کسی اور مذہب کے انصار کا ایسا سلوک اور ہمدردی ہے؟ ہرگز نہیں۔ جیسی امداد اور اطاعت رسول کریم ﷺ کی انصار نے کی کسی اور قوم کی طرف سے ایسی نظیر پیش ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔

مگر تیرہ (۱۳) سو برس بعد میاں محمود صاحب کو (وہ کاروائی جو ہوئی تھی اور مسلمان جو انصار اللہ ثابت ہوئے) غیر محل نظر آتا ہے۔ کیونکہ رسول جس کی امداد کے واسطے اللہ تعالیٰ کا حکم تھا کہ ﴿كُونُوْا اَنْصَارَ اللهِ﴾ وہ رسول اب ۱۳ سو برس کے بعد آیا ہے۔ اور اصلی انصار اب ہی پیدا ہوئے (نعوذ باللہ) جس طرح وہ بناوٹی رسول عربی تھا اسی طرح بناوٹی انصار تھے اصلی رسول اور اصلی انصار تو اب آئے ہیں کیونکہ یہ ایک آیت ﴿مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ﴾ قرآن کی مرزا صاحب کے حق میں ہے یہ ایسی مثال ہے کہ ایک جاہل جس کا نام محمد، موسیٰ ہو کہے کہ میرا نام خدا نے محمد اور موسیٰ رکھا ہے اور اصلی محمد اور موسیٰ میں ہوں۔ اور قرآن کی آیت ﴿فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ﴾ جو موسیٰ علیہ السلام کے حق میں ہے وہ اپنے حق میں بتائے اور کہے کہ میں نبی و رسول ہوں۔ کیونکہ قرآن مجید میں محمد وموسیٰ میرا نام درج ہے۔ کوئی مسلمان اس محمد وموسیٰ کی یاوہ گوئی تسلیم کرلے گا تو میاں صاحب کا استدلال بھی


Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



اس آیت سے وہ مرزا صاحب کے احمد رسول ہونے کا تسلیم کر سکے گا۔ مگر افسوس قرآن ہے یا خودرائی اور ہوائے نفس کی گھوڑ دوڑ کا میدان ہے اور لطف یہ ہے کہ مسلمانوں کو یہودی صفت کہا جاتا ہے۔ یہودیوں نے تو اس قدر تحریف و کھینچ تان توریت کے معانی و تفسیر میں نہیں کی تھی جیسی کہ میاں صاحب نے دلیل پیش کی ہے۔ کہ چونکہ محمد رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا کہ لوگو انصار بن جاؤ۔ اس آیت سے ثابت ہے کہ مرزا صاحب چونکہ انصار اللہ ہونے کی درخواست کرتے تھے اس لئے وہ سچے رسول اور اسمہ احمد کے مصداق ہیں۔ کیونکہ ان کو ایک نسبت عیسیٰ (علیہ السلام) سے ہے۔ اور یہ نہیں سمجھتے کہ جب مرزا صاحب کو حضرت عیسیٰ سے نسبت ہے تو فنافی احمد ہونا اور محمد ثانی ہونا باطل ہے۔

میاں صاحب کا یہ فرمانا کہ ”لیکن رسول کریم ﷺ کی یہ آواز نہ تھی کہ اے لوگو! انصار اللہ بن جاؤ۔ بالکل غلط ہے۔ میں ایک وعظ یا تقریر یا لیکچر آنحضرت ﷺ کا نقل کرتا ہوں جس سے ناظرین کو معلوم ہو جائے گا کہ میاں صاحب کا یہ کہنا کہاں تک غلط اور راستبازی کے خلاف ہے۔ وہ تقریر آنحضرت ﷺ کی یہ ہے۔

اے لوگو! میں تم سب کے لئے دنیا اور آخرت کی بہبودی لے کر آیا ہوں۔ اور میں نہیں جانتا کہ عرب بھر میں کوئی شخص بھی اپنی قوم کے لئے اس سے بہتر اور افضل کوئی شے لایا ہو۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں آپ لوگوں کو اس کی دعوت دوں بتاؤ تم میں سے کون میرا ساتھ دے گا۔ (یہ بعینہ ﴿مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَی اللّٰهِ﴾ کا ترجمہ ہے) یہ سن کر سب کے سب چپ ہو گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر کہا یا رسول اللہ ﷺ میں حاضر ہوں۔

(از رحمۃ للعالمین، ج ص ۱۵۱ بحوالہ ابوالفداء، ص ۱۱۷)

اب ہم میاں صاحب سے پوچھتے ہیں کہ یہ کس کی آواز تھی؟ اور یہ واقعہ ﴿کُوْنُوْا اَنْصَارَ اللّٰهِ﴾ اور ﴿نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ﴾ کے مطابق ہے یا نہیں؟



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



**دوم:۔** آپ نے خود ہی آگے جا کر ایک قصہ مہاجرین وانصار کا نقل کر کے بتا دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو انصار بہت عزیز تھے۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ "اگر لوگ ایک وادی میں جائیں اور انصار دوسری وادی میں تو میں اس وادی میں جاؤں گا جس میں انصار گئے ہوں اے خدا انصار پر رحم کر"۔ کیا سچے رسول ﷺ کے اس ارشاد سے یہ امور ثابت نہیں ہیں؟

ا...... آنحضرت ﷺ کی آواز ثابت ہوئی کہ آنحضرت ﷺ نے انصار کو اپنے دست بازو ہونے کے واسطے فرمایا تھا جب ہی تو ان لوگوں نے ایسے ہمدردی کی۔

۲...... آنحضرت ﷺ ہی وہ رسول تھے جن کی بشارت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی۔ کیونکہ جیسا عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا ﴿مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَی اللّٰهِ﴾ نبی کریم ﷺ نے بھی فرمایا کہ "بتلاؤ تم میں سے کون میرا ساتھ دے گا"۔ جس طرح حواریان عیسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا کہ "ہم انصار اللہ ہیں" اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں اٹھ کر عرض کی کہ "میں حاضر ہوں" یعنی میں انصار اللہ میں سے ہوں۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اعلیٰ درجہ کے مددگار ثابت ہوئے۔

۳...... آنحضرت ﷺ کا انصار کے حق میں دعا فرمانا اور یہ فرمانا کہ جس وادی میں انصار ہوں اسی وادی میں رہوں گا۔ انصار کی کمال ہمدردی اور اخلاص کا ثبوت ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں سے بدرجہ بڑھ کر ہے۔ پس جس رسول کے آنے کی خبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی اس کا آنا آنحضرت ﷺ کی ذات سے ثابت ہوا اور ان کے انصار اور انصار کے لئے اس کا آواز کرنا بھی ثابت ہوا۔

مرزا صاحب کے انصار ایسے تھے کہ مرزا صاحب خود ان کی نسبت لکھتے ہیں۔ "ان میں نہ اخلاص ہے نہ ہمدردی۔ درندوں کی خصلتیں رکھتے ہیں اور قادیان میں



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



آ کر کھانے پینے پر لڑتے ہیں اس لئے جلسہ ملتوی کیا جائے‘‘۔ (دیکھو اشتہار شہادۃ القرآن، مندرجہ خیر نجات)

وزیر چنیں شہریار چناں جیسے رسول بناوٹی ویسے ہی انصار بناوٹی

پس آپ کا استدلال اس آیت سے بھی غلط ثابت ہوا۔

**نویں دلیل**: اس سورۃ سے اگلی ہی سورۃ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ﴿**هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ**﴾ اور اس کے بعد فرماتا ہے ﴿**وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ**﴾ اور وہ اس رسول کو ایک اور جماعت میں مبعوث کرے گا جواب تک تم سے نہیں ملی۔ ان آیات میں آنحضرت ﷺ کی دو بعثتوں کا ذکر ہے۔ اور چونکہ احادیث سے آپ کے بعد ایک مسیح کا ذکر ہے۔ جس کی نسبت آپ نے یہاں تک فرمایا ہے کہ وہ میری قبر میں دفن ہوگا۔ یعنی وہ اور میں ایک ہی وجود ہوں گے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسری بعثت سے مراد مسیح موعود ہے۔ (صفحہ ۵۰، انوار خلافت)

**الجواب**: اس آیت کا ترجمہ بھی عادت کے موافق غلط کیا ہے۔ پہلے ہم صحیح ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب کا لکھتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ ناظرین خود کو سمجھ جائیں گے کہ یہ آیات مسیح موعود اور اس کی جماعت کے واسطے ہرگز نہیں۔ **هُوَ الَّذِیْ** وہ خدا ہے جس نے اٹھایا ان پڑھوں میں ایک رسول۔ اور میاں صاحب لکھتے ہیں وہ اس رسول کو ایک اور جماعت میں مبعوث کرے گا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ رسول ابھی مبعوث نہیں ہوا۔ گویا آئندہ زمانہ میں مبعوث ہوگا۔ چونکہ **بَعَثَ** کا صیغہ ماضی تھا جس کے معنی ’’مبعوث کیا یا اٹھایا‘‘ ہیں۔ اس لئے میاں صاحب کو دھڑکہ ہوا کہ ماضی کو استقبال میں بیان کرنا سوائے



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



قیامت کے اس جگہ بالکل غلط ہے تو ماضی کے معنی بھی تسلیم کیے کہ وہ رسول محمد رسول اللہ ﷺ تھے۔ مگر ان کی بعثت پھر دوبارہ ہوگی۔ چونکہ یہ بالکل خلاف علم صرف ونحو اور عقل ہے کہ بعث ماضی کے صیغے کو استقبال کر کے مانا جائے کہ محمد رسول اللہ ﷺ دوبارہ مبعوث ہوگا۔ اس لئے میاں صاحب کو کوئی سند صرفی ونحوی پیش کرنی چاہیے کہ کس قاعدہ عربیت سے آپ ماضی کے معنی استقبال کے کرتے ہیں۔ یہ قیامت کا ذکر تو نہیں۔

**ترجمہ:۔** انہی میں کا، پڑھتا ان کے پاس اس کی آیتیں اور ان کو سنوارتا اور سکھاتا کتاب اور عقل مندی، اور اس سے پہلے پڑے تھے وہ صریح بھلائی میں اور ایک اور ان کے واسطے انہی میں سے جو ابھی نہیں ملے ان میں اور وہی ہے زبردست حکمت والا۔ ''فائدے'' میں لکھتے ہیں ان پڑھے عرب لوگ تھے جن کے پاس نبی کی کتاب نہ تھی۔

ہم یہاں حافظ نذیر احمد صاحب کا ترجمہ نقل کرتے ہیں تا کہ ناظرین خوب سمجھ جائیں کہ میاں صاحب نے ترجمہ غلط کیا ہے: ''وہ خدا ہی تو ہے جس نے عرب کے جاہلوں میں انہی میں سے (محمد ﷺ) پیغمبر دنیا کر کے بھیجا۔ وہ ان کو خدا کی آیتیں پڑھ کر سناتے اور ان کو کفر و شرک کی گندگی سے پاک کرتے اور ان کو کتاب الٰہی اور عقل کی باتیں سکھاتے ہیں ورنہ اس سے پہلے وہ صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔ اور نیز خدا نے ان پیغمبر کو اور لوگوں کی طرف بھی بھیجا ہے جو ابھی تک ان عرب کے مسلمانوں میں شامل نہیں ہوئے مگر آخر کار ان میں آملیں گے۔ اور خدا زبردست اور حکمت والا ہے۔ (نذیر احمد ص ۲۱۷)

**فائدہ:۔** ان سے مراد اہل فارس اور دوسرے اہل عجم (یعنی عرب کے سوا ساری دنیا کے لوگ، فقط۔ ''ملل ونحل'' میں شہرستانی نے لکھا ہے کہ فرقہ باطنیہ کا عقیدہ ہے کہ ہر ظاہر کے لئے باطن اور ہر تنزیل کے لئے تاویل ہوتی ہے۔ اس لئے وہ ہر آیت قرآن کے ظاہری معنی کو چھوڑ کر اپنے مطلب کے معنی کرتے ہیں۔ میاں صاحب بھی غلط معنی کر کے اپنے



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



والد (مرزا غلام احمد صاحب) کی نبوت و رسالت ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں سب سے پہلے ہم بعثت ثانی کے مسئلہ پر بحث کر کے ثابت کرتے ہیں کہ یہ مسئلہ یونانی حکماء و فلسفیوں کا ہے جو کسی دین کے پابند نہ تھے۔ اور مرزا صاحب، ان کے فرزند میاں محمود صاحب نے انہی کی پیروی کی ہے۔ ''تاریخ فلسفہ و یونان'' میں لکھا ہے کہ فیثا غورس کا دعویٰ تھا کہ میں کئی دفعہ دنیا میں آیا ہوں چنانچہ بیان کیا کہ ا ثالیدس کی روح جب اس کے جسم سے نکلی تو اوکوریہ کے جسم میں گئی اور شہر نروادہ کے محاصرہ میں اس کو قبیلاس نے زخمی کیا۔ پھر اس کے جسم سے نکلی تو بر ہونیوس کے جسم میں داخل ہوئی۔ پھر ایک صیاد کے جسم میں آئی جس کا نام یوروس تھا۔ اس کے بعد اس عاجز کے جسم میں بروز کی جس کو تم فیثا غورس کہتے ہو۔ الخ

(ماخوذ از افادۃ الافہام، حصہ اول، ص ۳۰۵)

میاں صاحب مسلمانوں کے ڈر کے مارے ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ تناسخ نہیں۔ کیا خوب ع

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

اسی کو کہتے ہیں۔

اچھا صاحب محمد ﷺ جب پہلے عرب میں مبعوث ہوئے اور پھر بعثت ثانی میں بقول مرزا صاحب اور آپ کے قادیان میں رونق افروز ہوئے اور یہ بعثت ثانی تھی۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ تناسخ نہیں تو اور کیا ہے۔ کیونکہ دوبارہ دنیا میں آنا نسخ نہیں تو مسخ ہے یا سلخ یا خلع۔ اب ہر ایک کی تشریح سنو۔

**نسخ**:۔ زائل شدن روح از قالب خود بہ قالبے دیگر۔ جس کو تناسخ واوا گون کہتے ہیں۔ یعنی روح کا ایک جسم سے تعلق چھوڑ کر دوسرے جسم میں آنا۔ اس سے تو مرزا صاحب اور میاں محمود صاحب کو انکار ہے۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/


**مسخ**:۔ ایک صورت کا دوسری صورت میں تبدیل ہو جانا۔ جیسا کہ زید کی صورت بکر سے بدل جائے۔ جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شکل شمعون یا یہودا سے بدل گئی تھی یا کرشن جی کی ایک بوڑھی عورت کے بیٹے سے یا راجہ کنس کی اگرسین سے۔

**سلخ**:۔ اچھی اور اعلیٰ شکل سے بد اور بری شکل میں آنا۔ یعنی اعلیٰ سے ادنیٰ ہونا جیسا کے بنی اسرائیل بندر ہو گئے تھے۔ چنانچہ نص قرآنی کو ﴿كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ﴾ سے ثابت ہے۔

**خلع**:۔ جان خود را بجسم دیگر انداختن۔ یہ ایک عمل ہوتا ہے کہ جوگی لوگ ریاضت سے کسی مردہ جسم میں اپنی روح لے جاتے ہیں۔ اس کو انتقال روح بھی کہتے ہیں۔ یہ اکثر صوفیوں میں بھی عمل اہل ہنود سے منتقل ہوا ہے۔

اب محمد ﷺ کی رجعت یا بعثت ثانی کس طرح ہوئی۔ اگر کہو کہ حضرت محمد ﷺ کی روح مبارک مرزا صاحب کے جسم میں داخل ہوئی تو یہ بدو وجہ باطل ہے۔

پہلی وجہ یہ ہے کہ روح مبارک آنحضرت ﷺ کا ۱۳سو برس کے بعد خلد بریں اور مقام اعلیٰ علیین سے خارج ہونا ماننا پڑے گا اور یہ نصوص قرآنی کے صریح برخلاف ہے کہ خدا تعالیٰ مرزا صاحب کی مسیحیت کی خاطر اپنے حبیب حضرت محمد ﷺ کی روح پاک کو دوبارہ اس دار فانی میں رجعت کی تکلیف دے اور دوبارہ اسے شربت مرگ چکھائے۔ اور اسی کا نام تناسخ ہے جو بالبداہت باطل ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کی روح بھی مرزا صاحب کے جسم میں رہے اور روح محمدی بھی مرزا صاحب کے جسم میں داخل ہو کر نبوت و رسالت کی ڈیوٹی بجا لائے سو یہ بھی باطل ہے۔ کیونکہ ایک جسم میں دو روح منتظم نہیں رہ سکتے۔ پس روحانی رجعت محال بلکہ ناممکن اور خیال باطل ہے۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



**دوم:۔** محمد ﷺ کی سخت ہتک ہے۔ کہ پہلی بعثت میں تو افضل الرسل ہوں اور بعثت ثانی میں ایک امتی غلام بن کر آئیں۔ اور پہلی بعثت میں تو شہنشاہ عرب ہوں اور بعثت ثانی میں عیسائیوں اور آریوں کی عدالتوں میں بحیثیت رعیت و مجرم کے مارا مارا پھرے۔ کسی عدالت سے سزا پائے اور کسی سے معاف کیا جائے۔ اگر کہو کہ محمد ﷺ کا جسم مبارک مرزا صاحب کے جسم کے ساتھ ایسا متحد الصفات ہو گیا کہ دوئی بالکل دور ہو گئی اور مرزا صاحب محمد ﷺ سے بدل گئے اور مرزائیت محمدیت میں فانی ہو کر عین محمد بن گئی۔ جیسا کہ **یدفن معی** سے کہتے ہو تو یہ بالبداہت باطل ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب کی شکل محمد ﷺ کی شکل نہ تھی اور نہ جسم محمد ﷺ کا مرزا صاحب کے جسم سے بدلا تھا۔ پس جسمانی رجعت یا بعثت ثانی کا ڈھکوسلا باطل ہے۔ اور قبر میں دفن ہونا بھی باطل ہے۔ اگر کہو کہ مرزا صاحب بہ سبب پیروی تام محمد رسول اللہ ﷺ کے رنگ محمدی میں ایسے رنگین ہوئے کہ عین محمد بن گئے۔ تو یہ بھی واقعات کے برخلاف ہے۔ ذیل میں ہم اس اجمال کی تفصیل کئے دیتے ہیں۔

جب شرط فوت ہو تو مشروط فوت ہو جاتا ہے۔ جب شرط متابعت تام کی لازم ہے تو پہلے مرزا صاحب میں متابعت تامہ ثابت کرنی چاہئے۔ متابعت تامہ کے یہ معنی ہیں کہ "مراتب متابعت سب کے سب پورے کئے جائیں"۔ مگر مرزا صاحب میں متابعت تامہ ثابت نہیں ہوتی کیونکہ حضور علیہ السلام کی متابعت مرزا صاحب نے پوری نہیں کی۔

**الف:۔** حضور علیہ السلام ہمیشہ حج کیا کرتے تھے۔ مرزا صاحب نے ایک حج بھی نہیں کیا۔

**ج:۔** حضور علیہ السلام نے مکہ سے مدینہ میں ہجرت فرمائی۔ مرزا صاحب نے ہرگز اپنے گاؤں سے کبھی ہجرت نہیں کی۔

**د:۔** حضور علیہ السلام نے فقر و فاقہ سے زندگی بسر فرمائی تھی۔ مرزا صاحب ہمیشہ دنیاوی آسائش و آرام سے رہتے رہے اور مقویات استعمال فرماتے رہے۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



•:۔ حضور ﷺ صدقہ کا مال قبول نہ فرماتے۔ مرزا صاحب نے ہر قسم کی خیرات وصدقات کو قبول کیا اور کبھی کسی نے تحقیق نہیں کی کہ چندہ آمدہ کس قسم کا ہے۔ اور اسی چندہ سے ان کا ذاتی اور خانگی خرچ ہوتا تھا۔ جب مرزا جی میں مماثلت تامہ کا ثبوت نہیں ہے تو پھر وہ صرف زبانی دعویٰ فنافی الرسول سے عین محمد ﷺ ہرگز نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ان کا وجود حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا وجود قرار دیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ جب شرط فوت ہو تو مشروط بھی فوت ہو جاتا ہے۔ بلکہ اس قاعدہ متابعت تامہ سے تو مرزا صاحب ایک کامل امتی بھی ثابت نہیں ہو سکتے کیونکہ امت محمدی میں ہزاروں بلکہ لاکھوں سنت نبی کے ایسے پیرو گزرے ہیں کہ تمام کام حضور ﷺ کی پیروی اور متابعت میں کئے ہیں۔ کئی کئی دفعہ حج کو گئے۔ جہاد کئے فقر وفاقہ میں عمریں بسر کیں۔ مرزا صاحب کا صرف زبانی دعویٰ بلا ثبوت قابل تسلیم نہیں اگر کہو کہ ان کے اشعار سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کو عشق رسول اللہ ﷺ کامل طور پر تھا تو یہ کوئی ثبوت محبت نہیں ہے کیونکہ بے انتہا شعراء اور نعتیں مدح رسول اللہ ﷺ میں شاعر ہمیشہ تصنیف کرتے چلے آئے ہیں مگر کسی نے ان میں سے دعویٰ نبوت ورسالت نہیں کیا۔ اور نہ کوئی شاعر نبی ہوا یہاں بعض اشعار بطور نمونہ درج کیے جاتے ہیں۔

دل بریان وچشم تر زعشق مصطفیٰ دارم ۔۔۔ نہ دارد ہیچ کافر ساز وسامانے کہ من دارم

ہمدمو! گو ہیں بظاہر مائل زنار ہم ۔۔۔ دل سے ہیں مفتون حسن احمد مختار ہم

یہ ایک ہندو کا شعر ہے کہ کیا اس شعر سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہندو عاشق رسول اللہ اور فنافی الرسول تھا؟ ہرگز نہیں۔ لہٰذا مرزا صاحب نے بھی اگر شاعرانہ طور سے لکھ دیا ؎

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم ۔۔۔ گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

وغیرہ وغیرہ۔ تو اس سے مرزا صاحب نہ تو عاشق محمد ثابت ہوتے ہیں اور نہ ان کی پیروی کا ثبوت ملتا ہے۔ مرزا صاحب سے بڑھ کر شاعر لکھنے والے گزرے ہیں تو پھر آپ



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



کے قاعدہ سے سب میں بعثت ثانی محمد ﷺ کی تسلیم کرنی پڑے گی۔ سنو! عراقی صاحب فرماتے ہیں ؎

انوار انبیاء ہمہ آثار نور من　انفاس اولیاء زنسیم معطرم

بر من تمام گشت نبوت کہ خاتم　وازمن کمال یافت ولایت کہ سرورم

ان اشعار سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص مرتبۂ عشق میں مرزا صاحب سے ایسا زیادہ تھا کہ خاتم النّبیین ہوا۔ لیکن کیا یہ سچ مان لینے کے قابل ہے؟ ہرگز نہیں۔ تو پھر ایک شاعر شاعرانہ کلام سے کس طرح عین محمد ﷺ ہوسکتا ہے۔ پس یہ بالکل غلط ہے کہ مرزا صاحب بہ سبب پیروی تامہ ومحبت رسول اللہ ﷺ کے عین محمد تھے۔ اوران کی پیدائش محمد ﷺ کی بعثت ثانی تھی۔ جب بعثت ثانی کا ڈھکوسلا بلا دلیل ہے اور واقعات کے برخلاف ہے تو پھر یہ بھی غلط ہے کہ مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت محمد ﷺ کے برخلاف نہیں۔ کیونکہ مرزا صاحب عین محمد تھے۔ اگر مرزا صاحب عشق محمد ﷺ سے مخمور ہوتے تو پھر مثیل عیسیٰ نہ ہوتے، مریم نہ ہوتے ہم ذیل میں مرزا صاحب کی عبارت نقل کرتے ہیں تا کہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ مرزا صاحب کو عشق محمد ﷺ ہرگز نہ تھا۔ بھلا عشق محمد ﷺ کے ہوتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام، مریم اور کرشن جی مہاراج سے کیا نسبت؟ محمد ﷺ کا در چھوڑ غیروں کا بروز ہونا عدم عشق محمد ﷺ کی دلیل ہے۔ سنئے! مرزا صاحب اپنی کتاب ''تبلیغ'' میں لکھتے ہیں: ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے ایک نائب کی درخواست کی جو انہی کی حقیقت وجوہر کا متحد ومشابہ ہو۔ اور بمنزلہ انہی کے اعضاء جوارح کے ہو''۔ اللہ نے آپ کی یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی دعا قبول فرما کر میرے دل میں مسیح کے دل سے پھونکا گیا تو مجھے تو جہات وارادات مسیح کا ظرف بنایا گیا۔ حتیٰ کہ میرا تسمہ اسی سے بھر گیا۔ اور اب میں وجود مسیح کے سلک میں اس طرح پرو دیا گیا ہوں کہ ان کا لبد وروح نفس کے اندر عیاں ہے



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/

www.aqaideislam.com/org/net

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



تحریر پیش کرتے ہیں۔ جس میں وہ قبول کرتے ہیں کہ یسوع اور عیسیٰ ایک ہی ہے۔ (دیکھو توضیح المرام ص ۳)

''مسلمانوں کو واضح رہے کہ ''عیسیٰ'' اور ''یسوع'' ایک ہی ہے۔ پس مرزا صاحب یسوع بھی تھے۔ اب ثابت ہوا کہ جب مرزا صاحب خود عیسیٰ و یسوع تھے اور چال چلن بھی ایسا ہی تھا جس کا عکس مرزا صاحب پر پڑا اور وہ عین یسوع و عیسیٰ ہو گئے۔ تو پھر اسی وجود مرزا صاحب محمد ﷺ کے واسطے کوئی جگہ نہ رہی۔ کیونکہ مرزا صاحب قبول کرتے ہیں اور خود لکھتے ہیں کہ میرا دل، میرا جگر، میرے عروق، میرے اوتار مسیح ہی سے بھرے ہوئے ہیں۔ اب بتاؤ کہ محمد ﷺ کے واسطے جب جگہ ہی نہیں اور مرزا صاحب کے دل اور جگر وعروق وغیرہ پر حضرت مسیح کا پورا پورا قبضہ ہے تو پھر محمد ﷺ کہاں اترے؟ اور مرزا صاحب عین محمد ﷺ کس طرح ہوئے اور ان کا دعویٰ نبوت کس طرح درست ہوا؟ مرزا صاحب جب مسیح کا بروز تھے۔ اور کرشن جی کا بھی بروز تھے اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کا بروز تھے۔ اور بروز کے سبب عین عیسیٰ علیہ السلام اور کرشن ہی تھے تو پھر عین محمد ہونا باطل ہے۔ اگر عین محمد ہونا صحیح ہے تو عیسیٰ اور کرشن وغیرہ ہونا جھوٹ ہے۔ اور جھوٹا آدمی کبھی اس قابل نہیں کہ اس کی کوئی بات تسلیم کی جائے اگر یہ سچ ہے کہ مرزا صاحب عین عیسیٰ و عین کرشن تھے تو عین محمد ہونا جھوٹ ہے۔ اور اگر عین محمد تھے تو عین عیسیٰ اور کرشن ہونا جھوٹ ہے۔ اور جھوٹا کبھی نبی نہیں ہوتا۔ یہ بھی کاذب مدعیان نبوت کی چال ہے جو مرزا صاحب چلے ہیں۔ سید محمد جونپوری مہدی مرزا صاحب سے پہلے ۹۱۰ ہجری میں متابعت تامہ محمد ﷺ سے مدعی نبوت و مہدویت ہو چکا ہے چنانچہ متابعت میں بھی ایسا کامل تھا کہ حج کو گیا اور مقام رکن میں (جیسا کہ حدیثوں میں ہے لوگوں سے بیعت بھی لی اور جہاد نفسی بھی کیا اور آخر متابعت تامہ میں نماز وتر محمد ﷺ کی مانند ادا کی اور فوت ہوا۔ چنانچہ ''فضائل سید محمود'' میں منقول



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



ہے کہ عادت میراں (مہدی) کی یہ تھی کہ بلا ناغہ نماز جمعہ کے واسطے جایا کرتے تھے۔ایک جمعہ کو بدستور سابق جامع مسجد میں آ کر نیت نماز وتر کی با آواز بلند باندھی۔ وہاں کے قاضی وخطیب نے سن کر کہا کہ یہ ذات مہدی موعود ہے۔اس نے متابعت محمد ﷺ کی کی ہے کہ نماز وتر کی ادا کی اور جمعہ سے رخصت ہوا۔اس مرد کو دوسرا جمعہ نصیب نہ ہوگا۔چنانچہ ایسا ہی ہوا۔کہ مراجعت کی۔اثنائے راہ میں بیماری شروع ہوئی کہ وجود گرم ہوا۔اور بروز پنج شنبہ نوازدہم ذیقعد ۹۱۰ھ اسی ہفتہ میں انتقال ہوا۔یعنی سید محمد جونپوری متابعت محمد رسول اللہ میں ایسا کامل تھا کہ نماز وتر متابعت محمد رسول اللہ میں ادا کی اور انتقال بھی بخار کی بیماری سے ہوا جیسا کہ محمد ﷺ کا انتقال بخار سے ہوا تھا۔اس کے برعکس مرزا صاحب ہیضہ کی بیماری سے فوت ہو گئے۔اور لاہور میں فوت ہوئے اور قادیان میں دفن ہوئے۔حالانکہ نبی کی یہ نشانی ہے۔کہ جس جگہ فوت ہوتا ہے اسی جگہ دفن ہوتا ہے۔مرزا صاحب کی ہر ایک بات محمد ﷺ کے برخلاف ہے۔مگر دعویٰ متابعت تامہ کا ہے معلوم نہیں کہ وہ متابعت کے کیا معنی سمجھتے تھے۔مرزا صاحب کی متابعت بھی استعاری اور غیر حقیقی ہے کہ ظاہر میں تو محمد رسول اللہ ﷺ کی سخت اور صریح مخالفت کرتے ہیں مگر منہ سے کہتے جاتے ہیں کہ بسبب متابعت تامہ عین محمد بن گیا ہوں اور میرا دعویٰ نبوت خاتم النبیین و **لا نبی بعدی** کے برخلاف نہیں کیونکہ عین محمد ہوں بلکہ محمد ﷺ کی قبر میں بھی مدفون ہوں۔

**ناظرین**:۔یہ کیسا سچا اور راستبازی کا نمونہ ہے کہ مرے تو مرزا صاحب لاہور میں اور دفن ہوئے قادیان ضلع گورداسپور میں۔مگر استعاری ومجازی طور پر محمد ﷺ کے مقبرہ میں بھی مدفون ہو گئے۔مجاز واستعارہ مرزا صاحب پر خدا نے دو ایسے فرشتے مامور کئے ہوئے تھے کہ مرزا صاحب جو کہتے وہ فوراً عمل کر کے مرزا صاحب کو بنا دیتے۔اگر مرزا صاحب کی خواہش ہوئی کہ باوا آدم بن جاؤں استعاری فرشتہ حاضر ہوا اور اس نے حضرت آدم کی



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



شبیہ مرزا صاحب پر مجازی طور پر ڈال دی اور مرزا صاحب جھٹ باوا آدم بن گئے۔ اور جب چاہا کہ کل انبیاء علیہم السلام کا (جو آدم علیہ السلام سے محمد ﷺ تک گزرے ہیں) مجموعہ بن جاؤں تو فوراً مجاز و استعاہ کے فوٹو گرافر حاضر ہو گئے اور لفاظی وشاعرانہ مبالغہ کا کیمرہ مرزا صاحب کے آگے لگا کر قوت وہمی وخیالی کے آئینہ کا عکس ڈال کر مرزا صاحب کو جھٹ پیغمبران عالم کا ایک گروپ بنا دیا۔ اور اس گروپ کو جو حقیقت میں خودستائی اور خود بینی کا ایک پردہ پندار تھا مرزا صاحب ملاحظہ فرما کر ایسے محو حیرت ہوئے کہ سب پیغمبروں کا مجموعہ آپ کو سمجھ بیٹھے اور خاقانی کے اس شعر کا مصداق بنے ؎

چو طوطی آئینہ بیند شناسِ خود نیفتد پے　　زخود در خود شود حیراں کند حیراں بخند انش

یعنی مرزا صاحب خود پرستی اور خودستائی میں ایسے محو حیرت ہوئے کہ اپنے آپ کو نہ پہچان سکے۔ مگر جب حیرت کا پردہ اٹھا کر ہوش میں آتے تو پھر وہی پرانا عقیدہ ظاہر فرماتے کہ ؎

ما　مسلمانیم　از　فضل　خدا　مصطفیٰ　مارا　امام　و　پیشوا

لیکن پھر مجاز و استعارہ کے فرشتے سایہ ڈالتے اور مرزا صاحب بلند پروازی کی طرف توجہ فرماتے تو اپنی ہستی کو بھول جاتے اور خود کو کل پیغمبروں کا مجموعہ سمجھ کر بے اختیار فرماتے ؎

آدم　نیز　و　احمد　مختار　در برم　جامئہ　ہمہ　ابرار

یعنی میں آدم علیہ السلام بھی ہوں اور احمد مختار بھی ہوں۔ اور میری بغلوں میں تمام انبیاء علیہ السلام کے لباس ہیں۔ گویا تمام انبیاء کا مجموعہ ہوں۔

"ہر کہ شک آرد کافر گردد"

چنانچہ دوسری جگہ فرماتے ہیں ؎



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



آنچہ داد است ہر نبی را جام    داد آں جام را مرا بتمام

یعنی جو نعمت نبوت ورسالت ہر ایک نبی کو دی گئی تھی وہ تمام ملا کر مجھ کو دی گئی ہے۔ (درثمین مرزا صاحب کی)

مگر جب ثبوت مانگوں کہ حضرت آپ انبیاء علیہم السلام کے مجموعہ ہیں تو ان کی صفات کا بھی ثبوت دیجئے۔ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ سرد ہوگئی تھی آپ بھی ذرا آگ ہاتھ میں لے کر دکھایئے تو اس وقت فوراً دونوں فرشتے (مجاز واستعارہ) حاضر ہو کر فرماتے کہ آگ سے مراد یہ ظاہری آگ نہیں۔ اور اگر کہا جائے کہ حضرت آپ ید بیضا اور عصائے موسیٰ ہی دکھائیں۔ تو تاویلی ثبوت معجز بیان یہاں حاضر ہے کہ ید بیضا سے یہاں حقیقی معنی مراد نہیں اور نہ لکڑی کا سانپ ممکن ہے ان کے کچھ اور معنی مراد ہیں جو مسلمان اب تک نہیں سمجھے۔ اگر کہا جائے کہ حضرت آپ بالخصوص مسیح موعود ہیں اور مثیل مسیح کا بھی دعویٰ ہے۔ دمِ عیسوی کا کوئی ثبوت دیجئے تو فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کی اعجاز نمایاں مسمریزم سے تھیں۔ اگر کہا جاتا کہ اچھا حضرت آپ مسمریزم سے ہی کچھ دکھایئے تا کہ ما بہ امتیاز کچھ تو ہو۔ تو جواب دیتے ہیں کہ میں ایسے معجزے دکھانا مکروہ جانتا ہوں۔ اگر میں مکروہ نہ جانتا تو عیسیٰ سے بڑھ کر دکھاتا۔ مسلمان تعجب سے عرض کرتے ہیں کہ حضرت خدا تعالیٰ اپنے ایک نبی کو مکروہ کام کی اجازت دے سکتا ہے؟ اس سے تو خدا پر بھی اعتراض آتا ہے کہ وہ عوام تو درکنار پیغمبروں سے بھی مکروہ کام کراتا ہے تو خفا ہو کر فرماتے کہ انہی باتوں نے یہود کو ایمان سے روکا۔ تم یہودی صفت ہو۔ اپنے ایک بھائی پر حسن ظن کیوں نہیں کرتے۔ اگر میں جھوٹا ہوں تو عذاب مجھ پر ہے تمہارا کیا قصور ہے تم تو ﴿یُؤمِنُونَ بِالْغَیْبِ﴾ والوں کی فہرست میں آ کر داخل بہشت ہوگے۔

(دیکھو ازالہ اوہام، مصنفہ مرزا صاحب)



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



**ناظرین!** یہ ہے مماثلت تامہ ومتابعت تامہ۔ ہر ایک بات جو پوچھوں تو حقیقت ندارد صرف مجاز واستعارہ سے کام چل رہا ہے۔ مگر تعجب ہے کہ کتابوں کی قیمت اور زر چندہ لینے میں مجاز واستعارہ منع تھا۔ وہاں ضرب چہرہ شاہی خالص چاندی یا سونے کا ہو۔ یا کرنسی نوٹ ہوں ورنہ بیعت سے خارج۔ کیونکہ معاملات میں مجاز واستعارہ ناجائز ہیں۔ جب جونپوری مہدی جس کی سب باتیں حقیقی تھیں اور چند علامات کی کمی سے وہ سچے مہدی نہ مانے گئے تو مرزا صاحب (جن کی رسالت۔ مہدویت ومسیحیت کی تمام تر بنیاد مجاز واستعارہ پر ہی رکھی گئی ہے) کیوں کر اپنے دعویٰ میں سچے تسلیم کیے جائیں۔ باوجود یہ کہ مرزا صاحب خود ہی فرماتے ہیں۔ ''اس عاجز کی طرف سے بھی یہ دعویٰ نہیں کہ مسیحیت کا میرے وجود پر ہی خاتمہ ہے اور آئندہ کوئی مسیح نہیں آئے گا۔ بلکہ میں تو مانتا ہوں اور بار بار کہتا ہوں کہ ایک کیا دس ہزار سے بھی زیادہ مسیح آسکتا ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۱۹۹)

مرزا صاحب کے اس اپنے اقرار سے ثابت ہے کہ مرزا صاحب مسیح موعود ہرگز نہ تھے جس کا نزول علامات قیامت سے ایک علامت ہے۔ جیسا کہ رسول مقبول ﷺ نے فرمایا ہے۔ **انها لن تقدم الساعة حتی تروا قبلها عشر آیات.** الخ

(الا جملہ دخان، دجال، دابۃ الارض)

طلوع آفتاب کا مغرب سے، اور نزول عیسیٰ بن مریم ظہور یاجوج ماجوج۔ (مظاہر حق، جلد ۴ ص ۳۰۵) چونکہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے ﴿**فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ**﴾ یعنی ''اے لوگوں تم اہل کتاب سے دریافت کرلو جو امر تم نہیں جانتے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس امر میں تم کو شک ہو اہل کتاب سے پوچھ لو''۔ کیونکہ دوسری جگہ سورۂ یونس میں فرمایا ﴿**وَ اِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ**﴾ یعنی ''جو کچھ ہم نے تم پر اتارا ہے اگر اس میں تمہیں کوئی شک ہو تو اہل کتاب سے پوچھ لو''۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



یعنی جو جو تم کو نصاریٰ کے متعلق ہو وہ نصاریٰ سے پوچھو۔اور جو یہود کے متعلق ہو وہ یہود سے پوچھو۔اب چونکہ یہ پیشگوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی قرآن مجید میں منقول ہے۔اور اگر چہ مسلمانوں کو تو کوئی شک نہیں بلکہ یہود و نصاریٰ نے بھی تسلیم کیا ہوا ہے کہ جس رسول کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی وہ پیشگوئی محمد ﷺ کے آنے سے پوری ہوگئی۔چنانچہ "لب التواریخ" میں لکھا ہے کہ محمد ﷺ کے ہم عصر یہود و نصاریٰ ایک نبی کے منتظر تھے۔انہی بشارات کے بموجب حبشہ کا بادشاہ نجاشی اور جاذر بن علاء جو علم توریت کے بڑے عالم و فاضل تھے مسلمان ہوگئے۔اس سے ثابت ہے کہ اس پیشگوئی کے مصداق محمد ﷺ تھے نہ کوئی غیر۔

**انجیل یوحنا باب ۱۴ آیت ۱۵،۱۶** میں ہے۔"میں اپنے باپ سے درخواست کروں گا۔اور وہ تمہیں دوسرا تسلی دینے والا بخشے گا کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے"۔

پس محمد ﷺ کا قرآن پاک ہمیشہ مسلمانوں میں ہے اور وہی مصداق اس پیشگوئی کے ہیں۔مرزا صاحب نہ کوئی کتاب لائے اور نہ ہمیشہ رہے گی اس لئے وہ مصداق ہرگز نہیں۔

**دوم:۔انجیل یوحنا باب ۱۶ آیت ۷ لغایت ۱۱** میں لکھا ہے۔"تمہارے لئے میرا جانا ہی فائدہ ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو تسلی دینے والا تمہارے پاس نہ آئے گا۔پر اگر میں جاؤں تو میں اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا اور وہ آکر دنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے تقصیر وار ٹھہراؤں گا،گناہ سے اس لئے کہ مجھ پر ایمان نہیں لائے،راستی سے اس لئے کہ میں اپنے باپ کے پاس جاتا ہوں اور تم مجھے پھر نہ دیکھو گے۔عدالت سے اس لئے کہ اس جہاں کے سردار پر حکم کیا گیا ہے۔**آیت ۱۳**۔لیکن جب وہ یعنی روح حق آئے گا تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتادے گی اس لئے کہ وہ اپنی نہ کہے گی لیکن جو کچھ وہ سنے گی وہ تمہیں کہے گی۔وہ



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



تمہیں آئندہ کی خبریں دے گی۔ اور وہ میری بزرگی کرے گی"۔

مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سخت ہتک کی اور گالیاں دیں اس لئے وہ ہرگز مصداق اس بشارت کے نہیں ہو سکتے۔ پھر اسی باب ۱۶ کی آیت ۱۱ میں ہے۔ "اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے"۔ یعنی آنے والا سردار ہے۔ مرزا صاحب رعیت تھے ہرگز سردار نہ تھے اس لئے مرزا صاحب اس پیشگوئی کے مصداق نہیں۔ سردار حضرت محمد ﷺ تھے جن کی سرداری کا سکہ تمام جہان پر بیٹھا ہوا ہے۔

**انجیل یوحنا باب ۱۵ آیت ۲۶، ۲۷** میں لکھا ہے۔ "لیکن جب وہ تسلی دینے والا جسے میں تمہارے لئے باپ کی طرف سے بھیجوں گا۔ یعنی روح حق جو باپ سے نکلتی ہے آئے تو میرے لئے گواہی دے گا اور تم بھی گواہی دو گے"۔ مرزا صاحب کوئی روح حق یعنی کتاب نہیں لائے اس واسطے وہ مصداق اس پیشگوئی کے نہیں ہیں۔ محمد ﷺ قرآن شریف لائے اور قرآن شریف نے چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رسالت کی تصدیق فرمائی اس لیے محمد و احمد رسول اللہ ﷺ اس پیشگوئی کے مصداق ہیں نہ کوئی اور۔

**انجیل متی باب ۱۴ آیت ۳** میں لکھا ہے "اس جہان کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کی کوئی چیز نہیں" الخ اس آیت سے بھی ثابت ہے کہ آنے والا رسول سردار ہے یعنی صاحب حکومت ہے"۔

**دوم:** حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ "مجھ میں اس کی کوئی بات نہیں"۔ یعنی مجھ میں اس رسول کی صفات نہیں۔ اب ظاہر ہے کہ مرزا صاحب مسیح موعود ہونے کے مدعی ہیں۔ اور **"ازالہ، ص ۱۳۲"** میں لکھتے ہیں۔ کہ "خداتعالیٰ نے اس عاجز کو بھیجا ہے اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا **انت اشد مناسبة بعیسی ابن مریم و اشبه الناس به خلقاً و زماناً۔** یعنی مرزا صاحب خود اقرار کرتے ہیں اور الہامی اقرار ہے کہ میں خلقاً اشد مناسبت عیسیٰ



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



بن مریم سے رکھتا ہوں''۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آنے والا رسول میری صفات کے غیر ہوگا یعنی اس کی صفات عیسیٰ علیہ السلام میں نہیں ہیں۔ پس یہ پیشگوئی ﴿مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ﴾ اس رسول کی نسبت ہے جس میں عیسیٰ جیسی صفات نہ ہوں۔ اور مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ ''مجھ کو اشد مناسبت خاتم الخلفاء حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہے''۔ تو ثابت ہوا کہ مرزا صاحب ہرگز اس بشارت کے مصداق نہ تھے۔ ''**انجیل برنباس**'' میں لکھا ہے ''کاہن نے جواب میں کہا کیا رسول اللہ کے آنے کے بعد اور رسول بھی آئیں گے؟ رسول یسوع نے جواب دیا اس کے بعد خدا کی طرف سے بھیجے ہوئے سچے نبی کوئی نہیں آئیں گے مگر جھوٹے نبیوں کی ایک بڑی بھاری تعداد آئے گی''

(دیکھو باب ۹۷ آیات ۹، ۸، ۷ (انجیل برنباس)

انجیل برنباس کے اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ آنے والا رسول خاتم النّبیین ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور خاتم النّبیین محمد ﷺ ہی ہیں اس لیے اس آنے والے رسول کی بشارت انہیں کے حق میں ہے۔

**دوم**:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فرمانے سے یہ بھی معلوم ہوکہ آنے والے کے بعد بہت سے جھوٹے نبی ہوں گے۔ اس سے بھی ثابت ہوا کہ محمد رسول اللہ ﷺ ہی اس پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ کیونکہ ان کے بعد مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا صاحب تک بہت جھوٹے نبی آئے جو خدا کی طرف سے نہ تھے۔

**سوم**:۔ مرزا صاحب خود فرماتے ہیں کہ میرے بعد دس ہزار اور بھی مسیح آسکتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب اس بشارت کے مصداق نہیں۔ کیونکہ اس رسول کے بعد کوئی رسول نہیں آئے گا۔ اور مرزا صاحب کے بعد دس ہزار آئیں گے۔ پس مرزا صاحب ہرگز ہرگز اس بشارت کے مصداق نہیں۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ بھی صفت آنے والے رسول کی فرمائی ہے کہ اس فارقلیط یعنی روح حق کی پاک وحی ہمیشہ تمہارے پاس رہے گی۔ اس فرمودہ عیسیٰ علیہ السلام نے بھی ثابت کر دیا کہ محمد رسول اللہ ﷺ ہی اس بشارت کے مصداق ہیں۔ کیونکہ ان کی وحی رسالت قرآن مجید ہمیشہ موجود ہے۔ مرزا صاحب نہ کوئی کتاب لائے نہ مصداق اس بشارت کے ہو سکتے ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ فارقلیط آ کر میرے لیے گواہی دے گا۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس بشارت کے مصداق حضرت محمد ﷺ ہی تھے جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت ثابت کی۔ ان کا مصلوب اور لعنتی ہونا باطل کیا اور صاف صاف فرمایا ﴿وَمَاقَتَلُوْهُ وَمَاصَلَبُوْهُ﴾ کہ ”عیسیٰ نہ قتل ہوا نہ مصلوب ہوا“۔ اس کے خلاف مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ کو کاٹھ پر لٹکایا اور مصلوب مانا اور جب کاٹھ پر لٹکانا لعنتی ہونے کا نشان تھا تو حضرت عیسیٰ کو (نعوذ باللہ) لعنتی بھی قرار دیا۔ اور ان کی نبوت سے بھی انکار کیا۔ چنانچہ ضمیمہ ”انجام آتھم“ کے صفحے کے حاشیہ پر لکھتے ہیں۔ ”پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر راستبازوں کے دشمن کو یعنی یسوع کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے چہ جائیکہ کہ اس کو نبی قرار دیں“۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ آنے والا رسول سچ کی تمام راہیں بتائے گا۔ مرزا صاحب نے کوئی سچی راہ نہیں بتائی۔ بلکہ امت محمدی کو ۱۳۰۰ سال کے بعد پھر الٹی راہ چلایا کہ مسئلہ اوتار جو اہل ہنود کا مسئلہ ہے اسے مانا، تناسخ کا مسئلہ مانا، بروز کا مسئلہ مانا، محمد ﷺ کا دوبارہ دنیا میں تشریف لانا تجویز کیا، ابن اللہ کا مسئلہ مانا، خدا کا بیٹا بنے، خدا کے نطفہ سے بنے، دروازہ نبوت ہمیشہ کے لئے امت محمدی میں کھلا ہے لکھا۔ اور خدا کی محبت سے انسان ایسا خدا بن جاتا ہے، جیسا کہ خود خدا بنے تھے۔ وغیرہ وغیرہ۔ پس ثابت ہوا کہ



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



سچی راہ محمد ﷺ نے بتائی اور وہی اس بشارت کے مصداق ہیں۔ مرزا صاحب نے چونکہ الٹی راہ بتائی جوان کو اوران کے مریدوں کو راہ راست سے بہت دور لے گئی اس لئے وہ اس بشات کے ہرگز مصداق نہ تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آنے والے رسول کی یہ بھی علامت فرمائی تھی کہ وہ جو سنے گا وہی کہے گا۔ یعنی جو خبر خدا تعالیٰ اس کو سنائے گا وہی خبر عوام کو سنائے گا۔ اپنی طرف سے کچھ نہ کہے گا۔ اس سے بھی ثابت ہے کہ یہ بشارت حضرت محمد ﷺ کے حق میں تھی۔ کیونکہ آپ ہی کی یہ شان ہے۔ ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾ یعنی ''محمد ﷺ جو وحی الٰہی سے سنتا ہے وہی بولتا ہے''۔ مگر مرزا صاحب وحی رسالت سے محروم تھے۔ چنانچہ ''ازالہ اوہام'' کے صفحہ ۷۶۱ پر خود اقرار کرتے ہیں۔ اصل عبارت مرزا صاحب کی یہ ہے۔ ''اور بعد محمد باب نزول جبرئیل بہ پیرایہ وحی رسالت مسدود ہے''۔ جب وحی رسالت بعد محمد ﷺ مسدود ہوا تو پھر مرزا صاحب نہ صاحب وحی رسالت ہوئے اور نہ مصداق اس بشارت کے ہوئے۔ کیونکہ مرزا صاحب کی وحی جھوٹی نکلتی رہی۔

**مرزا صاحب کی منکوحہ آسمانی کا حال سنو**:۔ مرزا جی لکھتے ہیں کہ ''خدا تعالیٰ نے پیشگوئی کے طور پر اس عاجز (مرزا) پر ظاہر فرمایا کہ مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاماں بیگ ہوشیار پوری کی دختر کلاں تمہارے (مرزا کے) نکاح میں ضرور آئے گی اور وہ لوگ بہت عداوت کریں گے اور بہت مانع آئیں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو لیکن آخر کار ایسا ہی ہوگا۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لائے گا۔ الخ (بلفظہ ازالہ اوہام، حصہ اول، صفحہ ۳۹۶) مرزا صاحب مر بھی گئے مگر وہ نکاح نہ ہوا۔

اخیر میں انجیل یوحنا باب ۱۶ کی آیت اول و دوم لکھی جاتی ہے۔ جن سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آنے والے رسول کی امت کی علامات بھی بتادی ہیں۔



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



**وھو ھذا**

"میں نے یہ باتیں کہیں کہ تم ٹھوکر نہ کھاؤ۔ وہ تم کو عبادت خانوں سے نکال دیں گے۔ بلکہ وہ گھڑی آتی ہے کہ جو کوئی تمہیں قتل کرے گمان کرے گا کہ میں خدا کی بندگی بجالاتا ہوں"۔

اب تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے زمانہ کو خاص کر کے آنے والے رسول کی امت کا کام بھی فرمادیا۔ کہ وہ تم کو عبادت خانوں سے نکال دیں گے۔ عیسائیوں کو ان کے عبادت خانوں سے کس کی امت نے نکالا۔ اور کس کی امت قتل اعدائے دین کر کے خداے وحدہٗ لاشریک کی بندگی بجالائی؟ میاں محمود صاحب فرمائیں کہ ان کے والد یا ان کے مریدوں میں سے کسی نے یہ کام کئے؟ ہرگز نہیں۔ تو پھر کس قدر بے جا دلیری اور دروغ بے فروغ ہے کہ اس آیت ﴿ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ ﴾ کی پیشگوئی کے مصداق مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (میاں محمود کے باپ) تھے۔ اسی وجہ سے مولوی محمد احسن صاحب امروہی جو مرزا غلام احمد صاحب کے بازو بلکہ فرشتہ آسمانی تھے انہوں نے میاں محمود صاحب کے عقائد باطلہ کی وجہ سے اشتہار شائع کردیا کہ "میں میاں محمود صاحب کو خلافت سے معزول کرتا ہوں"۔ اس اشتہار کا خلاصہ اخبار اہل حدیث نمبر ۹ جلد ۱۴ مورخہ ۵ جنوری ۱۹۱۷ء صفحہ ۳ کالم ۲ سے لے کر یہاں درج کیا جاتا ہے تاکہ عام مسلمانوں کو مرزا غلام احمد صاحب کے بیٹے میاں محمود کی خلافت کی حقیقت معلوم ہو جائے۔

"میں نے بے خبری میں میاں محمود احمد کو خلیفہ بنایا تھا۔ مگر اب اس کے عقائد بہت غلط ثابت ہوئے ہیں اس لئے میں اس کو خلافت سے معزول کرتا ہوں"۔ چنانچہ اشتہار کے ضروری الفاظ یہ ہیں:



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



''صاحبزادہ صاحب بشیر الدین محمود احمد صاحب بوجہ اپنے عقائد فاسدہ پر مصر ہونے کے میرے نزدیک اب ہرگز اس بات کے اہل نہیں ہیں کہ وہ حضرت مسیح موعود مرزا صاحب کی جماعت کے خلیفہ یا امیر ہوں اور اس لئے میں اس خلافت سے جو محض ارادی ہے سیاسی نہیں صاحبزادہ صاحب کا عزل کر کر **عند اللہ و عندالناس** اس ذمہ داری سے بری ہوتا ہوں جو میرے سر پر تھی اور بحکم **لا طاعۃ للمخلوق فی معصیۃ الخالق** اور حسب ارشاد الٰہی ﴿**قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ**﴾ اپنی بریت کا اعلان کرتا ہوں اور جماعت احمدیہ کو یہ اطلاع دیتا ہوں کہ صاحبزادہ کے یہ عقائد کہ:۔

۱...... سب اہل قبلہ کلمہ گو کافر اور خارج از اسلام ہیں۔

۲...... حضرت مسیح موعود کامل حقیقی نبی ہیں جزوی نبی یعنی محدث نہیں۔

۳...... **اسمہ احمد** والی پیشگوئی جناب مرزا صاحب کے لئے ہے اور محمد ﷺ کے واسطے نہیں۔ اور اس کو ایمانیات سے قرار دینا ایسے عقائد اسلام ہیں جو موجب ایک خطرناک فتنہ کے ہیں جس کے دور کرنے کے لئے کھڑا ہو جانا ہر ایک احمدی کا فرض اولین ہے۔ یہ اختلاف عقائد معمولی اختلاف نہیں بلکہ اسلام کے پاک اصول پر حملہ ہے۔ اور مسیح موعود کی تعلیم کو بھی ترک کر دیتا ہے۔

میں یہ بھی اپنے احباب کو اطلاع دیتا ہوں کہ ان عقائد کے باطل ہونے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقرر کردہ معتمدین کی بھی کثرت رائے ہے۔ اب جو بارہ ممبر حضرت کے مقرر کردہ زندہ ہیں ان میں سے ساتھ ممبر علی الاعلان ان عقائد سے بیزاری کا اظہار کر چکے ہیں۔ اور باقی پانچ میں بھی اغلب ہے کہ ایک صاحب ان عقائد صاحبزادہ کے شامل نہیں۔ الخ۔ **وما علینا الا البلاغ**



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



## معیار عقائد قادیانی

قادیانی مشن کی تعلیم اور عقائد پر یہ ایک مختصر کتاب ہے جس کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ ابتداء میں تین تمہیدات لکھی ہیں جن میں وحی الہام وکشف ورویا پر بحث کی ہے۔ اور بتایا ہے کہ امور غیبیہ پر کس طرح اطلاع ہوتی ہے۔ اور ثابت کیا گیا ہے کہ باب نزول وحی بعد خاتم النبیین کے بند ہے۔ اس کے بعد خدا اور رسول کی نسبت قادیانی مشن کے عقائد بیان کئے ہیں۔ اور مرزا صاحب کے مختلف الہام اور وحی درج کئے ہیں۔ ایک مرزائی اور ایک مسلمان کا مختصر سا مباحثہ لکھ کر مرزائیوں کے ان تمام اعتراضوں کے جواب دیئے ہیں جو وہ حیات مسیح پر کیا کرتے ہیں اور وفات مسیح پر بحث کر کے ثابت کیا ہے کہ یہ بالکل غلط ہے کہ قرآن سے وفات مسیح ثابت ہے بلکہ قرآن وحدیث سے حیات مسیح واصلی نزول مسیح ثابت ہے۔ اگر یہ سوال جواب یاد ہوں تو پھر کوئی مرزائی مقابلہ میں نہیں آسکتا۔ یہ کتاب اس قدر مفید ثابت ہوئی ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ میں تیسری مرتبہ چھپی ہے۔ مرزائیوں سے بحث کرنے والوں کے پاس اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔

## خاتمہ

حضرت مخبر صادق محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو گمراہی سے بچانے کی خاطر پہلے ہی خبر دے رکھی ہے کہ میری امت میں تیس یا ستر یا اس سے بھی زیادہ کاذب مدعیان نبوت ہوں گے جو اپنے آپ کو نبی ورسول زعم کریں گے اور نبی کہلائیں گے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی کسی قسم کا نبی نہ ہوگا۔

**حدیث:** سیکون فی امتی ثلثون کذابون کلھم یزعم انہ نبی اللّٰہ وانا



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner

https://ataunnabi.blogspot.com/



خاتم النبيين لا نبي بعدی ولا تزال طائفة من امتی علی الحق (رواہ ابو داؤد والترمذی) پھر فرمایا لا نبی بعدی۔ یعنی "میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا"۔

کاذب مدعیان نبوت نے اس کی یہ تاویل کی کہ "صاحب شریعت نبی بعد خاتم النبیین کے نہ ہوگا۔ مگر غیر تشریعی نبی آ سکتا ہے"۔ اس واسطے تمام کاذبوں نے آیت خاتم النبیین پر ضرور بحث کی ہے۔ تاکہ باب نبوت کھول کر خود اس میں داخل ہوں۔ یہ غیر تشریعی نبوت کا دعویٰ سب سے پہلے مسیلمہ کذاب نے کیا تھا۔ اور وہ کہتا تھا کہ جس طرح موسیٰ کے ساتھ ہارون غیر تشریعی نبی تھا ایسا ہی میں حضرت محمد ﷺ کے ساتھ ان کے ماتحت اور انہی کی شریعت کے تابع نبی ہوں۔ (دیکھو دبستان مذاہب)

ہر ایک کاذب ابتدائی بحث کے لئے کوئی نہ کوئی ہتھ کنڈا نکالا کرتا ہے۔ مرزا صاحب نے وفات مسیح کا ہتھ کنڈا نکالا اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر کے کہا کہ چونکہ مسیح موعود نبی اللہ ہے میں بھی نبی ہوں۔ اور نبوت و رسالت کے مدعی بن بیٹھے۔ مگر اس دعویٰ نبوت و رسالت میں جھجکتے رہے۔ اور ساتھ ساتھ انکار بھی کرتے رہے۔ ان کے مرنے کے بعد ان کے بیٹے نے صاف صاف کہہ دیا کہ اسمہ احمد والی پیشگوئی کا مصداق محمد ﷺ نہ تھا بلکہ میرا باپ غلام احمد تھا۔ چنانچہ اس کتاب میں یہی بحث ہے۔

خاکسار **بابو پیر بخش**

پنشنر پوسٹ ماسٹر، سکرٹری انجمن تائید اسلام، لاہور

☆☆☆☆☆



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Scanned by CamScanner